فضال صلوة عيال النبي مثالثيثيم تاليف (م) (سماجيل بن (سمَاقُ (لِقَاضَى مَرَالِيُّ ترم وتحقیق حافظ زمیر شازتی حافظ زمیر

و المالي المالية المال

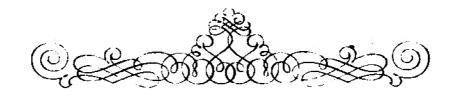
تالیف (م) (می میل بن (سی ق (لقاضی رَدَلَهٔ ترجرد تحقیق حافظ زمیر شیلی تی



مكسٹ ليپ لياميہ

### جمله حقوق محفوظ ميں

فَنَائِلُ دُرُدُ وسَالًا عَنَائِلُ وُرُدُ وسَالًا عَنَائِلُ وَرُدُ وسَالًا عَنَائِلُ مُودُ وسَالًا عَنَائِلُ م	كتاب
ولا المعلى الماق العاضى الله	تالیف ۔۔۔۔۔
فروري 2010ء	شاعت ۔۔۔۔۔
	نیمت





بالمقابل رحمان ماركيث غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور ۔ پاکستان فون: 042-37244973. بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شِل پیرول بمپ کوتوالی روڈ بیصل آباد ۔ پاکستان فون: E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

#### فهرست

٣	حرف اول
<u>د</u>	رحمة للعالمين پر درود وسلام
9	درودوسلام کی سیح روایات
	درودوسلام کی ضعیف روایات
۲۴	درودوسلام کے بعض مسائل
۳•	سیرت رحمۃ للعالمین مَلَّاتِیْزِم کے چند پہلو
معقیق	امام اساعيل بن اسحاق القاضى اور كتاب كى سندكى
	فضل الصلوة على النبي مَثَالِثَيْرَكُم [ آغاز اصل كتاب]
r9	نبی مَثَالِیْنِیْمِ برایک دفعه درود پڑھنے کی فضیلت
۵۳	دعاميں درود
۵۲	نبی مَنَا تَنْ يَا مِر درودنه برصنے والے کے لئے وعيد
۲۲	نبي مَنَا لِيَّا إِلَمْ سَكَ فَرَشْتُولِ كَا دِرود يَهِ بَجِانَا
	جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنا
۲۷	انبياء عَلِيمًا مُ كاجسم اقدس اورز مين
۲۷	درود پہنچانے کے لئے فرشتے کا تقرر
۲۸	کیا نبی مَنَا لَیْنِم پرامت کے اعمال پیش ہوتے ہیں؟
17.2+	جمعه کا دن اور درود
۷۴	سخيل کون؟
۸۳	جودرود پژهنا بهولا وه جنت کاراسته بهول گیا

<b>^</b>	تمام انبیاء عَلِیم پر درود پر هنا
۸۷	درودحصول یا کیزگی کا ذریعہہے
۳ ۸۹	نبی مَنَالِنَٰیْئِم کے لئے''مقام وسیلہ'' ما تکنے کی فضیلہ
90	موجب ِ حسرت مجالس
٩٨	درود کے الفاظ
IIA	ؤرود کے بغیر دعامعلق رہتی ہے
IIA	درودصرف انبیاء کے لئے ہے
17+	غيرنبي پر دصلى الله '' كااستنعال اوراس كامفهوم
ITT	تلبیہ(لبیک) کے بعد درود پڑھنا
Irm	مساجد کے پاس ہے گزرتے وفت درود پڑھنا
Irr	صفااورمروه پردرود
170	مسجد میں داخل ہوتے وقت درود
179	صفاومروه پرتکبیرات اور درود کااهتمام
114	تكبيرات ِعيداور درود
	نمازِ جنازه میں درود
اسر	الله کی طرف' صلوٰ ق'' کی نسبت اوراس کامفہور
129	نبی مَنَّالِثَهُ عِلَيْهِم کی قبر برِ درود
IMT	نبي مَنَّالِيَّا عِيْمِ كَي قبر برِ فرشتوں كا درود برِرْ هنا
וריר	آيت: ﴿ وَ رَفَعُنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴾ كامفهوم
IMY	خطبہ دعظ اور درود ہے
162	نماز میں دعااور درود
IMA	قنوت میں درود

5	فعنَائِل ذرود وسَلًا
	اصل کتاب کااختتام
	محدثین کرام نے ضعیف روایات کیوں بیان کیں؟
101	اطراف الإحاديث والآيات
	فېرس الروا ق



#### حرف إول

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الأمين، أما بعد: مسائل ہوں یا فضائل وہی بات لائقِ التفات اور قابلِ ججت ہے جو باسند سیجیح ثابت ہوعلاوہ ازیں ضعیف ،موضوع اور من گھڑت روایات وآثار کی کوئی وقعت وحیثیت نہیں ہے۔ المام اساعيل بن اسحاق القاضى رحمه الله (١٩٩ ـ ٢٨٢ه) كى كتاب "فضل الصلوة على النبيءَ النبيءَ الرودكِ موضوع برايك بهترين تصنيف ہے، جس كاار دوتر جمه اور شخقیق کرنے کی سعادت فضیلۃ الشیخ حافظ زبیرعلی زئی حفظہ اللہ نے حاصل کی ہے، یوں اب "فضائل درودوسلام" كالمجموعة محققه جمارے باتھوں میں ہے۔والحمدللد ترجمہ و محقیق کرنے میں شیخ محترم کا ایک بڑا مقصد ریبھی ہے کہ درود کے سلسلے کی احادیث صحت وسقم کے اعتبار ہے لوگوں تک پہنچیں تا کہ صرف صحیح احادیث برعمل ہواور غیر ثابت روایات کوترک کردیا جائے لہذا انھوں نے قارئین کی سہولت کے پیش نظر کتاب کے مقدم میں "درود کی میچے احادیث "اور" درود کی ضعیف روایات "کاذخیرہ جمع کردیا ہے۔ یه بات ذہن شین رہے کہ زیر نظر کتاب میں صرف عام فہم ترجمہ اور مختصر مگر جامع شخفیق ہی کوتر جے دی گئی ہے البتہ بعض وضاحت طلب مقامات پر توضیح کردی ہے، طویل مَباحِث سے قصداً إعراض كيا كيا ہے، كيونكہ فضائل يرمني كتاب اس كي متحمل نہيں ہوسكتی تھی۔قارئين کی آسانی کے لئے ایک موضوع کی احادیث پراسی مناسبت سے باب باندھ دیا گیا ہے اور تبویب کے لحاظ سے بھی بہترین فہرست تر تیب دی ہے۔

آخر میں راقم الحروف دعا گوہے کہ اللہ تعالیٰ میر ہے استاذ محترم کی تمام تروہ کاوشیں جو انھوں نے دینِ اسلام کی خدمت وسربلندی کے لئے انجام دی ہیں، قبول فرمائے اور انھیں صحت وعافیت کے ساتھ کمبی عمر عطافر مائے تا کہ اس طرح کے مزید کمبی و تحقیقی امور جوز برقِلم ہیں پایئے تھیل تک پہنچ سکیں۔ (آمین) حافظ ندیم ظہیر (۵/نوبر ۲۰۰۹ء)

فعَانِ دُرود وسَلًا اللهِ عَلَى اللهِ

#### بسم الله الرحمٰن الرحيم

# رحمة للعالمين پردرودوسلام: صلّى الله عليه و آله و سلّم

الحمد لله ربّ العالمين والصّلوة والسّلام على رسوله الأمين: رحمة للعالمين ورضى الله عن أصحابه أجمعين ورحمة الله على التابعين و من تبعهم إلى يوم الدين، صلّى الله على محمد رسول الله و خاتم النبين: صلّى الله عليه و أزواجه و ذريته وأصحابه و آله وسلّم. أما بعد:

الله تعالیٰ کا به بهت برااحسان ہے کہ اُس نے انسانوں کی ہدایت ونجات اور تمام جہانوں کے لئے اپنا آخری رسول رحمت بنا کر بھیجا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا آرُسَلُنكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعُلَمِينَ ﴾

اورہم نے آپ کور حمة للعالمین ہی بنا کر بھیجا ہے۔ (الانبیاء:١٠٧)

یعنی رسول اللہ مَنَا اللہ عَنَا لِمُنَا اللہ عَنَا لِمِنَا اللہ عَلَا اللہ عَلَا اللہ عَلَا اللہ عَلَا اللہ عَل مخلوقات میں سے دوسرا کوئی بھی شریک نہیں ہے۔

الله تعالى نے فرمایا: ﴿ قُلْ یَآیُهَا النَّاسُ إِنِّی رَسُولُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ﴾ آب کہدیں! اے (ساری دنیا کے ) لوگو! میں تم سب کی طرف الله کا رسول (بنا کر بھیجا

كيا) بول (الأعراف:١٥٨)

رسول الله مَنَا فَيْنَا فِي فَداه الى وامى وروحى وجسدى) نفر مايا:

((و کان النبی یبعث إلی قومه خاصّه و بعثت إلی الناس عامه .))
اور (مجھے یہ پہلے) نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے عام انسانوں (لیعن تمام انسانوت) کے لئے (رسول بناکر) بھیجا گیا ہے۔ (صحیح بخاری:۳۳۵، میج مسلم:۵۲۱) خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ کے بھیج ہوئے آخری رسول پر ایمان لائے اور دینِ اسلام قبول کر کے صراطِ متنقیم پرگامزن ہو گئے۔

الله تبارک و تعالی فرما تا ہے: ﴿ لَقَدُ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُواْ عَلَيْهِمْ اللهِ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتْبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ الله نے یقیناً مومنوں پراحیان کیا، جب اُن میں آخی میں سے رسول بھیجا جو اُن کے سامنے اللہ کی آیات پڑھتا ہے، اُن کا تزکیہ کرتا ہے اور آخیں کتاب (قرآن) اور حکمت (حدیث) سکھا تا ہے۔ (العمران: ۱۲۳)

الله تعالی کے ظیم احسان اور نبی آخر الزمان (مَنَّا لَیْنَا ) پرایمان کابیلازمی تقاضا ہے کہ الله کے بعد سب سے زیادہ رحمۃ للعالمین سے محبت کی جائے ، آپ کی مکمل اطاعت کی جائے اور آب برکٹر ت سے درودوسلام بھیجا جائے۔

ار شادِ باری تعالی ہے: ﴿ إِنَّ اللَّهُ وَمَلِئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ اللَّهُ الَّذِيْنَ المَنُو ا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُو التَسْلِيمًا ﴾ بشك الله اوراس كفرشة نبى پرصلوة سجة بين، اے ايمان والو! أس (نبى) برصلوة سجواورخوب سلام بھيجو - (الاحزاب ٢٥)

اس کی تشریح میں امام ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید الطبر کی السنی رحمد الله (متوفی ۱۳۱۰ می) نے فرمایا: "أن معنی ذلك أن الله یو حم النبی و تدعوله ملائكته و یستغفرون "اس كامعنی به به كه نبی پرالله رحم كرتا به اوراس كفرشة نبی كے لئے دعا واستغفار كرتے بیں۔ (تفیر طبری ۲۲۳ میں)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے صلوٰ قامیجنے کا مطلب رحمتیں (اور برکتیں) نازل فرمانا ہے اور فرشتوں کے صلوٰ قامیجنے کا مطلب رحمت کی دعائیں مانگنا ہے۔

نيز د يکھئے جاري (قبل ح ١٩٧٧)



## درودوسلام کی سیح احادیث و آثار

نبی کریم مَثَالِیْا ِ پر درود وسلام پڑھنے کے بارے میں بعض صحیح احادیث وآثار درج ذیل ہیں:

1) نماز میں التحیات پڑھنے کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن مسعود و التحیات ، اکساکہ کررسول اللہ مَنَا اللّٰہِ مِن فرمایا: کہو ((اکتّحِیّاتُ لِلّٰهِ وَالصّلَوَاتُ وَالطّیّباتُ ، اکساکہ مُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ عَلَیْکَ اَیُّهَا النّبِی وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرّکاتُهُ ، اکساکہ مُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ اللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ اللّٰهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ الله

روایت ِندکورہ میں 'علیك '' ہے مرادحاضر نہیں بلکہ غائب ہے۔

سيدنا عبدالله بن مسعود طالله الله على عبد روايت ہے كہ جب رسول الله مَالَّةُ أَمْ فوت ہو گئے تو ہم من الله على الله على

(منداحمدار۱۴۴۳ ح ۳۹۳۵ وسنده صحيح واللفظ له، محيح البخاري: ۲۲۷۵)

سيدناعبداللد بن عمر والله تشهد مين اكسلام عَلَى النبي ورَحْمَهُ الله و بركاته "

مشهور نقدتا بعی امام عطاء بن ابی رباح رحمه الله نفر مایا: نبی مَنَّ الله علی جب زنده تصفو صحابه السلام علیك أیها النبی کهتے تصی پر جب آپ فوت هو گئے (فلما مات) توانهوں نے ''السلام علیك أیها النبی نهم خرجب آپ فوت هو گئے (فلما مات) توانهوں نے ''السلام علی النبی '' کہا۔ (عبدالرزاق بحوالہ فتح الباری ۱۸۳۲ تحت حامه وقال ابن جم ''وهذا إسناد صحیح ''، کنزالعمال ۱۵۳۸ ۱۵۵ ح ۲۲۳۵ (۲۲۳۵)

مشهورتا بعي امام طاوُس رحمه اللهُ 'أكسَّلامُ عَلَى النَّبِيِّ" "براحة تقد

( د یکھنے مندالسراج:۸۵۲ وسندہ جیج )

٧) النحیات کے سکھانے کے بعد، رسول اللہ مَنَّالِیْنَیِّم نے صحابہ کرام مِنَّالِیْنِ کو (نماز میں) درود پڑھنے کا حکم دیا، فرمایا: کہو

((اكلُّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى الْ إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ اللهِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اللَّهُمَّ بَارِكُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ عَمَا بَارَكُتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .)) كَمَا بَارَكُتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .)) الله المحمداور آلِ محمداور آ

(صحیح ابناری: • ۲۸۵۲، البهقی فی اسنن الکبری ۲۸۸۱ ح۲۸۵۲ ن کعب بن عجره والنائهٔ )

نيز د كي فضل الصلوة على النبي مَثَالِثَيْرِ مِن كتاب: ٥٦)

٣) سيدنا ابوطلح زيد بن سهل الانصارى ولالتنظيم عدروايت ہے كه رسول الله مناليم في آپ ميرے پاس ايک فرشته آيا تو اس نے كها: اے محد (مناليم في آپ كارب فرماتا ہے: كيا آپ اس پرراضى نہيں كه آپ كی اُمت میں سے كوئی شخص آپ پر (ایک دفعه) صلوة (درود) پر ھے تو میں اُس پر دس دفعه رحمتیں نازل فرماؤں اور آپ پر كوئی شخص (ایک دفعه) سلام كے تو میں دس دفعه اس پرسلامتى نازل فرماؤں؟ (نضل الصلاة: ٢ وسنده حسن)

٤) سیدنا ابو ہر برہ وٹائٹنز سے روایت ہے کہ رسول اللّٰد مثّالیّٰتِیْم نے فرمایا: جوشخص مجھ پر (ایک دفعہ ) درود پڑھے گا تواللّٰداس پردس دفعہ رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(فضل الصلوة: ٨ وسنده صحيح مجيح مسلم: ٨٠٠٨)

درود کے بارے میں سیدنا ابو ہریرہ طالعیٰ کی دیگرروایات صحیحہ کے لئے دیکھنے فضل الصلوٰ ق علی النبی مَنَّالِیٰ مِنَّالِیٰ اللہ مِنْ اللہ اللہ ۱۲،۱۱،۹) سیدنا ابو ہریرہ طابقی سے روایت ہے کہ رسول اللہ مَالِیْ اِللّم نے فرمایا: (( لا تجعلوا بیوتکم قبوراً و لا تجعلوا قبری عیداً و صلّوا علی فإن صلوتکم تبلغنی حیث کنتم .)) این گھرول کوقبرستان نہ بناؤاور میری قبرکوعید (باربارا نے کی جگہ) نہ بناؤاور مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تم جہال کہیں بھی ہوگے تھارا درود مجھ تک پہنچ جائے گا۔

(سنن افي داود:۲۰۴۲ وسنده حسن)

درود کینیخے سے مراد بینہیں کہ آپ مَنَّ اللّٰهِ بِنَفْسِ نِفِیس درود سنتے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ فرشتوں کے ذریعے سے آپ کی خدمت میں درود پہنچایا جاتا ہے۔ دیکھئے فقرہ: ۱۵ کیفرشتوں کے ذریعے سے آپ کی خدمت میں درود پہنچایا جاتا ہے۔ دیکھئے فقرہ یا:

(۵) سیدنا کعب بن عجر ہو رہائی ہے ایک طویل روایت ہے کہ رسول اللہ مَنَّ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهُ مَنْ اللّٰمِنْ اللّٰهُ مِنْ اللّٰمِ اللّٰمُ اللّٰهُ مَنْ اللّٰمُ اللّٰمِنْ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمِنْ اللّٰمُ اللّٰمِ اللّٰمُ اللّٰ

7) سیدنا عبدالله بن مسعود طالعی سے روایت ہے کہ نبی سَلَا لَیْنِم نے فرمایا: اللہ کے فرشنے زمین میں سیر کرتے ہیں، وہ مجھے میری اُمت کا سلام پہنچاتے ہیں۔

(فضل الصلوٰ ة:٢١ وسنده صحيح )

سیدنا ابن مسعود رظائین سے دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ مَنَّ اللَّیْمُ نے فر مایا:

((أولى الناس بي يوم القيامة، أكثرهم عليّ صلوة.)) قيامت كے دن وہ لوگ
سب سے زیادہ میرے قریب ہول گے جوسب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتے ہیں۔

(سنن التر مذی: ۴۸۴ وسندہ حسن وقال التر مذی: ۴۵۰۰ وسندہ حسن وقال التر مذی: "حسن غریب")

ایک اورروایت کے لئے دیکھئے سنن التر ندی (۹۳ وسندہ حسن وقال التر ندی: ''حسن میجے'')

۷) سیرنا ابوسعید الحذری رہائے ہے سے روایت ہے کہ نبی مَنَّا عَیْدِم نے فرمایا:
(( ما قعد قوم مقعدًا، لا یذکرون فیہ الله عزوجل ویصلّون علی النبی الا کان علیه محسرة یوم القیامة و إن دخلوا الجنة للثواب.))

فَقَائِلُ دُرُودُ وسَلًا اللَّهِ اللَّ

جولوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں جس میں وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے اور نبی (مَثَانَّیْنِمْ) پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دن میجلس (اجرِ عظیم سے محرومی کی وجہ سے ) اُن کے لئے حسرت کا باعث ہوگی ،اگر چہوہ نواب کے لئے جنت میں بھی داخل ہوجا کیں۔

(منداحد۲ ۱۳۲۴ ح ۹۹۲۵ مفهو مأوسنده صحيح)

اس مفہوم کی روایت موتوفاً بھی ثابت ہے۔ دیکھئے ضل الصلوٰ قاملی النبی مَنَّالِیْکِمِ (۵۵،۵۴)

(\*\*مایا: ہے روایت ہے کہ رسول الله مَنَّالِیْکِمْ نے مُنْ الله مُنَّالِیْکِمْ نے فرمایا: وہ مخص بخیل ہے۔ وہ مخص بخیل ہے۔ وہ مخص بخیل ہے۔ وہ فضل بھے۔ وفضل الصلوٰ ق:۳۲) نیز دیکھئے فقرہ:۱۱،حدیث سیدناعلی داللیْکِمُ

این سیدنا فضالہ بن عبید رظائی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نماز میں اللہ کی بزرگی بیان نہیں کی اور نہ نبی مناظ ہے ہے ہوا تو رسول اللہ مناظ ہے ہے کہ ایک خص میں سے کوئی شخص نماز ہے۔ پھر آپ نے اسے بلایا تو اسے یا دوسر سے خص سے کہا: جبتم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ کی بزرگی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے پھر نبی مناظ ہے ہے دورود پڑھے پھر جو جا ہے دعا مانگ لے۔ (فضل الصلاۃ: ۱۰۱ دوسندہ سن)

(سنن النسائی ۱۲۹۸ وسندہ تیجے عمل الیوم واللیلة : ۲۲ ، السنن الکبری للنسائی : ۹۸۹۰)

۱۱) سیرناعلی بن ابی طالب رٹائٹ سے روایت ہے کہ رسول اللہ منگا ٹیڈیٹر نے فر مایا:
((البخیل الذي من ذکرت عندہ فلم یصل علی .)) بخیل ہے وہ مخص ، جس کے سامنے میراذکر کیا جائے پھروہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

فَعَا بِلُ دُرُودُ وسَلًا ﴾

(سنن التر مذى: ۲ ۲۲ ۳۵ وسنده حسن و قال التر مذى: ( حسن غريب صحيح ")

نيز د يكھئے فقرہ: ٨ حديث سيدنا حسين الشهيد رضاعة

١٢) نبي مَنَالَيْنَا مِي رصلوة (درود) كِ مِخْتَلْف صيغول كے لئے ويكھئے:

فضل الصلوٰة ( ٦١، ٦٣، ٥٩ )عن الي مسعود الانصاري طالعين

فضل الصلوة (٤٠) عن الي حميد الساعدي طالعين

فضل الصلوة (٦٩)عن زيدبن خارجه ظالمية

فضل الصلوة (٦٨) عن طلحه بن عبيد الله طاللية

نبی مَنَّاتِیْنِم پر درود وسلام کے جتنے صیغے بھی صیحے احادیث اور آثارِسلف صالحین سے ثابت ہیں، پڑھنے جائز ہیں کیکن یا در ہے کہ نبی مَنَّاتِیْنِم کی وفات کے بعد آپ کی قبر مبارک یا مسجد نبوی سے دور السلام علیك أیها النبی یا اس جیسے مثنا به الفاظ پڑھنا سلف صالحین سے ثابت نہیں ہیں۔

١٢) يزيدبن عبداللدبن الشخير رحمه الله ( ثقة تابعي كبير ) نے فر مايا:

لوك" اللهم صلّ على محمد النبي الأمي (عليه السلام) "كهنا ببندكرت معهد (فضل الصلوة: ٢٠ وسنده محمد) وسنده محمد النبي الأمي (عليه السلام) "كهنا ببندكرت معهد النبي الأمي (فضل الصلوة: ٢٠ وسنده محمد)

- **١٤)** عمر بن عبدالعزیز رحمه الله نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ نبیوں پر درود پڑھیں اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔ (فضل الصلاۃ: ٢ ) دسندہ جے )
- 10) مشہورتا بعی محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی مَثَلَ عَلَیْتُمِ کی اگلی اور بچھلی تمام لغزشیں معاف کردی گئی ہیں اور مجھے آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیاہے۔ (نصل الصلوة: ۲۸ دسندہ صحیح)

  17) عبد اللہ بن ابی عتبہ رحمہ اللہ نے منی ( کمہ ) میں اللہ کی حمد و ثنابیان کی ، نبی مَثَلَ عَلَیْتِمْ پر درود پڑھا اور دعا کیں مائکیں بھرانھوں نے اُٹھ کرنماز پڑھائی۔

( د يکھئے فضل الصلوٰۃ: ٩٠ وسندہ صحیح )

14) سیدنا ابوامامہ بن مہل بن حنیف طالعیہ نے فرمایا: نمازِ جنازہ میں سنت بیہ ہے کہ سورہ فاتحہ

کی قراءت کی جائے اور نبی مَنَا تَنْیَا مِرورود برِ هاجائے۔ النج (فضل الصلوٰۃ: ۹۴ وسندہ صحیح)

۱۸ عامر الشعبی رحمہ اللہ نے فر مایا: نما زِ جنازہ کی بہلی تکبیر میں اللہ بر ثنا (بعنی سورہ فاتحہ)

ہا امراضعی رحمہ اللہ نے فر مایا: نما زِ جنازہ کی بہلی تکبیر میں اللہ بر ثنا (بعنی سورہ فاتحہ)

ہا اور دوسری میں نبی مَنَا تَنْظِیم بر درود ہے اور تیسری میں میت کے لئے دعا ہے اور چوتھی میں سلام ہے۔ (فضل الصلوٰۃ: ۹۱ وسندہ صحیح)

19 سیدناعبدالله بن عمروبن العاص ر الله الله علی می الله الله من صلی علی الله من صلی علی ( إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فإنه من صلی علی صلوة صلی الله علیه بها عشراً ...) جبتم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنوتو اسی طرح کوہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے تواس کے بدلے الله تعالی اس پردس رحمتیں نازل فرما تا ہے۔ الح پڑھتا ہے تواس کے بدلے الله تعالی اس پردس رحمتیں نازل فرما تا ہے۔ الح

• ٢) مطرف بن عبرالله بن الشخير رحمه الله فرمايا: "كنا نعلم التشهد فإذا قال: و أشهد أن محمدًا عبده و رسوله: يحمد ربه بما شاء و يثنى عليه ثم يصلى على النبي صلى الله عليه (و آله وسلم) ثم يسأل حاجته "بمين تشهر سكمايا على النبي صلى الله عليه (و آله وسلم) ثم يسأل حاجته "بمين تشهر سكمايا جاتا تما پحرجب و أشهد أن محمدًا عبده ورسوله كهتوا يخرب كي حمروثنا مين عبد و يا تا تما يحرب كرورود يرا على بردرود يرا على بحرا بن ضرورت ما كل يعنى دعا كر يست جو جاب كه يحرب كالمنقود من ٢١٥ ت ٢١٥ و ٢١٥ و سده محمد و البارى ١١٦٥ المحت ح ١٣٥٨ و ١٣٥٠ و تالين المرا المر

۲۱) سيدنا ابوحميد الساعدى ياسيدنا ابواُسيد رفي النه على النبي عَلَيْ الله مَنَا اللهُ مَنَا اللهُ مَنَا اللهُ عَلَى النبي عَلَيْكُمْ فِي اللهُ عَلَى النبي عَلَيْكُمْ ) إلى فرمايا: ((إذا دخل أحدكم المسجد فليسلم على النبي عَلَيْكُمْ ) إلى جبتم مين سيكوني شخص مسجد مين داخل هوتوني مَنَا اللهُ يُرسلام كهدا لي

(سنن ابی داود: ۲۵ ۴ وسنده صحیح)



فَقَائِلُ وُرُودُ وَسُلًّا ﴾

### درود وسلام كى ضعيف روايات

سیدنارسول الله مَنَّالِیْنَامِ کی مبارک شان میں قرآن مجید کی آیات ، تیج و ثابت احادیث، عظیم الشان مجز ہے اور آثار جیحہ بکثرت و بے شار ہیں۔

(مقدمه صحیح مسلم بحواله ماهنامه الحدیث: ۲۴،۲۳ ص

امام سلم کے اس قول کی تشریح میں ابن رجب حنبلی نے لکھا ہے: اس کا ظاہری معنی ہے کہ ترغیب وتر ہیب (فضائل وغیرہ) میں بھی اٹھی راویوں سے روایتیں بیان ہونی جاہئیں جن سے احکام کی روایتیں بیان کی جاتی ہیں۔ (شرح علل التر مذی جاس ہے)

حافظ ابن حبان نے کہا: گویا جوضعیف روایت بیان کرے اور جس روایت کا وجود ہی نہ ہو وہ دونوں تھم میں برابر ہیں۔ (سماب المجر وحین ۱۸۳۲) الحدیث حضرو:۵س۱۵)

ما فظ ابن جرالعسقل فى الأحكام أو لا فوق فى العمل بالحديث فى الأحكام أو فى الفضائل إذا الكل شرع "احكام مول يا فضائل: حديث يرعمل كرنے ميں كوئى فرق نہيں

فَيَالُ دُرُودٍ وَمَلَّ }

ہے کیونکہ (بیہ)سب شریعت ہے۔ (تبیین العجب لماور دنی فضل رجب ۲۰۰۰)

اس اصول کے خلاف علامہ نووی وغیرہ بعض علاء نے فضائل ومنا قب میں ضعیف روایات عمیل کے خلاف علامہ نووی کی میں ہے ہوئی کی ہے۔ روایات عمیل کے جواز کا وعوی کی اسے کیس بی جوئی بے بیمیاں ہوئے کی بنا می الحد ہے۔ تفصیلی رد کے لئے ماہنا مہ الحدیث حضر و (عدد: ۵۳) کا مطالعہ کریں۔

ما وضعه القصاص في ذلك فلا يحصى كثرة و في الأحايث القوية غنية ما وضعه القصاص في ذلك فلا يحصى كثرة و في الأحايث القوية غنية عن ذلك "اوراس باب مين بهت ي ضعيف اور كمز ورروايتي بين اور جوروايتين قصه و خطيبول نے بنائی بین تو اُن کی کثرت كا شار بی نہيں ہے اور قوی احادیث میں ان سے بے نیازی ہے۔ (فتح الباری الر ۱۸ اتحت ح ۲۳۵۸، ۲۳۵۷)

تناب فضل الصلوٰ ق علی النبی مَنَّاتَّاتِهُم میں ضعیف روایات کے علاوہ دیگر کتابوں کی چندضعیف وردوروایات درج ذیل ہیں: چندضعیف ومردودروایات درج ذیل ہیں:

اول: علاء بن عمر وسخت مجروح اورمتر وك راوي تھا۔

و یکھئے المجر وحین لابن حبان (۱۲۳۲) اور میزان الاعتدال (۱۰۳۳) تاریخ بغداد (۱۰۳۳) میں علاء بن عمروکی (۱۳۳۳ تے ۱۳۷۷) اور الموضوعات لابن الجوزی (۱۲۳۳) میں علاء بن عمروکی متابعت عبدالملک بن قریب الاصمعی سے مروی ہے کیکن اس سند میں اصمعی کا شاگر دمحمہ بن یونس بن موسیٰ الکدیم مشہور کذاب ہے لہذا یہ متابعت کا لعدم ہے۔

فَقَائِلُ دُرُودُ وَسُلًا ﴾

دوم: محمد بن مروان السدى كذاب راوى تھا۔ (ديكھئے اہنامہ الحدیث حضرہ: ۲۳س، ۵۲۵) محمد بن مروان السدى ، كلبى اور ابوصالح تينوں كے بارے ميں بيہ قی نے كہا: وہ سب محدثین كے نزد كي ضعيف تھے ، منكر روايتوں كى كثرت كى وجہ سے ان كى كسى روايت سے ججت نہيں پکڑى جاتی اور ان كی روايتوں میں جھوٹ ظاہر ہے۔

(الاساء والصفات ص ١٣٣ ، دوسرانسخة ٦٢ ، ملخصأ مترجماً)

سوم: اعمش مشہور ثقه مدلس تھے (اور قولِ راج میں اُن کا شار طبقہ ثالثہ کے مدسین میں ہوتا ہے ) اور بیروایت عن سے ہے۔

چہارم: قدیم محدثین کرام نے اس روایت پرشدید جرح کی ہے اور کسی نے بھی اسے سی اس بمحفوظ یا حسن ہیں کہا۔ " لا أصل له من حدیث الأعمش و لیس بمحفوظ ولا یت ابعه إلا من هو دونه" اس صدیث کی اعمش سے کوئی اصل نہیں ہے اور یہ خفوظ نہیں ہے اور اس میں اُسی نے اس (سدی صغیر) کی متابعت کی ہے جو اُس سے زیادہ نچلے در ہے کا (یعنی کذاب) ہے۔ (الفعفاء الکبیر ۱۳۷۸)

حافظ ابن الجوزی نے اس روایت کو کتاب الموضوعات (من گھڑت روایتوں کی کتاب) میں بیان کرکے کہا: بیرحدیث صحیح نہیں ہے...الخ (جاص۳۰۳ ۵۶۲۵)

فائدہ: ظفر احمد تقانوی دیوبندی نے کہا: جب کتب الضعفاء یا کتب الموضوعات میں لایصح یا لایشت کہتے ہیں تو اس کامعنی ہے ہے کہ بیموضوع ہے اور اگر کتب الاحکام میں ہے ہیں تو اس کامعنی اصطلاحی صحت (یعنی صحیح) کی نفی ہے۔

( قواعد في علوم الحديث ص٢٨٢ ،اعلاء السنن ج١٩ ،مترجماً )

ابوغدہ عبدالفتاح الكوثرى نے كہا: موضوعات كے باب ميں لا يصب يالا يشب ك كہنے كا مطلب بيہ ہے كہ وہ حديث اس قائل كے نزد يك باطل اور موضوع ہے، جس كے بارے ميں بيكمات كے گئے ہيں۔ (حاشية الرفع والكميل فى الجرح والتعديل ص١٩٩٨، مترجماً) بارے ميں بيكلمات كے گئے ہيں۔ (حاشية الرفع والكميل فى الجرح والتعديل ص١٩٩٨، مترجماً) بين محمد ناصر الدين الالبانى رحمد الله نے كہا: جب ضعيف وموضوع احادیث كى كتابول

ففَائِلُ دُرُودُ وَسَلًّا ﴾

میں لا یصح کہیں تو اُن کی مرادشد بدضعف ہوتا ہے ...الخ

(سوالات البي عبدالله احمر بن ابراهيم ابن الى العينين للا لباني ص١٢٩ جواب: ١٣١ مترجماً)

علامہ البانی نے مزید کہا: موضوع احادیث والی کتابوں میں لایصہ کا مطلب موضوع ہوتا ہے اور وہ کتابیں جوموضوع احادیث کے لئے نہیں لکھی گئی (مثلاً) کتب السنن تو ان میں لایصہ کئی (مثلاً) کتب السنن تو ان میں لایصہ کا مطلب بیہ ہے کہ اس کی سندضعیف ہے۔ (الدر نی مسائل المصطلح والاثر/مسائل الجن المار بی للا لبانی ص ۲۰۸، دوسر انسخہ جاص ۵ جواب سوال: ۱۲۲ملخصا مترجماً)

منبیہ: حافظ ابن القیم نے ابوالشیخ الاصبہانی کی کتاب: الصلوٰۃ علی النبی مَثَّلَیْمُ (؟) سے روایتِ مَدُورہ (من صلّی علیّ عند قبری سمعته و من صلّی علیّ من بعید أعلمته) کی ایک اور سند دریافت کی ہے۔ دیکھئے جلاء الافہام (ص۵۴)

جبکه بیدر یافت شده روایت بھی تین وجه سے مردود ہے:

اول: ابوالشیخ کااستاذ عبدالرحمٰن بن احمدالاعرج مجہول الحال ہے،اس کا ثقہ ہونا معلوم نہیں ہے۔ دوم: اعمش مدلس تنھاور بیروایت عن سے ہے۔ ،

روایاتِ مذکورہ کی ایک سند پرجر ح کرتے ہوئے محمد عباس رضوی بریلوی نے لکھاہے:

"اس روایت میں ایک راوی امام اعمش ہیں جو کہ اگر چہ بہت بڑے امام ہیں لیکن مدلس بیں ایک راوی امام اعمش ہیں جو کہ اگر چہ بہت بڑے امام ہیں لیکن مدلس بیں اور مدلس راوی جب عن: سے روایت کر بے تواس کی روایت بالا تفاق مردود ہوگی۔'
جیں اور مدلس راوی جب عن: سے روایت کر بے تواس کی روایت بالا تفاق مردود ہوگی۔'
(واللہ آپ زندہ ہیں ص ۱۳۵۱)

سوم: ال روایت کودریافت کرنے والے حافظ ابن القیم نے بذات خودلکھا ہے:

"و هذا الحدیث غریب جدًا" اور بیحدیث شخت غریب ہے۔ (جلاءالانہام ۲۵۰)

ظلاصہ بیہ ہے کہ بیروایت اپنی دونوں سندوں کے ساتھ ضعیف ومروود ہے۔

"ایسیدنا انس طالتی کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ نبی مَنَّالِیَّا اِلْمِ نِیْ اِللَّیْ اِللَّمِ اِللَّا اِللَا اِللَا اِللَا اللَّا اِللَّهِ اللَّا اللَّهِ اللَّهِ اللهِ علی الله سوی ذلك عشر من صلی علی بلغتنی صلاته و صلیت علیه و کتبت له سوی ذلك عشر حسنات "جو شخص مجھ پرصلوة (درود) پڑھتا ہے تو اس کا درود مجھ تک پہنچتا ہے اور میں اُس

ففَائِل دُرود وسَلًا

پردرود بڑھتا ہوں اوراس کے سوا اُس کے لئے دس نیکیاں کھی جاتی ہیں۔ (انجم الاوسطلطبر انی ۲۸۰۳ ۲۳۳)

اس روایت کی سندتین وجہ سے ضعیف ہے:

اول: طبرانی کااستاذ احمد بن النضر بن بحرالعسکری نامعلوم ہے۔

(نيز ديكيئ كتاب الدعاء للطبر اني كامقدمه ار۱۵۳، قال الدكتور محدسعيد بن محد حسن البخارى: لم أقف عليه)

دوم: العسكرى كے استاذ اسحاق بن زيد بن عبد الكريم الخطابي كي توثيق نامعلوم ہے۔

نيز ديكھئے كتاب الجرح والتعديل لا بن ابي حاتم (٢٢٠/٢)

سوم: ابوجعفرالرازى صدوق حسن الحديث يتط ليكن خاص ربيع بن انس رحمه الله (صدوق

حسن الحديث ) \_ ان كى روايت ضعيف ہوتى ہے۔ (ديكھ يخ يخ ضل الصلاة على النبي مَالَّيْنَا مِ ٥٥٠)

٣) سیدنا ابوالدرداء شالٹین کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ مَآ کاللّٰہ مِّا اللّٰهِ مَاۤ کاللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مَاۤ کاللّٰهِ مَاۤ کاللّٰهِ مَاۤ کاللّٰهِ مَاۤ کاللّٰهِ مَاۤ کاللّٰہِ مِنْ اللّٰهِ مَاۤ کاللّٰهِ مَاَّ کَاللّٰهِ مَا کُلُورِ مِنْ اللّٰهِ مَا کُلُورِ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مَا کُلُورِ مِنْ اللّٰهِ مَا کُلُورِ مِنْ اللّٰهِ مَاللّٰهُ کُلُورِ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مَا کُلُورِ مِنْ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰمِنْ اللّٰمِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰمِنْ اللّٰمِنْ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهِ اللّٰمِنْ اللّٰمِنْ الللّٰمِنْ اللّٰمِنْ الللّٰمِنْ اللّٰ الللّٰمِنْ الللّٰمِنْ اللّٰمِنْ الللّٰمِنْ الللّٰمِنْ الللّٰمِنْ الللّٰمِنْ الللّٰمِنْ الللّٰمِنْ الللّٰمِنْ الللّٰمِنْ اللّٰمِيْلِيْلِيلْمِنْ الللّٰمِنْ اللّٰمِنْ الللّٰمِنْ اللّٰمِنْ اللللّٰ

نے فرمایا: "لیس من عبد یصلّی علیّ إلا بلغنی صوته حیث كان."

مجھ پر جو بندہ بھی درود پڑھتا ہے تو وہ جہاں بھی ہو،اُس کی آواز (صوت) مجھ تک بہنچ جاتی

ہے۔ (امعم الكبيرللطمر انی؟ بحوالہ جلاء الافہام ص ١٢٤، دوسر انسخہ تحقیق مشہور حسن ص ١٨١ ح ١٨٣)

اول: سعید بن ابی مریم کی خالد بن یزید سے ملاقات ناممکن ہے لہذا سند منقطع ہے۔

دوم: سعید بن ابی ہلال کی سیدنا ابوالدرداء ظالتہ؛ ہے ملاقات ناممکن ہے، کیونکہ وہ اُن کی

وفات کے بہت بعد میں پیدا ہوئے تھے لہذا سند منقطع ہے۔

سخاوی نامی ایک صوفی نے بھی اس روایت پر (عراقی کی ) جرح نقل کی ہے۔

د يجيئ القول البديع في الصلوة على الشفيع (ص١٥٨،١٥٩،١٥٩، دوسر انسخ ص٣٣٣)

ية خاوى وبى ہے، جس كار عقيده تھا كەرسول الله مَنَّى الله عَلَيْهِمْ " حيى على الدوام " يعنى زنده

جاويد ہيں۔ ديکھئے القول البديع (ص ١٦٧)

اسی کے ردمیں سیوطی (متسابل وحاطب اللیل) نے الکاوی (داغ لگانے والی ،جلانے والی)

كتاب كهي ہے۔ ديكھئے كشف الظنون (١٣٨٢/٢)

بعض علماء نے بیہ دعویٰ کیا ہے کہ روایتِ مذکورہ میں صوتہ کی بجائے صلاتہ کا لفظ ہے، اور یہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

٤) سیدنا ابو بکر الصدیق را گانین کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول الله منا الله منا الله منا الله عند رکت سے درود بھیجو کیونکہ بے شک الله نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے، جب میری اُمت میں سے کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گاتو یہ فرشتہ مجھے کے گا: اے محمد! فلال شخص کے فلال بیٹے نے اس وقت آپ پر درود بھیجا ہے۔

(السلسلة الصحيحة للالباني ١٥٣٠ ١٥٣٨ ح ١٥١٠)

اس روایت کی دوسندیں ہیں اور دونوں ضعیف ہیں۔ پہلی سند میں محمد بن عبداللہ بن صالح المروزی مجہول ہے، جس کے بارے میں خودالبانی نے کہا: میں نے اسے نہیں بہجانا۔ دوسرے ریے کہ جمد بن عبداللہ تک مکمل سند بھی نامعلوم ہے۔

دوسری سند میں نعیم بن مضم مجہول ہے، جسے ہمارے علم کے مطابق کسی محدث نے بھی ثفتہ بیس کہا۔ در میکھئے لسان المیز ان (۲۱۹۱، دوسر انسخہ ۱۳۳۷)

بلکہ بیٹمی نے اُس کے بارے میں لکھاہے:''ضعیف'' (مجمع الزوائد ۱۶۱۶) میں میں میں میں لیجے مرم میں ایا

اس کا دوسراراوی عمران بن الحمیر ی مجہول الحال ہے، جسے سوائے ابن حبان کے کسی نے ثقتہ قرار ہیں دیا۔ دیکھئے کسان المیز ان (۱۳۲۵ مر۱۳۵۸)

ان دوضعیف سندول کو جمع تفریق کرکے ' حسن ان شاءاللہ'' کہنا غلط ہے بلکہ تل ہے کہ بیہ روایت ضعیف ومر دود ہی ہے۔ تفصیل کے لئے ویکھئے ماہنا مہالحدیث حضر و : ۵۹ میں ہے۔

(۵) سیدنا ابو ہر رہ و ڈالٹی کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ مَا لَیْہُ کِ مَا اللہ مَا لَیْہُ کِ کُر مُور و جھیجے گا، جب تک میرا نام اُس کتاب میں فرمایا: جو شخص مجھ پر کتاب میں ( لکھ کر ) درود جھیجے گا، جب تک میرا نام اُس کتاب میں رہے گاتو فرشتے اُس پر درود پڑھتے یعنی اُس کے لئے دعائے استغفار کرتے رہیں گے۔

(مجم الاوسطلطم انی: ۱۸۵۲، شرف اصحاب الحدیث لخطیب: ۱۰ جھیت عمرو بن عبد اُسعم وقال: ''موضوع'') بیروایت اپنی تمام سندول کے ساتھ سخت ضعیف (ضعیف جداً) ہے۔

فَفَائِلُ دُرُودُ وسَلًّا ﴾

و يكفي سلسلة الاحاديث الضعيفه للالباني (١٥٠١ -٣٢١ ح١١٣٣)

الله سیدنا ابو ہر رہے وظائیمیٰ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ مَالَیٰلیمِ اِن سیدنا ابو ہر رہے وظائمیٰ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ مَالَیٰلیمِ اِن فر مایا: مجھ پر (بھیجا ہوا) درود پیل صراط پر نور ہوگا اور جس نے جمعہ کے دن مجھ پر اسی (۱۰۸) دفعہ درود پر ھاتو اُس کے اسی (۱۰۸) سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(ديلمي بحواله الضعيفه للالباني ٨٠/٢٥ ح٥٠ ١٢٨)

اس سند میں علی بن زید وغیرہ ضعیف راوی ہیں للہذا بیسندضعیف ہے۔ تاریخ بغداد (۱۳سر ۴۸۹) میں اس کا ایک باطل مردود شاہر بھی ہے۔ دیکھئے فقرہ: ۷

بروایت وہب بن داود بن سلیمان الضریر کے غیر تقدہونے کی وجہ سے موضوع ہے۔ نیز دیکھئے الضعیفہ للا لبانی (ارا ۲۵ ح ۲۵۱)

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو تحص مجھ (نبی مَثَالَیْمِ الله عِیْمِ الله عَیْمِ الله عَیْمُ الله عَیْمِ الله عَیْمُ عَیْمُ عَیْمُ الله عَیْمُ عَیْمُ الله عَیْمُ عَیْمُ عَیْمُ عَیْمُ الله عَیْمُ عَیْمُ عَیْمُ الله عَیْمُ الله عَیْمُ عِیْمُ عَیْمُ عَیْمُ عَیْمُ عِیْمُ عِیْمُ عَیْمُ عَیْمُ عَیْمُ عَیْمُ عَیْمُ عِیْمُ عِیْمُ

(م) ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ منگانی آیا نے فرمایا: 'ما من أحد یسلم علی الا رقد الله علی روحی حتی أرقد علیه السلام ''جوشخص بھی مجھ پرسلام کے گاتواللہ بجھ پرمیری روح لوٹاد ہے گاتا کہ میں اس کے سلام کا جواب دے دول۔ (سنن الی داود:۲۰۲۱) بعض علاء نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے لیکن اس روایت کی سنداس وجہ سے ضعیف ہے کہ اس خاص روایت میں بزید بن عبداللہ بن قسیط کا سیدنا ابو ہر برہ وظائمی سے ساع ثابت نہیں ہے اور ابن قسیط کی عام روایات تا بعین عن الصحابہ سے ہیں۔

ففَائِلُ دُرود وسَلًا ﴾

حافظ ابن تیمیہ نے روایت ِفرکورہ پرکلام کرتے ہوئے کہا: ''... ف ف ی سماعہ منہ نظر ''پس اُس کے ابو ہر برہ وظائین سے ساع میں نظر ہے۔ (جلاءالانہام ص۵۳)

اس قول کا مطلب ہے ہے کہ اس خاص حدیث میں اُن کے ساع میں نظر ہے ورنہ ایک اور روایت میں بزید بن عبداللہ بن قسیط کا سیدنا ابو ہر برہ وظائین سے ساع ثابت ہے۔ اور روایت میں بزید بن عبداللہ بن قسیط کا سیدنا ابو ہر برہ وظائین سے ساع ثابت ہے۔ اور روایت میں انکبری للبہتی ار۱۲۲)

اس انقطاع کے شبہ کی وجہ سے بیروایت ضعیف ہے۔

تنبید: طبرانی کی سندعبدالله بن بزیدالاسکندرانی تک بکر بن سهل الدمیاطی (وثقه الجمهور) اورمهدی بن جعفر کی وجه سے حسن لذانه ہے۔

• 1) سیرنا عبدالله بن مسعود رئالتی کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ منگی اللہ من اللہ من لم یصل علی فلا دین له "جس نے مجھ پر درودنہ پڑھا تو اللہ من لم یصل علی فلا دین له "جس نے مجھ پر درودنہ پڑھا تو اس کا کوئی دین نہیں ہے۔ (جلاءالانہام ٥٨)

بيروايت متعددعلتول كي وجهه يضعيف ومردود ہے مثلاً:

اول: رجل مجہول ہے۔ دوم: سفیان توری مدنس ہیں اور روایت عن سے ہے۔ سوم: وغیرذلک

11) سیدنا ابو ہریرہ رظائم کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ جو محف جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ بیدرود پڑھے: اللہم صلّ علی محمد النبی الأمی و علی آله و سلّم تسلیما.

فَفَا إِلَى دُرُودُ وَسَلًّا ﴾

اُس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کے لئے اسی (۸۰) سال کی عبادت کا نثواب کھا جائے گا۔ (فضائل درودص۳۳،القول البدیع للسخادی ۱۹۲۳) میدروایت بے سند، بےاصل اور مردود ہے۔

اس روایت کی سندموضوع ہے۔اس کاراوی ابو بکر محمد بن الحسن بن محمد بن زیادالنقاش جھوٹا تھا۔ حافظ ذہبی نے کہا:''متھم بالکذب ''اس پر (محدثین کی طرف سے ) جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔ (دیوان الضعفاء ۲۲۱۲ ت ۳۲۱۲)

امام برقانی نے کہا: اُس کی ہرحدیث منکر ہے۔ (تاریخ بغدادج ۲س ۲۰۵ ت ۹۳۵)

اس کے دوسرے راوی نامعلوم ہیں۔ (دیکھئے الضعیفة للا لبانی ۱۵۱۱۵۱۱۵۳۱ ۱۵۳ وقال: موضوع)

۱۳) ایک روایت کاخلاصه بیه ہے که آدم عَلیْبِلاً کا جب حواء سے نکاح ہوا توحق مہر بیمقرر ہوا کہ محدرسول الله مَنَّالِیْلِیْم بربیس دفعہ درود برطیس۔

اسے ابن الجوزی نے کتاب ''سلوۃ الاحزان'' میں (بغیر سند کے )نقل کیا ہے اور سخاوی نے کہا: مجھے اس کی کوئی سندنہیں ملی۔ (القول البدیع نسخہ محققہ ص۱۳۲)

معلوم ہوا کہ بیروایت بےسندہونے کی وجہسے قابل ججت نہیں ہے۔

درود وسلام کے سلسلے میں اور بھی بہت سی ضعیف ،منکر ، مر دود اور موضوع روایات بیں۔ مثلاً دیکھتے محمہ زکریا کا ندہلوی کی کتاب: فضائل درود (ص ۲۹،۲۹ ....) محمہ الیاس قادری بریلوی کی کتاب: فضائل درود (ص ۲۹،۲۹ ....) محمہ الیاس قادری بریلوی کی کتاب: فیضانِ سنت (ص ۲۱۱ ...) محمہ سعید احمہ اسعد بریلوی کے والدمحمہ امین بریلوی کی کتاب: آبِ کوش ، دیو بندیوں و بریلویوں کی پیندیدہ کتاب: دلائل الخیرات اور حافظ ابن القیم کی کتاب: جلاء الافہام (وغیر ہا)

ففَانِل دُرود وسَلًا

### درود وسلام کے بعض مسائل

اس باب میں درودوسلام کے بعض مسائل کی مخضراور جامع تحقیق پیش خدمت ہے:

۱) نبی کریم مَنَّ اللَّیْنِ مِسلوٰۃ (درود) پڑھنے کے جتنے صیغے بھی صحیح اور حسن لذاتہ احادیث میں آئے ہیں، ان میں سے جو بھی پڑھیں صحیح اور باعث اجرونو اب ہے۔ نماز میں درود کے مشہور صیغے کے لئے دیکھئے: درودوسلام کی صحیح احادیث و آثار (ص ۹ فقرہ:۲)

اول: نمازمیں درود پڑھناواجب (یعنی فرض) ہے۔

دوم: درود کے صیغول والی روایات، جن میں ' درود پڑھو'' کا تھم آیا ہے، کا تعلق نماز کے ساتھ ہے۔ ساتھ ہے۔

> منتبید: نماز کے آخری تشہد میں درود پڑھناوا جب بینی فرض ہے۔ امام ابو بکرمحمہ بن الحسین الآجری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۰ھ) نے فر مایا:

" واعلموا \_رحمنا الله و إياكم: لو أن مصليًا صلّى صلاة فلم يصلّ على النبي عَلَيْهِ فيها في تشهده الأخير وجب عليه اعادة الصلاة"

فعَائِل دُرود وسَلًا

اور جان لو! الله ہم پراورتم پررحم کرے، اگر کوئی نمازی الیبی نماز پڑھے، جس کے آخری تشہد میں نبی مَثَاثِیْزِم پر درود نہ پڑھے تو اس پرنماز کا دھرانا ( دوبارہ پڑھنا) واجب ہے۔

(كتاب الشريعيص ١١٥، دوسر انسخ ص ٢٢٨\_ ١٨٨ قبل ح٩٣٣ تيسر انسخه ج٣٩ ١٣٠١)

امام آجری سے بہت پہلے امام ابوعبداللہ محدین ادریس الشافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

۳) دوتشهدوں والی نماز کے پہلے تشہد میں بھی درود پڑھناافضل اورمستحب ہے۔اگرصرف تشہد پڑھے اور درود نہ پڑھے تو بھی جائز ہے۔

تشهداول میں درود برصنے کی افضلیت اوراستجاب کی دودلیلیں ہیں:

اول: عام دلائل (عمومات) سے استدلال در یکھئے ہفت روزہ الاعتصام لاہور (۸/دسمبر ۱۹۸۹ء) میں شائع شدہ صفرون: انتخفیق استحلیٰ فی ثبوت الصلوٰ قالی النبی فی القعدة الاولی دوم: خاص دلیل سیدہ عائشہ ڈھاٹئی اسے روایت ہے کہ 'فیدعو ربعہ ویصلّی علی نبیدہ شم ینھض و لایسلم ''پھرآپائی اپنے رب کو پکارتے اور اس کے نبی (یعنی اپنے آپ پر) درود پڑھتے پھر کھڑے ہوجاتے اور سلام نہ کہتے تھے ... الح

(السنن الكبيري للبيهقي ٢ر٠٠ ٥ وسنده صحيح بهنن النسائي:٢١)

تشهداول میں درودنہ پڑھنے کے جواز والی وہ روایت ہے، جس میں آیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود طالبہ نے تشہد میں التحیات پڑھنے والی حدیث بیان کی پھرا پنے شاگر دیے فر مایا:
'' فإذا فعلت هذا فقد قضیت صلاتك، إن شئت أن تقوم فقم وإن شئت أن

فَقَائِلُ دُرُودُ وسَلًّا اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّ

تقعد فاقعد " جب تونے یہ کرلیا (التحیات پڑھ لی) توا پنی نماز پوری کر لی، اگر تو چاہے تو کھڑا ہوجا (اور باقی نماز پڑھ )اورا گرچاہے تو بیٹھ جا۔ (منداحمہ جاس ۲۲۲ ح۲۰۰۶ وسندہ جج) سیدنا ابن مسعود طالعیٰ تشہد میں التحیات پڑھتے ، پھر جب نماز کے درمیان والا تشہد ہوتا تو تشہد سے فارغ ہوکر کھڑے ہوجاتے تھے ... الخ

(منداحدج اص ۵۹ ح۲۸۲ وسنده حسن لذاته وصححه ابن خزیمه برو ایته : ۷۰۸)

ع) درود کاایک معنی دعابھی ہے۔ دیکھئے سنن التر مذی (۸۰)

0) دوسرے انبیائے کرام کے ناموں کے ساتھ مَنَّا اَیْدَامِ کے جہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے: رسول اللہ مایا: '' فینزل عیسی بن مریم صلی اللہ علیه میں آیا ہے: رسول اللہ مَنَّا اَیْدَامِ نِی مَنْ الله علیه وسلم '' پھر عیسی بن مریم مَنَّا اَیْدَامِ نَازل ہول گے۔ (صحیح مسلم دری ننی : ۲۲۹۲ ۲۸۹۲ ۲۸۹۷)

7) دعائے قنوت کے آخر میں نبی مَنَا لَیْنَا فِم پر درود برط صنا ثابت ہے۔

د کیمئے میں خزیمہ (۱۰۰، وسندہ میں )

٧) اذان کے بعد درود پڑھنا تھے حدیث سے ثابت ہے۔

د يَكِصَةُ تُحْرُ يَجِ فَصَلِ الصَلُّوةَ عَلَى النَّبِي مَثَا لِيُنَّالِمُ (ح ١٨٨)

لیکن اذ ان سے پہلے درود پڑھناکسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

٨) مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی مَثَالِیْنَا مِ بِسلام کہنا سی حدیث سے ثابت ہے۔
 د کیھئے سنن ابی داود (۲۵ موسندہ سیج)

لہذامسجد میں داخل ہوتے وقت مسجد میں داخل ہونے کی دعا کے بعدیا پہلے السلام علیٰ رسول اللّٰدیرِ مسنون ہے۔

فرض نماز کے بعد اجتماعی یا انفرادی طور پر بلند آواز کے ساتھ درود پڑھنا ٹابت نہیں
 نیزنماز جمعہ کے بعد بھی اجتماعی درود کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

• 1) مجلس میں کم از کم ایک دفعہ درود پڑھنا بھی اجروثواب کا باعث ہے۔ دیکھئے فضل الصلوٰ قاملی النبی مَنَّالِیْنَیْمِ (۵۴) فعنا في درود وسال

11) درودِ تاج ، درودِ له می ، درودِ تنجینا ، درودِ اکبر ، درودِ خضر به نقشبند به مجد دبیه ، درودِ ما بی اور درودِ مقدس وغیره عوامی درودول کا کوئی ثبوت کسی حدیث یا آثارِ سلف صالحین سے بہیں ہے لہذا ایسے درود نہیں پڑھنے چاہئیں بلکہ وہ درود پڑھیں جودلیل سے ثابت ہیں۔

رسول الله مَنَا عَلَيْهِمُ نِي فَر مايا: ((من أحدث في ديننا ما ليس فيه فهو رد.)) جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات (بدعت) نکالی جواس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ (جزءوفیمن حدیث لوین: اے وسندہ جے)

بعض لوگ کسی مصیبت کو دُورکرنے یا کسی خاص مقصد کے لئے تھجور کی تھلیوں وغیرہ پرایک لا کھ یاایک ہزارد فعہ درود پڑھتے ہیں ، مجھےاس کا بھی کوئی ثبوت معلوم نہیں ہے۔

۱۲) نبی کریم پر''صلّی الله علیه و سلّم ''والا درود پرُ صناتواتر کے ساتھ کتبِ احادیث میں ثابت ہے۔ نیز دیکھئے اس باب کا فقرہ:۵

17) نمازِ جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھنے کے لئے دیکھنے فضل الصلوٰ ق:۹۰،۹۱ یا در ہے کہ نماز جنازہ میں رحمت وترحمت والا درود پڑھناکسی دلیل سے ثابت نہیں ہے بلکہ حنفیوں کی کتاب الہدایہ میں 'و یصلّی علی النبی عُلَیْ '' کے حاشیے میں لکھا ہوا ہے: '' کما فی التشہد ''جس طرح تشہد میں (درود پڑھا جاتا ہے)

(الهدابيرمع الدرابي/اولين ص١٨٠ج١)

لعنی نما نه جنازه میں تشهدوالا درود پر هنا جا ہے۔

الله عنه و المحابة كرام كے ساتھ رضى الله عنه و الله عنه و خوامعنى ) لكھنے كا ثبوت قرآن مجيد سے ملتا ہے۔ دیکھئے سورة الفتح (۱۸)

کتبِ احادیث میں بیرت (رضی الله عنه وغیره) تواتر کے ساتھ موجود ہے۔

- 10) تابعین اور اُن کے بعد آنے والے مسلمانوں کے ساتھ رحمہ اللہ، رحمۃ اللہ علیہ یا حمہم اللہ (وغیرہ) کے مناسب الفاظ لکھنے یا کہنے جا ہمیں۔
- 17) علیہ السلام کے الفاظ صرف انبیاء ورسل یا رسول الله مَنَّاتِیْتِم سے پہلے کی برگزیدہ

ففَائِل دُرود وسَلًا

شخصیتوں کے ساتھ استعال کرنے چاہئیں۔

شیعہ حضرات کا صرف ائمہ اہلِ بیت مثلاً سیدنا حسین طالٹیئ وغیرہ کے ساتھ علیہ السلام لکھنا غلط ہے۔

14) صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے ص معلیہ السلام کی بجائے "، (اور رضی اللہ عنہ کی بجائے "، (اور رضی اللہ عنہ کی بجائے ") لکھنا سیجے نہیں ہے بلکہ آواب کے منافی ہے۔

ص " كے رد كے لئے ديكھئے مقدمہ ابن الصلاح (ص۲۰۸، ۲۰۹، دوسر انسخەص ۲۹۸، ۲۹۹) اوراختصارعلوم الحديث لابن كثير (بترجمتی وتحقیقی ص۸۷)

١٨) مرخطي مين نبي مَثَالَثَيْرَم پردرود پرهناچا ہئے۔

سیدناعلی را الله منبر پرچڑ ھے تو اللّٰد کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی مَثَالِقَیْوَمْ پر درود پر ها۔ الح (زوائدعبدالله بن احمالی مندالا مام احمد ۱۸۳۷ - ۸۳۷ دسنده صحیح)

نيز د يکھے فضل الصلوة: ١٠٥

فاكده: برخطي من تشهد أن لا الله إلا الله و أشهد أن محمدًا رسول الله) ضرور برِّ هنا جائد

سیدنا ابو ہریرہ طالع کے است ہے کہ نبی مَثَّلَ الْفِیْمِ نے فرمایا: ((کل خطبہ لیس فیما تشکیل کے الید الجذماء .)) ہروہ خطبہ جس میں تشہدنہ ہو، اس ہاتھ کی طرح ہے جوجذام زدہ (یعنی عیب داراورناقص) ہے۔

(سنن ابی داود: ۴۸۴۱ وسنده صحیح وصححه التر مذی: ۲۰۱۱، وابن حبان: ۱۹۹۴ و ۵۷۹)

تشهد سے مراد کلمهٔ شهادت ہے۔ ویکھئے عون المعبود (۱۹۸۹)

19) سیدناعبدالله بن مسعود و الله نیز نے اپنی نماز کاذکر کیا اور فر مایا: پھر جب میں بیٹھ گیا تو الله کی شابیان کی پھر نبی منگانی نیز مردود پڑھا پھرا ہے لئے دعا کی تو نبی منگانی نیز مرمایا: الله کی شابیان کی پھر نبی منگانی نیز مرمایا: (( سل تعطمه، مسل تعطه .)) مانگوشمیں ملے گا، مانگوشمیں ملے گا، مانگوشمیں ملے گا۔

(سنن ترندی:۵۹۳ وسنده حسن ، وقال الترندی: ' حسن صحیح'')

فَفَانِّلُ دُرُودِ وَسَلًا ﴾

• ٢) بازار میں بھی نبی مَثَّاتِیْمِ پردرود پر صناحیا ہے۔ د کیھئے جلاء الافہام (ص•۴۹)

۱۲) رسول الله مناليَّيْزُمُ كى قبر بر (بعنى حجرة مباركه كا دروازه كل جانے كے بعد قبر كے باس كھر ہے واردہ كل جائے ہے بعد قبر كے باس كھر ہے ہوكر) سلام باالسلام عليكم كہنا تيج ہے۔ ديكھ فضل الصلوٰة: ۹۸ ـ • • ا

بيدعائيكمات بين، جس طرح كرقبرستان مين: "السلام عليكم دار قوم مؤمنين و أتاكم ما توعدون غدًا مؤجلون و إنا إن شاء الله بكم لاحقون." كراصيح حديث سے ثابت ہے۔ و يكھئے جمسلم (٣٤٥، ترقيم دارالسلام:٢٢٥٥)

اور بیکلماتِ خطاب اصل میں کلماتِ دعائیہ ہیں، جن سے سامِ موتی کا مسکلہ ثابت نہیں ہوتا۔ البتہ جن مقامات پرمُر دول کا ساع ثابت ہے، جبیبا کہ تھے بخاری (۱۳۳۸) اور صحیح مسلم (۲۸۷۰، وارالسلام: ۲۱۲۷) میں ہے کہ مُر دہ (واپس جانے والے اپنے ساتھیوں کے) جوتوں کی آ وازسنتا ہے (وغیرہ) تواس پرایمان لا نابھی ضروری ہے۔

۲۲) سعی کے دوران میں صفاومروہ کی پہاڑی پر چڑھ کر درود پڑھنا ثابت ہے۔ دیکھئے فضل الصلوٰۃ: ۸۷

۲۳) چھینک آنے کے بعد السلام علیٰ رسول اللہ پڑھنا ثابت نہیں بلکہ صرف الحمد للہ کہنا چاہئے۔ دیکھئے سنن التر مذی (۲۲۸ وسندہ حسن)



فعَائِلُ دُرود وسَلًا عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّا عَلّا

## سیرت رحمۃ للعالمین مَالِیْنِمْ کے چند پہلو

نام ونسب: سیدنا ابوالقاسم محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب (شیبه) بن ہاشم (عمرو) بن عبدمناف (المغیرة) بن قصی (زید) بن کلاب بن مُرة بن کعب بن لؤی بن غالب بن فهر بن ما لک بن النظر بن کنانه بن خزیمه بن مدرکه (عامر) بن البیاس بن مضر بن نزار بن معتد بن عدنان من ولداسا عبل بن ابرا بیم ظیل الله علیماالصلوة والسلام.

آپ کی والدہ کا نام آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ ہے۔
ولا دت: ماور بنج الاول (۵۷ء) بروز سوم وار (جس سال ابر ہہ کا فرنے اپنے ہاتھی کے ساتھ
مکہ پر جملہ کیا تھا اور اللہ نے اُسے اُس کی فوج سمیت تباہ کردیا تھا۔) آپ کی ولا دت ہوئی۔
آپ کے والد عبد اللہ آپ کی پیدائش سے تقریباً مہینہ یا دو مہینے پہلے فوت ہوئے۔ (دیکھے السیر قالنہ یہ للہ ہبی ص ۹۹) اور جب آپ سات سال کے ہوئے و آپ کی والدہ فوت ہوگئیں پھر آپ کے داداعبد المطلب نے آپ کی پرورش کی اور جب آپ آخصال کے ہوئے و عبد المطلب ہمی فوت ہوگئے ،ان کی وفات کے بعد آپ کے چچا ابوطالب نے ہوئے و آپ کی وفات کے بعد آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کی فوات کے بعد آپ کے چیا ابوطالب نے آپ کا والیہ ان کی وفات کے بعد آپ کے چیا ابوطالب نے آپ کو مایا:

(( . . . دعوۃ أبي إبراهيم و بشارۃ عيسى بي و رؤيا أمي التي رأت. )) إلخ ميں اپنے ابا ( دادا ) ابراہيم (عَلِيَّلِا) كى دعا اور ( بھائى ) عيسىٰ (عَلَيْلِا) كى بشارت ( خوش خبرى ) ہوں اورا بنى ماں كاخواب ہوں جسے انھوں نے ديكھا تھا۔

(منداحمة ١٢٥/٥١٥ وسنده حسن لذاته)

حلیه مبارک: آپ مَنَّالِیْنِیْم کا چہرہ چاند جیبا (خوبصورت، سرخی مائل سفید اور پُرنور) تھا۔ آپ کا قد درمیانه تھا اور آپ کے سرکے بال کا نول یا شانول تک پہنچتے تھے۔ تھا۔ آپ کا قد درمیانه تھا اور آپ کے سرکے بال کا نول یا شانول تک پہنچتے تھے۔ نکاح: سیدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی طابع نا ہے آپ کی شادی

ففَائِل دُرود وسَلًا

ہوئی اور جب تک خدیجہ ڈاٹٹوئٹا زندہ رہیں آپ نے دوسری شادی نہیں گی۔

اولاد: قاسم،طيب،طاهر(اورابراهيم) ضَيَّاتُهُمُ

بنات: رقيه، زينب، ام كلثوم اور فاطمه راي الله

بہل وی: غارِحراء میں جبریل امین عالیہ این تشریف لائے اور سورۃ العلق کی پہلی تین آیات کی وحی آپ کے یاس لائے۔۱۱۰ء (اس وفت آپ کی عمر جالیس سال تھی۔)

عام الحزن: ہجرتِ مدینہ سے تین سال قبل ابوطالب اور سیدہ خدیجہ رہا ہے، فوت ہوگئے۔

ہجرت: ۱۲۲ء میں آپ اپنے عظیم ساتھی سیدنا ابو بکر الصدیق مظاہم کو لے کر مکہ سے

ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔

مكى دور: رسول الله مَنَا عَنَا عُنَامِمُ نبوت كے بعد مكه ميں تيره (١٣٠) سال رہے۔

مدنی دور: آپ مَنَّا لِیْنِمْ ہجرت کے بعد مدینہ میں دس (۱۰) سال رہے اور پھروفات کے بعد الرفیق الاعلیٰ کے یاس تشریف لے گئے۔

غزوهٔ بدر: ۲ هاکوبدر میں اسلام اور کفر کا پہلا بڑامعر کہ ہواجس میں ابوجہل مارا گیا۔

غزوة احد: ساھ،اس غزوے میں ستر کے قریب صحابہ کرام مثلاً سیدنا حزہ بن

عبدالمطلب رئي عنه شهيد موت اوررسول الله مَنَا لَيْدِ مَنَى مُوعِد

غزوة خندق: ۵ ه (احزابِ كفارنے مدینه پر حمله كيا اور ناكام واپس گئے)

صلح حدیبی: ۲ ھ،اس کاذکر قرآنِ مجید میں بھی ہے۔

غروه خيبر: ٧٥، خيبر فتح موار

فتخ مكه: ٨ه، مكه فتح هوااوررسول الله مَثَالِثَيْنِ إلى خيار مكه كومعاف كرديا\_

اس سال غزوهٔ حنین بھی ہواتھا۔

غزوهٔ تبوک: ۹ ص

ججة الوداع: ١٠١٥

دعوت: قرآن، حدیث، توحیداور سنت آپ کی دعوت ہے۔ آپ نے لوگوں کوشرک و کفر

فَفَائِلُ دُرُودُ وسَلًا ﴾

کے گھٹاٹو پاندھیروں سے نکال کرتو حیدوسنت کے نورانی راستے پرگامزن کردیا۔ آپ نے فرمایا: مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اُس برظلم کرتا ہے اور نہ اس برظلم ہونے دیتا ہے۔ فرمایا: مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اُس برظلم کرتا ہے اور نہ اس برظلم ہونے دیتا ہے۔ (صیح بخاری:۲۳۲۲، صیح مسلم:۲۵۸۰)

اخلاق: آپ مَنْ النَّيْرَ اخلاق كسب سے اعلیٰ درجے پرفائز سے،ارشادِباری تعالیٰ ہے:
﴿ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴾ اور آپ عظیم اخلاق پر ہیں۔ (سورة نون ۴)
آپ نے فرمایا: (( اُکمل المؤمنین اِیماناً اُحسنهم خلقاً و خیار کم خیار کم انساء هم خلقاً . )) مومنوں میں مکمل ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جوابی عورتوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جوابی عورتوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ (سنن الریدی: ۱۲۲۱، وقال: هذا مدیث حسن میح)

معلم انسانیت: ایک صحابی طالعید؛ فرماتے ہیں: میں نے آب متابید سے بہترین معلم انسانیت: ایک صحابی طالعید؛ فرماتے ہیں: میں نے آب متابید الله کی قتم! (استاذ) اجھے طریقے سے تعلیم دینے والا کوئی نہیں دیکھا، نہ پہلے اور نہ بعد ۔الله کی قتم! آپ نے مجھے نہ ڈانٹا، نہ مارااور نہ بُرا بھلا کہا۔ (صحیح مسلم: ۵۳۷)

معاملات: آپ مَنْ اللَّهُ نَعْرِ ما یا: ((إن خیار کم أحسنکم قضاء .)) تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو بہتر طریقے سے قرض اداکریں۔ (صحیح بخاری:۲۳۰۵، یحمسلم:۱۲۱۱) نیز فر مایا: ((دع ما یریبك إلی مالا یریبك فإن الصدق طمأنینة وإن الكذب ریبة .))

شک والی چیز کو چھوڑ دواور یقین والی چیز کواختیار کرو کیونکہ یقیناً سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک وشبہ ہے۔ (سنن ترندی:۲۱۱۸وقال:هذاحدیث سجح)

نبی مَنَّا عَلَیْ عَلَیْ مِنْ مِنْ مِنْ مِنْ مِنْ مِنْ مِنْ فَصَ نَہِیں نکالا ،اگر بیند فرماتے تو کھالیتے اوراگر بیندنه فرماتے تو جھوڑ دیتے تھے۔ (صحیح بخاری:۵۴۰۹)

وفات: اله بروزسوموار، ما وربيع الاول مين رسول الله مَثَلَّا يُنْفِعُ خَاتُمُ النبين ورحمة للعالمين اس دنيا يت تشريف لي گئيء اس وقت آپ كي عمر مبارك ٢٣ سال هي - صلى الله عليه و آله وأصحابه وأزواجه وسلم

فَعَانِ دُرود وسَلًا

## امام اساعيل بن اسحاق القاضى اور كتاب كى سند كى شخفيق

امام ابواسحاق اساعیل بن اسحاق بن اساعیل بن حماد بن زید بن درہم الازدی البصر ی البغد ادی ۱۹۹ه یا ۱۹۵ه کوبصره (عراق) میں پیدا ہوئے۔آپ کے مشہور اساتذہ میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

عبدالله بن مسلمه القعنهی ،سلیمان بن حرب، مسدد بن مسرید، ابومصعب الزهری، مسلم بن ابرا بیم الفراه بیدی، حجاج بن منهال الانماطی علی بن المدینی ،احمد بن عبدالله بن بونس، ابو بکر بن ابی الفقیه المالکی، بن ابی شیمه ،ابوانعمان محمد بن الفقیه المالکی، نصر بن علی الجهضمی ،اور قاری عیسلی بن میناء: قالون وغیر جم \_رحمهم الله

بیسارے اپنے اپنے فن کے امام اور قابلِ اعتمادراوی تھے۔

آپ کے شاگردوں میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

ابوالقاسم البغوى، يحيى بن محمد بن صاعد، اساعيل بن محمد الصفار، ابو بكر الشافعي ، موسى بن مارون الحافظ ، عبد الله بن احمد بن عزف النحوى: الحافظ ، عبد الله بن احمد بن عزف النحوى: نفطويه ، ابو بكر بن الانبارى ، محمد بن خلف بن حيان القاضى ، ابو بكر بن النجاد اور ابو القاسم اساعيل بن يعقوب بن ابرا بيم بن احمد بن البخترى البغد ادى وغير بهم رحمهم الله

آپ نے بہت کی کتابیں کھیں، جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں:
احکام القرآن ، معانی القرآن ، کتاب فی القراءات ، کتاب الردعلی محمد بن الحسن بن فرقد
الشیبانی ، کتاب الردعلی ابی حنیفه ، جزء فیہ احادیث ایوب السختیانی ، مسند حدیث مالک بن انس
اور فضل الصلوٰ ق علی النبی مَنَّ النَّیْمُ مَنَّ اللَّیْمُ مَنَّ اللَّیْمُ مَنْ اللَّیْمُ مَنَّ اللَّیْمُ مَنْ اللَّیْمُ مَنْ اللَّیْمُ مَنْ اللَّی مَنْ اللَّیْمُ مِنْ اللَّیْمُ مِنْ اللَّیْمُ مَنْ اللَّی مَنْ اللَّیْمُ مِنْ اللَّیْمُ مِنْ اللَّیْمُ مِنْ اللَّیْمُ مَنْ اللَّیْمُ مِنْ اللَّیْمُ اللَّیْمُ مِنْ اللَّیْمُ اللَّیْمُ مَنْ اللَّیْمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّیْمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّیْمُ اللَّیْمُ مِنْ اللَّمِی مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ الْمُنْ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ اللَّمُ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ اللَّمُ اللَّمُ اللَّمُ مُنْ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ اللَّمُ مِنْ اللْمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللْمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللْمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللْمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللْمُ مِنْ اللْمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللْمُ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ مُنْ اللَّمُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللْمُ اللَّمُ مُنْ اللَّمُ مُنْ اللْمُنْ اللَّمُ اللَّمُ مُنْ اللَّمُ مُنْ اللْمُنْ الْمُنْ الْمُ

محدثین کرام اور ہرفن کےعلماء آپ کی تعریف وتوثیق میں رطب اللیمان تھے۔مثلاً امام ابومحد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی نے انھیں تقہ صدوق کہاہے۔ (الجرح والتعدیل ۱۵۸۸۲) فَعَائِلُ دُرُودُ وَسُلًّا ﴾

حافظ ابن حبان نے انھیں کتاب الثقات (۸۸۵۰۱) میں ذکر کیا۔

خطیب بغدادی نے کہا:" و کان إسماعیل فاضلاً متقناً فقیها علی مذهب مالك ابن أنس ، شرح مذهبه ولخصه و احتج له ... "اوراساعیل فاضل عالم تقه (اور) مالک بن انس کے ند جب (مسلک) پرفقیہ سے ، اُن کے ند جب کی شرح اور تلخیص کی اور اُن کے لئے دلائل جمع کئے۔ الخ (تاریخ بغداد ۲۸۴۷)

یمی بات حافظ ابن الجوزی نے کھی ہے۔ دیکھئے انتظم (۱۲ ۲۸۲۲)

حافظ ابن کثیرنے انھیں حافظ فقیہ مالکی کہا۔ دیکھئے البدایہ والنہایہ (۱۱رامس)

مافظ زمبى نے كها: ' الإمام العلامة الحافظ، شيخ الإسلام .. "

امام علامه حافظ، يشخ الاسلام (سيراعلام النبلاء ١٣١٨ ١٣٣)

فائدہ: یہاں مالکی ہونے کا پیمطلب ہرگزنہیں ہے کہ وہ امام مالک کے مقلد تھے۔ دیکھئے التقریر والتحبیر (۳۷۳س) تقریرات الرافعی (اراا) النافع الکبیر (ص ۷) اور دین میں تقلید کا مسئلہ (۴۲)

اگرکوئی کیے کہ ابن نقطہ نے تکملۃ الا کمال (۲۲۹۳) میں قاضی اساعیل بن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ '' ما قلدت مالگا قط فی مسئلۃ حتی علمت وجہ صوابھا'' میں نے مالک (بن انس) کی کسی مسئلے میں تقلید نہیں کی ،حتی کہ مجھے اس کی سجے دلیل معلوم ہوگئی۔ دیکھئے مقدمۃ احکام القرآن للد کتورعا مرحسن صبری (ص ۲۸)

عرض ہے کہ یہ تول امام اساعیل سے باسند سیحے یاحسن ثابت نہیں ہے بلکہ اس کی سند میں ابوالمعالی الحسن بن علی بن اساعیل الصفر اوی، ابوالحسن علی بن عبد الرحمٰن بن عمر بن حفص الفارض ، ابوالقاسم عبد الحمید بن علی بن خلف التجیبی ، خلف بن الحسن اور عمر و بن عیسون الاندلس سب مجہول العین یا مجہول الحال تھے اور قاضی بکر بن العلاء غالی مقلد تھا، جس کے اساعیل بن اسحاق القاضی سے ساع میں کلام ہے، لہذا بہ تول ثابت نہ ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ امام اساعیل بن اسحاق ذوالحجہ کے مہینے میں ۲۸۲ ھے کواچیا تک فوت ہوگئے۔ رحمہ اللہ

ففائل ذرود وسُلًا

امام اساعیل بن اسحاق سے اس کتاب کے راویوں کامخضر اور مفید تذکرہ درج ذیل

:4

ا: آپ کے شاگر دابوالقاسم اساعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن البختری المعروف بابن الجراب تقدیقے۔ (تاریخ بغداد ۳۰۴۸ ت ۳۳۴۵)

آپ ۱۳۲۵ هیں ۸سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

۲: اساعیل بن یعقوب کے شاگردابومحد عبدالرحمٰن بن عمر بن محمد بن سعیدالتجیبی البزار المعروف بابن النحاس' الشیخ الإمام الفقیه المحدث الصدوق مسند الدیار المصویة "خےدد کیھے سیراعلام النبلاء (۱۳۱۳)

آپ٢١٨ هيل فوت هوئے۔

۳: عبدالرحمٰن بن عمر النحاس کے شاگر دابواسحاق ابراہیم بن سعید بن عبد الله الحبال ثقة شبت تھے۔ دیکھئے الا کمال لابن ماکولا (۲/۹۷)

ما فظ فرم في الإمام الحافظ المتقن العالم " (النبل ء١٨مر٥٥٥)

آپ۱۸۲همیں فوت ہوئے۔

۳: ابراہیم بن سعید الحبال کے شاگرد ابو صادق مرشد بن یجیٰ بن القاسم المدین "
د'المحدث الثقة العالم'' خے۔د کھے النبلاء (۱۹ر۵۷۹)

آپ ذوالقعده ۱۵ هيس فوت هوئے۔

۵: مرشد بن مجیٰ کے شاگر دابوالحس علی بن هبة الله بن عبدالصمدالکاملی المصری تھے، جن حیال القدر شاگر دوں کی ایک تعداد نے روایتیں بیان کی ہیں مثلاً:

حافظ عبد الغنی، حافظ عبدالقادر، ابن رواحه اور محمد بن الملثم وغیر ہم۔ دیکھتے تاریخ الاسلام للذہبی (۳۰ سسسوفیات اے۵تا ۵۸۰ھ) آپ کا مقام'' محله الصدق''ہے۔

کئی مقامات پر دوسر ہے راویوں ونے آپ کی متابعت کی ہے، جس سے بیٹا بت ہوتا ہے کہ آپ صدوق تھے۔ یا در ہے کہ آپ پر کسی تشم کی کوئی جرح نہیں ہے اور امام عبد الغنی المقدسی

ففَائِلُ دُرود وسَلًا

رحمالله كاكسى جرح كي بغيرا آپ كو الشيخ "كهنا بهى آپ كى توشق كى طرف اشاره بـ .

۲: على بن هبة الله كشاكر دحا فظ عبدالغنى بن عبدالواحد بن على بن سرورالمقدى رحمه الله بهت بؤك امام تقد حافظ ذهبى نے كها: "الإمام العالم الحافظ الكبير الصادق القدوة العابد الأثري المتبع عالم الحفاظ " (النهاء ٢٣٣٣/٢١) فلاصه يه بـ كه يه سند حسن بـ -

روایات کی تخریک معلوم ہوتا ہے کہ کی بن ھبۃ الدصدوق تھے، کیونکہ یہی روایات دوسری کتابوں میں بھی کثرت کے ساتھ موجود ہیں لہذا یہ سند شخ محمد ناصر الدین الالبانی آخر میں عرض ہے کہ راقم الحروف نے اس کتاب کی تحقیق میں شخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کے مطبوعہ نسنج کو پیش نظر رکھا ہے اور استاذ عبد الحق التر کمانی کے نسخ سے بھی فائدہ الشایا ہے۔ متن کی اصلاح کردی ہے اور مفید تخریخ کے ساتھ ہر حدیث اور اثر پر تحقیقی حکم لگا دیا ہے تا کہ عام لوگوں کے سامنے بھی ضحیح اور ضعیف روایات واضح ہوجا ئیں۔ دیا ہے تا کہ عام لوگوں کے سامنے بھی ضحیح اور ضعیف روایات واضح ہوجا ئیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ میرے اس عمل کو قبول فرمائے اور مجھے نبی کریم مَثَلَ اللّٰہ ہِمُ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آئین .

حافظ زبیرعلی زئی (۱/۱۷ کتوبر۲۰۰۹ء)



# فضل الصلاة على النبي عَلَيْهِ

بسم الله الرحلن الرحيم ولا حول ولا قوة إلا بالله العلى العظيم،

بميس شيخ امام عالم حافظ عبدالغي بن عبدالواحد بن على بن سرور المقدس نے (اس کتاب کی ) خبر دی ۲۰ الله اُن کی مدو فرمائے۔انھوں نے کہا: ہمیں شیخ ابوالحسن على بن سبة الله بن عبدالصمد الكاملي نے رہیج الاول کے مہینے میں ۹۹[ہجری] کو قصر بنی عبید - قاہرہ (مصر) میں خبر دی ، انھوں نے کہا: ہمیں ابوصادق مرشد بن لیجی بن القاسم المدینی نے مصرمیں خبر دی (انھوں نے کہا): ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن سعید بن عبدالله الحبال نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں ابو محمد عبدالرحمٰن بن عمر بن محمد بن سعيد التحبيى البز ارالمعروف بابن

بسم الله الرحمن الرحيم ولا حول ولا قوة إلا بالله العلى العظيم. اللهم صل على سيدنا الهم صل على سيدنا محدوآ لهوسلم. محمد و آله وسلم . أخبرنا الشيخ الإمام العالم الحافظ عبدالغني بن عبدالواحد بن على بن سرور المقدسي أيده الله قال: أخبرنا الشيخ أبو الحسن على بن هبة الله ابن عبد الصمد الكاملي بالقاهرة في شهر ربيع الأول من سنة إحدى و تسعین و خمسمائة بقصر بنی عبيد ، قال: أنبأنا أبو صادق مرشد ابن يحيي بن القاسم المديني في مصر: أنبأنا أبو إسحاق إبراهيم بن سعيد بن عبد الله الحبال، قال: أنبأنا أبو محمد عبد الرحمٰن بن

یعن صدیت یا کتاب پڑھ کریاز بانی سنائی۔

<sup>•</sup> وقال اسعد سالم تيم: "و الصواب: احدى و سبعين كما في الأصل" (بيان اوهام الالباني ص٩)

النحاس نے خبردی، انھوں نے کہا: ابوالقاسم اساعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن البختری البختری البخدادی المعروف بابن البخراب کے سامنے ۱۳۳۹ (ھ) کو رہیج الآخر کے مہینے میں (یہ کتاب) پڑھی گئ الآخر کے مہینے میں (یہ کتاب) پڑھی گئ اور میں سُن رہا تھا (ابن الجراب نے کہا): مہیں اساعیل بن اسحاق بن اساعیل بن حماد بن زیدالقاضی نے خبردی، انھوں نے مہایا:

عمر بن محمد بن سعيد التجيبي البزار، المعروف بابن النحاس قال: قرىء على أبى القاسم إسماعيل بن يعقوب بن إبراهيم بن أحمد بن البختري البغدادي المعروف بابن البحراب، و أنا أسمع فى شهر ربيع الآخر من سنة تسع و ثلاثين و ثلاثمائة: أنبأنا إسماعيل بن إسحاق ابن إسماعيل بن حماد بن زيد القاضى قال:

فائده کی ساف صالحین کی تفنیفات کے مطالع سے یہ بات واضح ہے کہ کتاب کے شروع میں کسی ''خطبہ مسنونہ' کے ضروری یا مسنون ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے مثلًا امام بخاری ،امام سلم وغیر ہمانے اپنی کتب صححہ میں کوئی مقررشدہ خطبہ مسنونہ بیں لکھا، بلکہ تشمیہ کے بعد جس نے جیسے مناسب سمجھا، اللّٰہ کی حمد وثنا اور نبی کریم مَثَالِثَیْم پر درودوسلام سے اپنی کتابوں کا آغاز کیا۔ یا در ہے کہ سیدنا عبداللّٰہ بن مسعود وظائمیٰ کی طرف منسوب خطبۃ الحاجہ (خطبۃ النکاح) دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: ابواسحاق عن ابی الاحوص عن عبدالله وظائفتهٔ اس کی سند ابواسحاق اسبعی کے عدم م تصریح ساع کی وجہ سے ضعیف ہے اور اسے امام شعبہ کا اس سند کے ساتھ روایت کرنا ثابت نہیں ہے۔

دوم: ابواسحاق عن ابی عبیرة عن عبداللد طالفید. اس کی سندانقطاع کی وجه سے ضعیف ہے۔ منداحمد (۱۳۹۳) میں ایک مہتور معلول سند بھی ہے۔ دیکھئے نیل المقصود (۲۱۱۸) ففئانل دُرود وسَلًّا)

# [ نبی مَنَاتِیْنِمْ برایک د فعہ درود بڑھنے کی فضیلت ]

حدثني أخي عن سليمان بن بلال (كها:) مجھے ميرے بھائى (ابوبكر عبدالحميد عن عبيدالله ته بن عمر عن ثابت بن عبدالله بن الي اوليس ) نے صديث البنانى: قال أنس بن مالك: قال أبو سنائى ، انهول نے سليمان بن بلال سے ، طلحة: إن رسول الله عَلَيْكَ حرج انهول في عبيدالله بن عمر (العمرى المكبر) عليهم يومًا يعرفون البشر في وجهه عنه انهول نے ثابت (بن اسلم) البناني فقالوا:إنا نعرف الآن في وجهك عي (دوايت كي) انس بن ما لك (طالعيد) البشريا رسول الله! قال:

فأخبرني أنه لن يصلّي عليّ أحد من أن (صحابه ضَ اللهُ عَلَى عليّ أحد من أن (صحابه ضَ اللهُ عَلَى علي الشريف لاك، أمتى إلاردها الله عليه عشر وهآب (مَثَالِثَيْلِم) كے چرے يرخوش (ك أمثالها.))

[1] أنبأنا إسماعيل بن أبي أويس: تهميل اساعيل بن الي اوليس نے خبر دی نے فرمایا: ابوطلحہ (الانصاری زید بن سہل اثرات) دیکھرے تھے۔انھوں (صحابہ) نے کہا: یا رسول الله! ہم اب آب کے چہرے یر خوشی دیکھ رہے ہیں!آپ (مَنَاتِنَيْمٌ) نِ قرمايا: جي بان! مير ررب کی طرف سے ایک آنے والے (فرشتے)

• دوبریکٹوں <sub>[ ]</sub> کے درمیان تمام عنوانات کا اضافہ بطور تبویب ہماری طرف ہے۔

اصل میں عبداللہ بن عمر ہے کیکن عبدالحق التر کمانی والے نسخے (فضل الصلوٰ قاعلی النبی مَثَاثِیْرُ مُم) میں عبیداللہ بن عمرے۔دیکھئے ص۹۲

فعنانل ذرود وسلآ

نے ابھی آ کر مجھے بتایا ہے کہ میری اُمت میں سے جوشخص بھی مجھ پر درود پڑھے گا تو اللهاسے أس يردس دفعه لوٹا دے گا۔ [يعني أسے دس نیکیاں عطافر مائے گایا اس بردس رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے گا۔]

اس کی سندس ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص۲۲، دوسرانسخ ص۸۰۱) اسے امام بیہقی (شعب الایمان: ۲۱۱۵۱۱۱۱۱) دوسرانسخه: ۲۱۱۱) نے اساعیل بن اسحاق القاضى ہے اور ابوالقاسم الطبر انی نے اساعیل بن ابی اولیس کی سند سے مختصراً روایت

( د يکھئے الجم الكبير ۵ ر ۱۹ و ۱۷ اس ۱۲ معجم الاوسط ۵ ر ۱۲ ان ۱۲ م ۲۲۸ ، المعجم الصغيرار ۹ و ۲ و ۵ ۲ ۵ بتر تيمي المعجم الكبير مين عبيدالله بن عمر اورامجم الاوسط والمعجم الصغير مين عبدالله بن عمر لكها مواب لیکن المجم الاوسط میں طبرانی کے کلام میں عبیداللہ بن عمر ہے۔الموسوعة الحدیثیه کی تخریج، عبدالحق التركماني كے نسخے اور شعب الايمان سے بيظا ہر ہوتا ہے كه يہاں عبيدالله بن عمر راج ہے۔واللہ اعلم نیز دیکھئے کتاب العلل للدارقطنی (۲۸۹)

اساعیل بن ابی اویس مختلف فیدراوی ہیں سیکن علامہ نو وی نے کہا:

"... ولكن وثقه الأكثرون واحتجوا به واحتج به البخاري و مسلم في صحیحیه ما "لیکن اکثر (جمهور)نے اسے تقداور ججت قرار دیا ہے اور بخاری ومسلم دونوں نے اس کی حدیث کے ساتھ ججت پکڑی ہے۔ (شرح صحیح مسلم جہاص اے تحت حہوم) للبذااساعيل بن ابي اوليس حسن الحديث ميں \_والحمد للد

[۲] حدثنا سلیمان بن حرب قال: ہمیں سلیمان بن حرب نے صدیث بیان کی، يا رسول الله إإنا نرى في وجهك كى): ايك دن رسول الله مَنَا لِيُنَامِمُ تشريف بشرًا لم نكن نراه، قال: (( أجل إنه لائے اور آپ كے چرے ير بثارت ( اور أتانى ملك فقال: يا محمد! إن ربك خوشى) نظر آربى تقى، لوگول نے كها: يا رسول يقول: أما يرضيك ألا يصلى عليك الله! بم آب كے چرے يرايى خوا وكا وكي أحد من أمتك إلاصليت عليه رب بين كه يهلي بهي الاصليت عليه الياس عشرًا، ولا سلّم عليك إلا سلّمت (مَنَاتِينَةٍم) في مان إلى الميرے ياس ایک فرشته آیاتواس نے کہا:اے محمد (مَا اَلْمَا عُلِيْمَ ) آپ کارب فرماتا ہے: کیا آپ اس برراضی نہیں کہ آپ کی اُمت میں سے کوئی شخص آپ بر(ایک دفعه) درود براهے تو میں اس بر دس حمتیں نازل فر ماؤں اور آپ برکوئی شخص (ایک دفعه)سلام کے تو میں اس پردس دفعه سلامتى نازل فرماؤر؟

أنسأن حماد بن سلمة عن ثابت انھول نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے خبروی، البناني عن سليمان مولى الحسن أنحول نے ثابت البنانی سے، انحول نے ابن على عن عبد الله بن أبي طلحة حسن بن على كمولى: سليمان عدا أنهول عن أبيه: أن رسول الله عَلَيْكِم جاء فعبدالله بن الي طلحه عنه المعول نے اپنے يومًا والبشريرى في وجهه، فقالوا: ابا (ابوطلحه ظَالِتُهُ عَلَى عَلَى وجهه، فقالوا: ابا (ابوطلحه ظَالَتُهُ عَلَى عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَ عليه عشرًا .))

### اس کی سندحس ہے۔

ایدرے کہرسول اللہ منافیائیم کوفرشتوں کا یامحد کہدکر پکارنا تو جائز ہے کیکن اُمتوں کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ے،جیہا کہآ بے ادب کالازمی تقاضا ہے۔

اسے دارمی (۲۷۲۱، دوسرانسخہ: ۲۸۱۵) نے سلیمان بن حرب سے ، نسائی ( المجتبیٰ سر۱۲۸ ح ۱۲۸ ، وص + ۵ ح ۱۲۹۲) اور احمد ( ۲۹ ، ۲۹) وغیر ہمانے حماد بن سلمہ کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابن حبان (الاحسان: ۹۱۱ یا ۹۱۵ ، الموارد: ۲۳۹۱) حاکم (۲۲۰۲۲ ۱۲۳ ح ۷۵۷۵) اور ذہبی نے سیجے قرار دیا ہے۔اس کے راوی سلیمان مولَی الحسن کوابن حیان اور حاكم نے ثفة قرار دیا ہے لہذاوہ مجہول نہیں بلكہ حسن الحدیث تھے۔ امام دارقطنی نے اس سندکور جے دی ہے۔ (ویکھے کتاب العلل ۲ رواس ۹۴۳)

ہمیں اسحاق بن محمد الفروی نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں ابوطلحہ الا نصاری نے حدیث بیان کی، اس نے اینے اباہے، أس نے اسحاق بن عبداللد بن الي طلحه سے، انھوں نے اینے ابا (عبداللہ بن ابی طلحہ) سے ، انھوں نے اُن (اسحاق) کے دادا عليه عشرًا، فليكثر عبد فلك، (سيرنا ابوطلحه الانصاري طالخين) سے (روایت بیان کی) انھوں نے کہا کہ رسول الله مَنَّ اللَّيْمِ فِي فَر مايا: جو شخص مجھ ير ایک دفعہ درود پڑھتا ہے، اللّٰداُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے لہذا جو بندہ جاہے کثرت سے درود پڑھے یا (اُس کی مرضی ہے) تعداد میں کمی کرے۔

[٣] حدثنا إسحاق بن محمد الفروي قال: ثنا أبو طلحة الأنصاري عن أبيه عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أبيه عن جده قال قال رسول الله عَلَيْكِهِ: ((من صلّى على واحدة صلّى الله أو ليقل .))

• اصل میں غلطی سے 'عدد' حصی گیاہے جبکہ تھے ' 'عبد' ہے۔ دیکھئے نسخ عبدالحق التر کمانی (ص ۹۷) اور شعب الايمان لبيهقي بخقيق عبدالعلي (١٣٧١ح١٢٥) ففنانل دُرود وسَلًّا)

#### 🕸 تحقیق 🕸 اس کی سندضعیف ہے۔

اسے بیہق نے شعب الایمان (۱۵۵۹، دوسرانسخہ:۱۴۵۹) میں اساعیل بن اسحاق کی سند سے روایت کیا ہے۔اس میں اسحاق بن محمد الفروی (جمہور محدثین کے نز دیک )ضعیف ہے۔ ابوطلحہالانصاری اوراس کے باپ کے حالات نہیں ملے۔امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی نے کسی عبداللہ بن حفص ابوطلحہ القاص المدینی کا ذکر بغیر جرح وتعدیل کے کیا ہے۔ د يكھئے كتاب الجرح والتعديل (١٥٨٣ تـ ١٥٨)

يه مجهول الحال ہے اور اس کا شاگر دا بوٹا بت محمد بن عبید اللہ المدینی مذکور ہے۔ اس روایت کوحافظ المنذ ری کاحسن کہنا تیجیج نہیں ہے۔ نیز دیکھئے ۲

[ ] حدثنا عبد الله بن مسلمة قال: بمين عبرالله بن مسلمه ( القعنى ) نے ثنا سلمة بن وردان قال: سمعت أنس بن مالك قال: خرج النبى في حديث بيان كى ، كها: مين في السبن عَلَيْكِ يَتبوز فلم يجد أحدًا يتبعه مالك (طَالتُهُ عَلَى عَنا، انهول نے فرمایا: فهرع عمر فاتبعه بمطهرة \_ يعنى نبي مَنْ الله إلى وفعه ) قضائے حاجت إداوة \_ فوجده ساجدًا في شربة، كے لئے نكلے، آپكوایے ساتھ (خدمت فتنحی عمر فجلس وراء ہ حتی کے لئے) جانے والا کوئی بھی نہ ملا تو رفع رأسه، قال فقال:

((أحسنت يا عمر احين وجدتني هوئے آئے، وہ اينے ساتھ (وضو کے ساجدًا فتنحيت عني، إن جبريل ورفعه عشر درجات .))

حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں سلمہ بن وردان (سيدنا) عمر (بن الخطاب طالنين تيز جلتے لئے) یانی کا برتن لائے تھے، پھر انھوں عليه السلام أتاني فقال: من صلّى في آب (مَثَالِثَيْمِ) كوايك اليي جُلَه عدے علیك و احدة صلّی الله علیه عشرًا، کی حالت میں دیکھا جوگھاس والی ( اور نشیبی) زمین تھی۔عمر (طالٹین) وُور ہو کر

آپ کی پشت کی طرف بیٹھ گئے،حتیٰ کہ آپ نے (سجدے سے )سراٹھایا۔ پھرآپ نے فرمایا: اے عمر! جب تُو نے مجھے سجدے میں دیکھا تو دُور ہٹ کر اچھا کیا ہے۔ بے شک جبریل عابیّلاً نے آکر مجھے بتایا: جو شخص آب پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور دس درجے بلند فرماتا

اس کی سندضعیف ہے۔ (نیز دیکھے تفسیر ابن کثیر ۵ر۲۱۵) اسے امام بخاری نے اپنی دوسری کتاب: الا دب المفرد (۲۴۲) میں سلمہ بن وردان کی سند سے روایت کیا ہے اور سلمہ بن وردان ضعیف راوی ہے۔ د يكھئے تقریب التہذیب (۲۵۱۴) اور سنن الترندی (۲۸۹۵ تقی)

[0] حدثنا يعقوب بن حميد: ہميں يعقوب بن حميد (بن كاسب) نے حدثني أنس بن عياض عن سلمة حديث بيان كي ( كما): مجهد انس بن ابن وردان :حدثنی مالك بن أوس عیاض نے حدیث بیان کی ، انھوں نے ابن الحدثان عن عمر بن الخطاب سلمه بن وردان سے (اس نے کہا): مجھے قسال: خسر ج السنبي عَلَيْكِ يتبرز، ما لك بن اوس بن الحدثان نے حدیث فاتبعته بإداوة [من ماء] فوجدته بيان كي، انهول نعمر بن الخطاب (ظالمين )

• اضافها زفضل الصلوة على النبي مَنَّا عَلَيْهِم بتقيق عبد الحق التركماني (ص٩٩)

قد فرغ و وجدته ساجدًا لله في شربة، فتنحيت عنه فلما فرغ رفع رأسه فقال: ((أحسنت ياعمر! حين تنحيت عني، إن جبريل أتاني فقال: من صلّی علیك صلاة صلّی (طہارت سے) فارغ ہو کے ہیں اور الله عليه عشرا، ورفعه عشر آپايكهاس والى شيى زمين يراللدك درجات.))

سے ، انھوں نے فرمایا: نبی مَایَاتَیْمِ ( ایک وفعہ ) تضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو میں یانی کا برتن لئے آپ کے پیچھے گیا ، پھر میں نے دیکھا کہ آپ سامنے سجدہ ریز ہیں، میں دور چلا گیا پھر جب آپ فارغ ہوئے،سراٹھایا تو فرمایا: اے عمر!تم نے مجھ سے دُور جا کرا چھا کیا ہے، بےشک جبریل میرے پاس آئے تو کہا: جوشخص آپ پرایک دفعہ درود پڑھتا ہے اللہ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اوراس کے دس در ہے بلند فرما تا ہے۔

تعقیق اس کی سندضعیف ہے۔ ویکھئے صدیث سابق: ۳ اس کے مردود و باطل شاہد کے لئے دیکھئے مجمع الزوائد (۲۸۸۲) اورفضل الصلوٰۃ علی النبی مَنَا عَيْنِهِم بتحقيق عبدالحق التركماني (ص99-١٠٠)

[7] حدثنا عاصم بن على قال: ثنا ممين عاصم بن على نے حدیث بیان کی ، شعبة بن الحجاج عن عاصم بن كها: بميں شعبہ بن الحجاج نے حديث عبید الله وقال سمعت عبد الله و بیان کی ، انھوں نے عاصم بن عبیداللہ ہے،

و يم فضل الصلوة على النبي مَنْ اللَّهُ عَلَيْهُم بتحقيق عبد الحق التركماني (ص٠٠١) جبکہ اصل میں غلطی سے عاصم بن عبید اللہ بن عامر بن ربیعہ جھپ گیا ہے۔ ففنانل دُرود وسَلاً

اُس نے آکہا: میں نے سنا عبداللہ بن جو بندہ بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ درود پڑھتار ہتا ہے لہذاجس کی مرضی ہے وہ تھوڑا درود پڑھے اور جس کی مرضی ہے وہ زیادہ درود پڑھے۔

ابن عامر بن ربيعة عن أبيه قال: سمعت النبي عَلَيْكِ عُلَيْكِ عُلِي ((ما من عامر بن ربيد سے ، أس نے اين اباعامر عبد یصلی علی إلا صلت علیه بن ربیعه را النائه سے روایت کیا ہے کہ میں الملائكة ما صلّى على، فليقل من في مَنَا يُنْيَمُ كُوبِيفر مات موك سنا: ذلك أو ليكثر .))

#### 🚁 تحقیق 🚳 اس کی سندضعیف ہے۔

اسے ابن ماجہ ( ۷۰ و محققی ) اور احمد بن منبل ( ۱۲۵۸۳ ) وغیر ہمانے شعبہ تن عاصم بن عبيدالتُّدعن عبدالتُّد بن عامر بن ربيعة عن ابيه عامر بن ربيعه طالتُهُ كي سند سے روايت كيا ہے۔ نيز د يکھئے مندالطيالسي (ح١٣٢٢) دوسرانسخه: ١٢٣٨)

عاصم بن عبیداللّٰد کوجمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھئے مجمع الزوائد (۸۸۰۱) مصنف عبدالرزاق ( ۱۱۵۵، دوسرانسخه : ۱۲۰۳) اور حلية الاولياء ( ۱۸۰۱) ميس اس كي ضعیف متابعت بھی ہے۔مصنف عبدالرزاق کی سند میں عبداللہ بن عمر العمری (ضعیف عن غیرنافع) ہے اور حلیہ کی سند میں عبداللہ بن عمر عن عبدالرحمٰن بن القاسم (!) ہے۔

دونوں سندوں میں عبدالرزاق مدلس ہیں اور سندیں عن سے ہیں لہذا ہے متابعت مردود

ہمیں کی بن عبدالحمید نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن محمد (بن عبید الدراوردي) نے حدیث بیان کی ، انھوں نے عمرو بن انی عمرو سے ، انھوں نے عبدالواحد بن محمد ( بن عبدالرحمٰن بن عوف ) سے ، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عوف (طالٹیز ) ہے ، انھوں نے فر مایا: میں تھے، پس آپ نے لمباسجدہ کیا (اور) فرمایا: میرے یاس جبریل نے آکرکہا: جو شخص آب پر درود پڑھے گا تو میں اس کے لئے دعا کروں گا اور جوآپ پرسلام یر سے گا تو میں اس کے لئے سلامتی کی دعا كرول گا۔ پھر میں نے (بیرس كر) اللہ کے لئے سحدہ شکر کیا۔

[٧] حدثنا يحيى بن عبدالحميد قال: ثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن أبي عمرو • عن عبدالواحد بن محمد عن عبد الرحمٰن بن عوف قال: أتيت النبي عَلَيْكُم وهو ساجد فأطال السجود، قال: ((أتاني جبريل قال: من صلّى علیك صلّیت علیه ، ومن سلّم میں نبی مَنَا اللّٰهِ الله علیه علیه ، ومن سلّم میں نبی مَنَا اللّٰهِ الله علیه علیه ، عليك سلّمت عليه، فسجدت لله شكرًا .))

#### اس کی سندضعیف ہے۔

اسے عبد بن حمید ( ۱۵۷) اور حاکم (المستدرک ار ۵۵ ح ۲۰۱۹) وغیر جانے سلیمان بن بلال سے، انھوں نے عمروبن الی عمروسے، انھوں نے عاصم بن عمر بن قنادہ (من المزید فی متصل الاسانيد) سے ، انھوں نے عبدالواحد بن محمد بن عبدالرحمٰن بن عوف سے ، انھوں نے اینے داداسے روایت کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی دونوں نے اسے پیچے کہاہے کیکن عبدالواحد بن

🛈 اصل میں غلطی ہے''عمر و بن انی عمر ق''حصیب گیا ہے جو کہ غلط ہے۔ دیکھئے تبخۃ التر کمانی (ص ۱۰۴)

محركى اينے داداسے ملاقات ياساع ثابت نہيں بالہذابيسندضعيف ہے۔ اس تخریج و محقیق ہے معلوم ہوا کہ عبدالعزیز الدراور دی کی روایت میں عاصم بن عمر بن قبادہ ( ثفته ) كاواسطەرە گياہے۔

اسے محمد بن نصر المروزی نے نعظیم قدر الصلوٰۃ (ار ۲۵ ح ۲۳۷) میں صحیح سندكم اته عبد العزيز بن محد الدراوردي \_ " أنا عمرو بن أبي عمرو عن عبد الواحد بن محمد بن عبد الرحمان بن عوف عن أبيه عن جده "كىسنر يروايت كيا ہے۔اس سند میں محمد بن عبد الرحمٰن بن عوف مجہول الحال ہیں ،جنھیں ابن حیان کے علاوہ کسی نے بھی ثفة قرار نہیں دیالہذابیسند بھی ضعیف ہے۔

تنبیه کی منداحد (اراواح۱۲۲۲) میں اس کاایک ضعیف شاہر بھی ہے۔

[٨] حدثنا أبو ثابت قال: ثنا العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عليه عشرًا .))

تهمیں ابو ثابت ( محمد بن عبید الله بن محمد عبد العزيز بن أبي حازم عن المدنى ) نے مدیث بیان کی ، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان عن أبي هريرة أن رسول الله عَلَيْكِمُ كَا ، انهول في علاء بن عبدالرحمان (بن قال: ((من صلّی علیّ صلّی الله یعقوب) سے، انھوں نے این ابا (عبدالرحمٰن بن ليعقوب) سے، انھوں نے ابو ہریرہ (ظالمنے) سے کہ رسول اللہ مَنَا لِيُنَالِمُ نِهِ فَرِمايا: جوشخص مجھ پر ( ايک دفعه) درود پرٔ هتا ہےتو اللّٰداس پر دس دفعه رحمتیں نازل فرما تاہے۔

اس کی سندسی ہے۔

اسے امام سلم (ترقیم فوادعبدالباقی: ۸-۲۸، ترقیم دارالسلام: ۹۱۲) نے إسماعیل بن

جعفر عن العلاء عن أبيه عن أبي هريرة رضى الله عنه كى سند الاالفاظك ساته روایت کیا ہے: (( من صلّی علی واحدة صلّی الله علیه عشراً .))

القاری)نے حدیث بیان کی ،کہا:ہمیں محمد لیقوب) سے، انھوں نے اینے ابا (عبدالرحمٰن بن يعقوب ) ہے ، انھول نے ابو ہریرہ (طالنہ کے) سے (حدیث بیان کی کہ) رسول اللہ منگا ﷺ نے فرمایا: جو هخض مجھ برایک دفعہ درود پڑھتا ہےتو اللہ اس پردس دفعہ رحمتیں نازل فرما تاہے۔

[9] حدثنا عيسى بن ميناء قال: تهميل عيسى بن بيناء ( قالون المدنى ثنا محمد بن جعفر عن العلاء عن أبيه عن أبى هريرة أن رسول الله بن جعفر (بن الي كثير) نے حديث بيان عَلَيْكُ قَالَ: (( من صلّی علی و احدة کی، انھوں نے علاء (بن عبدالرحمٰن بن صلَّى الله عليه عشرًا .))

## 🕸 تحقیق 🅸 کی ہے۔

اس میں قاری عیسیٰ بن میناء: قالون حسن الحدیث ہیں اور باقی سند سیجے ہے۔ نيز د تکھئے حدیث سابق: ۸

نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں زید بن الحباب نے حدیث بیان کی ( کہا): مجھے موسیٰ بن عبیدہ نے حدیث بیان کی ، کہا: مجھے قیس بن عبدالرحمٰن بن الی صعصعہ نے

[ • 1 ] حدثنا على بن عبد الله قال: جميس على بن عبدالله ( بن جعفر المديني ) ثنا زيد بن الحباب: حدثني موسى ابن عبيدة قال: أخبرني قيس بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة عن سعد بن إبراهيم عن أبيه عن جده

خبر دی ، انھوں نے سعد بن ابراہیم (بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے، انھوں نے اييخ ابا (ابراهيم بن عبدالرحمن بن عوف) سے انھوں نے اُن (سعد) کے دادا عبدالرحمٰن بنعوف (خالتٰد؛ ) ہے (روایت بیان کی کہ) انھوں نے فرمایا:رات ہو یا دن، نبی مَنَّالِیْنِمِ کے سائے سے آپ کے تین چارصحابہ جدائہیں ہوتے تھے تا کہ آپ کی ضروریات بوری کرتے ر ہیں۔انھوں (سیدنا عبدالرحمٰن بنعوف طالتین کے کہا: پھر جب میں آیا تو دیکھا کہ آب باہرتشریف لے گئے ہیں تو میں آپ کے پیچھے چلا، پھرآب اسواف (مدینه کی ایک جگہ کا نام/یا بازار) کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے تو آپ نے نماز بڑھی پھر لمبا سجدہ کیا تو مجھے یریشانی لاحق ہوئی اور میں رونے لگا، میں نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہالٹدنے رسول اللہ مَنَا اللَّهُ مِنْ مُن روح كُوْبِض كرليا ہے۔ (رسول الله مَوَّا عَيْنَ مِ فَالْمُنْ اللهُ مَوَّا عَيْنَ مِ اللهُ مَوْلِ عَلَيْهِ مِنْ اللهُ مَوْلِ عَلَيْهِ مِنْ اللهُ مَا اللهُ مَوْلِ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ مَوْلِ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ مَوْلِ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ مَا اللهُ مَوْلِ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ مَا اللهُ مَوْلِ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهُ مَوْلِي اللهُ مِنْ اللهِ اللهُ مِنْ اللهُ مِنْ اللهُ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهُ مِنْ اللهُ مِنْ اللهُ مِنْ اللهِ مِنْ اللهُ مِنْ اللهُ مِنْ اللهُ مِنْ اللّهُ مِنْ الللّهُ مِ

عبد الرحمن بن عوف قال: كان لا يفارق في النبي عَلَيْكِ اللهار و النهار خمسة نفر من أصحابه أو أربعة لما ينوبه من حوائجه، قال: فجئت فوجدته قد خرج فتبعته، فدخل حائطًا من حيطان الأسواق فصلّى فسجد سجدة أطال فيها، فحزنت و بكيت فقلت: الأرى رسول الله عَلَيْكِ قد قبض الله روحه قال: فرفع رأسه و تراء يت له فدعانى فقال: ((مالك؟)) قلت: يارسول الله! سجدت سجدة أطلت فيها فحزنت و بكيت، و قلت: الأرى رسول الله عَلَيْكِم قد قبض الله روحه قال: ((هذه سجدة سجدتها شكرًا لربي فيما آتاني في أمتى: من صلّى على صلاة كتب الله له عشر حسنات .))

الحق التركماني كے نسخ میں "الاسواف" ہے۔ د يكھيے ٢٠١٥

بہمجدۂ شکر ہے جو میں نے اپنے رب کے لئے کیا ہے کیونکہ اُس نے مجھے میری اُمت کے بارے میں یہ بات عطا فرمائی ہے کہ جو تخص مجھ پرایک دفعہ درود پڑھے گا تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں

تعقیق اس کی سندضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر ۵ر۲۱۵) اسے ابن انی شیبہ (المصنف ۲۸۲۸ ح۲۵۸۸۸ ما۵ ما۵ ح۱۸ م ۸۷۰ ما۵ ح ۸۷۰ ما اور ابویعلی (المسند: ۸۵۸) وغیر ہمانے بھی زید بن الحباب کی سندے روایت کیا ہے۔ موسیٰ بن عبیدہ مشہورضعیف راوی ہے۔ نيز د يکھئے تقريب التهذيب (١٩٨٩) اورسنن ابن ملجه (١٥٥٩، تحققي)

ہمیں مسدونے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں عبدالرحمٰن سے ، انھوں نے اپنے ابا نے ابو ہریرہ (شالٹی سے، انھوں نے کہا كهرسول الله مَنْ عَلَيْهِمْ فِي عَرْمايا: جوشخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے تو اللهاس کے لئے دس نیکیاں لکھتاہے۔

[ 1 ] حدثنا مسدد قال: ثنا بشر ابن المفضل قال: ثنا عبد الوحمل بشربن المفصل نے صدیث بیان کی ، کہا: ابن إسحاق عن العلاء بن ممين عبدالطن بن اسحاق (المدني) نے عبدالرحمان عن أبيه عن أبي هريرة حديث بيان كى، انهول نے علاء بن قال قال رسول الله عَلَيْكِم : ( ( من صلّی علیّ مرة و احدة كتب (عبدالرحمٰن بن يعقوب ) ہے ، انھول الله له عشر حسنات.))

### 

المسان: المرا ۲۲۲۲ (۲۲۲۲) تندى (۳۵،۵۸۵) اورابن حبان (الاحسان: ٩٠٥، دوسرانسخه: ٩٠٨ من طريق بشربن المفصل ) وغير بهم نے عبدالرحمٰن بن اسحاق المدنی کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۸

عشر درجات.

[ ١٢] حدثنا عبدالرحمل بن واقد تهميل عبدالرحمل بن واقد العطار في العطار قال: ثنا هشيم قال: ثنا حديث بيان كى، كها: بمين مشيم نے العوام بن حوشب: حدثني رجل من حديث بيان كى ، كها: بمير عوام بن حوشب بنى أسد عن عبد الرحمان بن عمرو نے مدیث بیان کی ( کہا): مجھے بنواسد قال: من صلّی علی النبی عُلْشِیْ کے ایک آدمی نے حدیث بیان کی ، اس كتب [الله • ] له عشر الحسنات، و في عبد الرحمٰن بن عمر وسيم، انهول ني كها: محى عنه عشر سيئات، ورفع له جس نے نبى مَنَا اللَّهُ يَرِم رود ير ها تو الله اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ معاف کردیتا ہے اور دس در ہے بلند فرماتا

اس کی سندضعیف ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۸،۱۳۷) عبدالرحمن بن واقد العطار مجهول الحال ہے۔ بنو اسد كا آ دمی مجهول العين ہے اور عبدالرحمان بن عمر و کاتعین مطلوب ہے۔

ال حديث كوابن الى شيبه (المصنف ١٦/٢٥ ح ١٩٨٨) نے مشيم عن العوام: ثنا رجل من بني اسدعن عبد الله بن عمر كي سند سے روايت كيا ہے، اس كي سند بھي ضعیف ہے۔

كذافي الاصل

#### [ دعاميس درود]

[ ١٣] حدثنا على بن عبد الله قال: ثنا سفيان عن يعقوب بن زيد بن طلحة التيمي قال قال رسول الله عيينه) نے حدیث بیان کی، انھوں نے عَلَيْكِيْهِ: (( أَتَانِي آتٍ من ربي فقال: ما من عبد يصلّى عليك صلاة إلا صلّی اللّه علیه بها عشراً)) فقام میرے پاس میرے رب کی طرف سے إلىه رجل فقال: يا رسول الله! أجعل نصف دعائي لك؟ قال: ((إن شئت)) قال:ألا في أجعل ثلثى دعائى لك؟ قال: ((إن شئت)) قال:ألا المجعل دعائى لك كله؟ قال: ((إذن يكفيك الله همّ الدنيا وهمّ الآخرة .)) قال شیخ کان بمکة یقال له منیع ہے۔)اس نے کہا: کیا ہیں آپ کے لئے لسفیان: عمن أسنده؟ قال: لا این دعامیں سے دوتہائی مقررنه کردول؟

أدري.

تهميں على بن عبدالله (بن جعفر المديني) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں سفیان (بن يعقوب بن زيد بن طلحه التيمي سے، انھوں نے کہا کہ رسول الله مَنَّالِثَيْمَ نِے قرمايا: ایک آنے والے نے آکرکہا: جو بندہ بھی آپ برایک مرتبه درود براهے گاتواس کے بدلے میں اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھرایک آ دمی نے کھڑے ہوکر عرض كيا: يا رسول الله! ميس ايني آدهي دعا آب کے لئے مقرر کرتا ہوں۔آپ نے فرمایا: اگرتم حامو! ( تعنی تمهاری مرضی آپ نے فر مایا: اگرتم حاہو! اس نے کہا: کیا میں اپنی ساری دعا نیں

آپ کے لئے مقررنہ کردوں؟

🗨 عبدالحق التركماني كے نسخ میں ' ألا'' كے بجائے ''لا'' ہے۔ ديکھيئص ١٠٨

فَقَائِلَ دُرُودُ وسَلًّا ﴾

آپ نے فرمایا: تو پھر دنیا اور آخرت میں تمھارے لئے اللہ کافی ہے۔
مکھارے لئے اللہ کافی ہے۔
مکھے کے ایک منبع نائی شخ نے سفیان (بن عیبنہ) سے پوچھا: اُس (یعقوب بن زید) نے اس (حدیث) کی سند کس سے بیان کے اس (حدیث) کی سند کس سے بیان کی تھی؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

اس کی سندضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے تفییر ابن کثیر ۵ر۲۱۵)

اسے عبدالرزاق (المصنف ۲۱۵۲ ق۳۱۱۳) نے عن کے ساتھ سفیان بن عیدیہ ہے، اور عبدالوہاب بن علی السبکی (طبقات الشافعیۃ الکبری ار ۱۲۸، پخفیق مصطفیٰ عبدالقادرعطا) نے اساعیل بن اسحاق القاضی کی سند سے روایت کیا ہے۔

بدروایت دووجه سے ضعیف ہے:

اول: پیمرسل یعنی منقطع روایت ہے۔

دوم: سفیان بن عیدینه مدلس تنصاور بیردوایت معنعن ہے لہذا مرسل تک مرسک بھی ثابت نہیں ہے۔ ابن عیدینه کی تدلیس کے لئے دیکھئے میری کتاب الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین (ص ۲/۵۲ تا ۲/۵۲)

تنبیہ: مصنف عبدالرزاق میں سفیان بن عیبینہ کے ساع کی تصریح موجود ہے کیکن بیسند امام عبدالرزاق بن ہمام (مدلس) کے عن کی دجہ سے ضعیف ہے۔

ہمیں سعید بن سلام العطار نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں سفیان یعنی توری نے حدیث بیان کی ، انھوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے، اُس نے طفیل بن الی بن کعب سے ، انھول نے اینے ابا ( ابی بن كعب والنين سے، انھوں نے فر مایا: باہرتشریف لاتے تو فرماتے: قیامت کا زلزلہ آ پہنجا، اس کے پیھیے صور کی دوسری آواز ہوگی موت اینے آثار کے ساتھ آگئی ہے۔أبی (طالنین )نے کہا: یارسول الله! میں رات كونماز پر هتاهون تو كيامين اين نماز كا ایک تہائی حصہ آپ (یر درود) کے لئے خاص کردوں؟ آپ نے فرمایا: آدھا حصہ میں نے کہا: کیا میں آپ کے لئے اپنی آدهی نماز مقرر کر دون؟ رسول الله مَنَا لِيُنْ يَلِمُ نِهِ فِي مايا: دوتهائى اكثر بين -انھوں نے کہا: کیا میں آپ کے لئے اپنی ساری نماز خاص کردوں؟ (نو آپ نے فرمایا): ایسا کرو گے تو اللہ تمھارے سارے گناہ معاف کردے گا۔

ر ١٤٦ حدثناسعيدبن سلام العطار قال: ثنا سفيان يعنى الثوري عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الطفيل بن أبي بن كعب عن أبيه قال: كان رسول الله عَلَيْكِم يخرج في ثلثي الليل فيقول: (( جاء ت الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فيه ))، و قال أبي: يا رسول الله! إني أصلّى من الليل: أفأجعل لك ثلث صلاتى؟ قال رسول الله عَلَيْكُم : (( الشطر )) قال: أفأجعل لك شطر صلاتى؟ قال رسول الله مَلِيْكِهِ: (( الشلشان أكثر )) قال: أفأجعل لك صلاتي كلها؟[قال]: ((إذن يغفر لك ذنبك كله.))

<sup>•</sup> تال اسعد سالم: " الصواب: في ثلث الليل ، كما في الأصل" (بيان اوهام الالباني ص ١١)

فَفَائِلُ دُرُودُ وَسُلًا ﴾

### اس کی سندضعیف ہے۔

اسے عبدالوہاب بن علی السبکی نے طبقات الثافعیۃ الکبری (۱۲۸۱) میں اساعیل بن اسحاق القاضی کی سند سے ، ترندی (۲۲۵۵) احمد بن طبقات الثافعی کی سند سے ، ترندی (۲۲۵۵) احمد بن طبقات القاضی کی سند سے ، ترندی کی سند سے روایت کیا ہے۔ (۵۱۳/۲) وغیر ہم نے سفیان توری کی سند سے روایت کیا ہے۔

سعید بن سلام العطار جمہور کے نز دیک سخت مجروح ومتروک راوی ہے۔ لیکن قبیصہ بن عقبہ اورامام وکیع بن الجراح نے اُس کی متابعت کررکھی ہے۔

بيسنددووجه سيضعيف ہے:

اول: عبداللہ بن محد بن عقبل قول را بح میں جمہور کے نزد یک ضعیف رادی ہے۔ دوم: سفیان توری قول را بح میں طبقہ ثالثہ کے مدلس تصاور بیر دوایت عن سے ہے۔ شعب الایمان (۱۵۸۰) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔

# [ نبی مَنَّا اللَّيْمِ بردرودنه برط صف والے کے لئے وعير]

[10] حدثنا عبد الله بن مسلمة بميل عبدالله بن مسلمه (القعنى) نے قال: ثنا سلمة بن وردان قال: حديث بيان کی ، کہا: بميل سلمه بن وردان سلم سلم عن أنس بن مالك يقول: في حديث بيان کی ، کہا: يمل نے انس بن مالك يقول: في حديث بيان کی ، کہا: يمل نے انس بن المنبر درجة مالك (شائن ) کوفر ماتے ہوئے سنا: فقال: ((آمين)) ثم ارتقى الثانية نيم مَنْ الثانية فرمايا: آمين.

فقال: ((آمین)) ثم استوی فجلس پھردوسرے در جے (زینے) پر چڑھے تو فقال: اصحابه: علا $^{\mathbf{0}}$  ما أمّنت؟ قال: فرمایا: آمین .

• عبدالحق التركماني كي نسخ مين على ما أمّنت؟ " - و يكي الم

((أتاني جبريل فقال: رغم أنف پهرتيس درج يرچر هي قرمايا: آمين. امرئ ذكرت عنده فلم يصل پھر بلندہوكر بيٹھ گئے۔آپ كے صحابہ نے عليك فقلت: ((آمين)) فقال: يوچها: آپ نے س لئے آمين، آمين كهي رغم أنف امرئ أدرك أبويه فلم ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے یاس جریل يدخل الجنة فقلت: ((آمين)) آئة كها: اسآدمي كي ناك خاك آلود فقسال: رغم أنف امرئ أدرك موجس كسامة آب (مَنَا لَيْنَامِ) كاذكركيا رمضان فلم يغفر له فقلت: (( آمين .))

جائے تو پھروہ آپ پر درود نہ پڑھے، تو میں نے کہا: آمین، پھراس (جریل)نے کہا: اس آ دمی کی ناک خاک آلود ہو جو اینے والدین کو یائے پھر وہ جنت میں داخل نہ ہوتو میں نے کہا: آمین، پھراس (جریل)نے کہا:

اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جو رمضان کا مہینہ یائے پھراس کے گناہ نہ بخشے جا ئیں تو میں نے کہا: آمین۔

### 🕸 تحقیق 🍪 اس کی سندضعیف ہے۔

اسے بزار (کشف الاستار مروم ح ۱۲۸ اورجعفر الفریابی وغیر ہمانے سلمہ بن وردان کی سندے روایت کیا ہے۔ دیکھئے جلاء الافہام (ص ۲۷) سلمه بن وردان ضعیف راوی تھا۔ دیکھتے حدیث سابق :۳ اس باب میں آنے والی حدیث (۱۲) صحیح ہے۔والحمدللد

ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن المفصل نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن اسحاق (المدنى) نے حدیث بیان کی ،انھوں نے سعید المقبری سے، انھوں نے ابوہریہ ( طاللین کے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ مَنَا اللَّهُ عَلَيْهِ فِي اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَل مل جائے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جو اینے والدین کو ( اُن کے ) بر صابے میں یائے بھروہ اسے جنت میں داخل نہ کراسکیں اور اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جس کی زندگی میں رمضان کامہینہ آئے پھراُس کی مغفرت ہے پہلے (ہی) گزرجائے۔

[17] حدثنا مسدد قال: ثنا بشر ابن المفضل قال: ثنا عبد الرحمٰن ابن إسحاق عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قال رسول الله عَلَيْ :

(( رغم أنف رجل ذكرت عنده فلم يصل علي و رغم أنف رجل أدرك أبويه عند الكبر فلم يدخلاه الجنة و رغم أنف رجل عليه رمضان رغم أنف رجل دخل عليه رمضان ثم انسلخ قبل أن يغفر له .))

#### اس کی سندسن ہے۔

اسے ترندی (۳۵۴۵) اور احمد (۲۵۴۷) وغیر ہمانے عبدالرحمٰن بن اسحاق المدنی کی سندسے روانیت کیا ہے۔ ترندی نے کہا: ''حسن غریب''

اسے ابن حبان (الاحسان: ۹۰۵) نے سیج قرار دیا ہے اور سیج مسلم (۲۵۵۱) وغیرہ میں اُس کے شواہد بھی ہیں۔

ابن إسحاق بإسناده نحوه.

[14] حدثنا المقدّمي قال: ثنا بمين (محد بن الي بكر) المقدى نے يزيد بن زريع قال: ثنا عبد الرحمل صديث بيان كى ، كها: ممين يزيد بن زريع نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن اسحاق ( المدنى ) نے اسى سند کے ساتھاس طرح کی صدیث بیان کی۔

## اس کی سندحس ہے۔ د يكصيّح ديث سابق: ١٦ ، اورالصلوٰ ة على النبي مَثَالِثَيْنِ لا بن ابي عاصم ( ٦٥ )

[ ١٨] حدثنا أبو ثابت قال: ثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن كثير أبى هريرة أن رسول الله عُلَيْكُ رقى المنبرفقال: ((آمين، آمين، آمين))، فقيل له:يا رسول الله!ما كنت جبريل: رغم أنف عبد دخل عليه آمين، آمين، آمين .

ممیں ابو ثابت (محمد بن عبید الله بن محمد المدنى ) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں ابن زید عن الولید بن رباح عن عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی ، انھوں نے کثیر بن زید سے ، انھوں نے ولید بن رباح سے اٹھوں نے ابو ہر رہے (طالله: ) سے کہ رسول الله مَنَّالِلْهُمُ منبریر تصنع هذا؟ فقال: ((قال لى چرهے تو آپ نے (تین دفعہ) فرمایا:

رمضان لم يغفرله فقلت: آمين ثم آپ سے عرض کيا گيا: اے اللہ کے قال: رغم أنف عبد أدرك أبويه أو رسول! آب اس طرح ( يهلي تو) تهيس أحدهما لم يدخله الجنة، فقلت: كرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: مجھے جریل آمین ثم قال: رغم أنف عبد ذکرت نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو

البانى كے نسخ ميں "يدخلاه "حجب كيا ہے۔ ديكھ فضل الصلاة على النبى مَزَّا لَيْنَا بِحَقْقِ الركماني ص١١٣ الله على النبي مَزَّالَيْنَا بِمَ اللهِ عَلَى ا

عنده فلم يصل عليك، فقلت: آمين .))

جو رمضان ( کا مہینہ) یائے اور اس کی مغفرت نہ ہو سکے تو میں نے کہا: آمین پھر اس ( جریل ) نے کہا: اس بندے کی ناك خاك آلود موجوايين والدين يا أن میں سے کسی ایک کو یائے پھروہ اسے جنت میں داخل نہ کرا سکے تو میں نے کہا: آمین پھراس (جبریل) نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہوجس کے سامنے آپ کا ذكركيا جائے پھروہ آپ پر درودنہ پڑھےتو میں نے کہا: آمین .

شعقیق اس کی سند حسن ہے۔ (نیز دیکھے جلاء الافہام ص۲۲۳) اسے امام ابن خزیمہ نے سیجے ابن خزیمہ (۱۹۲۸ سر۱۹۲۸ میں کثیر بن زید کی سند سے روایت کیا ہے۔

[19] حدثنا محمد بن إسحاق تهمين محر بن اسحاق ( الصاغائي ) في قال: ثنا ابن أبي مريم قال: ثنا حديث بيان كي ، كها: بمين (سعيد بن محمد بن هلال: حدثني سعد بن الحكم) ابن الي مريم نے مديث بيان كى ، إسحاق بن كعب بن عجرة عن أبيه عن كعب بن عجرة قال قال رسول الله عَلَيْكُم : (( احسنسروا السمنبسر)) فحضرنا فلما ارتقى الدرجة قال: ((آمين)) ثم ارتقى الدرجة الثانية

كها: تهميس محمد بن بلال ( بن ابي بلال المدنى) نے حدیث بیان کی ( کہا): مجھے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے اینے ابا (اسحاق بن كعب ) ہے، انھوں نے كعب

فقال: ((آمين)) ثم ارتقى الدرجة شبئًا ما كنا نسمعه؟ قال:

فقلت: آمين، فلما رقيت الثانية الشالثة قال: بعد من أدرك أبويه ہے جو اس سے پہلے ہم نہيں سنتے الجنة، فقلت: آمين.))

بن عجرہ ( (اللہٰ اللہٰ اللہٰ اللہٰ اللہٰ اللہٰ کی ) الشالثة فقال: ((آمين)) فلما فرغ انهول نے کہا کہ رسول الله مَالَّيْمَ نے نزل عن المنبر قال فقلنا له: يا فرمايا: "منبرك آو" " توجم منبرك آك عن المنبر الماتك رسول الله!لقد سمعنا منك اليوم پھرآپ جب ايك درے (زيخ) ير چڑھے تو آمین کہی چر دوسرے درجے پر (( إن جبريل عرض لي فقال: بعُد چر هے تو فرمایا: آمین، پھر تیسرے درج من أدرك رمضان فلم يغفر له يرچ هي كها: آمين - جب آب ( خطب سے) فارغ ہوئے تو منبر سے نیجے اُتر قال: بعد من ذكرت عنده فلم يصل آئے - مم نے آپ سے كہا: يارسول الله! علیك، فقلت: آمین ، فلما رقیت ہم نے آج آپ کوالی چیز کہتے ہوئے سنا الكبر أو أحدهما فلم يدخلاه ضح؟ آپ نے فرمایا: میرے یاس جریل آئے تو کہا: دُور ہو جائے وہ سخص جو رمضان یائے پھراس کی مغفرت نہ کی جائے تو میں نے کہا: آمین، پھر جب میں دوسرے زینے پر چڑھا تو جبریل نے کہا: دُور ہوجائے وہ مخص جس کے سامنے آپ كاذكر مو پھروہ آپ پر درود نہ پڑھے تو میں نے کہا: آمین، پھر جب میں تیسرے زینے یر چڑھا تو اس (جبریل) نے کہا: دورہوجائے وہ مخص جواینے والدین یا اُن میں سے کسی ایک کو پائے پھروہ اسے جنت

اس کی سندحسن ہے۔اسے حاکم (۱۵۳/۱۵۱۸ م۱۵۲۲)نے المنتق الله المنتق الله سعید بن ابی مریم کی سند سے روایت کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی دونوں نے اس حدیث کوچیج کہا ہے لہذا اسحاق بن کعب بن مالک کومجہول کہنا غلط اور مردود ہے۔

تنبیه اسعدسالم کاخیال ہے کہ سعد بن اسحاق کی اسحاق بن کعب سے روایت منقطع ہے۔ دیکھئے بیان اوھام الالبانی (ص ۱۳۰۰)

## تبی مَثَایِظَیْمِ تک فرشنوں کا درود پہنجانا ]

[ ہمیں اساعیل بن ابی اولیس نے حدیث بیان کی ]:ہمیں جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبدالله بن جعفر بن ابی طالب نے حدیث بیان کی ، اس نے اینے شہر (یا اینے اہل بیت ) کے اس شخص سے جس نے اُسے خبر بیان کی تھی، اُس نے علی بن حسین بن علی (بن ابی طالب عرف زین العابدين ) سے ( روایت بیان کی ) کہ ذلك ما اشتهره عليه علي بن ايك آدمى برضح نبى مَنَاتَاتُكِمْ كَ قبركَ زيارت الحسين، فقال له على بن الحسين: كرتا تها اورآب يردرود يره هتا تها اوراس ما یحملك على هذا؟ قال:أحب میں سے وہ پچھ كرتا تھا جسے على بن الحسين

[ ۲۰] [حدثنا إسماعيل بن أبي أويس قال] • :حدثنا جعفر بن إبراهيم بن محمد بن على بن عبدالله بن جعفر بن أبي طالب عمن أخبره من أهل بلده عن على بن حسين بن على أن رجلاً كان يأتي كلّ غداة فيزور قبر النبي مَلِنِهُ و يصلّى عليه و يصنع من

• فضل الصلوة على النبي مَنَّ النَّيْرَ لِم بتقيق عبد الحق التركماني (ص١١١) اورلسان الميز ان (١٠٤٠)

عبدالحق التركماني كے نسخ ميں "من أهل بيته" ہے۔ و كيھے ص ١١١

نے مشہور کر دیا (یا مشاہدہ فرمایا) تو انھوں نے اس آ دمی سے کہا:تم بیکام کیوں کرتے ہو؟ اس نے کہا: میں نبی سَوَّا اللّٰهُ مِر سلام یر منا پیند کرتا ہوں۔ تو علی بن حسین نے أے کہا: کیا میں تجھے اینے ابا (سیرنا حسین طالتہ کے ایک حدیث سناؤں ؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو علی بن حسین نے اسے کہا: مجھے میرے اہا (حسین بن علی ضالتٰد؛ )نے خبر دی،وہ میرے دا دا (سیدناعلی بن ابی طالب طالب شائد؛ ) ہے ، انھوں نے کہا كهرسول الله مَنَا عَيْنَةً عِنْ مِنْ عَلَيْهِمْ فِي فَرِمَا مِنْ مِيرِي قبركو عید نه بناوُ ( لیعنی اس پرمیله نه لگانا ) اور اینے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، اورتم جہاں كهبيل بهي هومجھ برصلوٰ ة وسلام برهو تمهارا صلوة وسلام محص تك بيني جائے گا۔

التسليم على النبي عَلَيْكِ فقال له على بن حسين : هل لك أن أحدّثك حديثًا عن أبي؟ قال: نعم! فقال له على بن حسين: أخبرني فقال له على بن حسين: أخبرني أبي عن جدي أنه قال قال رسول الله علي بن تجعلوا قبري عيدًا، و المنتخب ((لا تجعلوا قبري عيدًا، و علي و سلوا بيوتكم قبورًا، و صلوا علي و سلموا حيثما كنتم، علي و سلموا حيثما كنتم، فسيبلغني سلامكم و صلاتكم .))

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ (نیز دیکھے تفیر ابن کثیر ۲۲۳۵ تحقیق عبد الرزاق المهدی)
اسے ابن الی شیبہ (المصنف ۲۷۵۲ تا ۵۵۲۷) اور ابویعلی الموصلی (المسند ۱۹۹۰۷)
وغیر ہمانے جعفر بن ابراہیم کی سند سے سند کے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

پیروایت دووجہ سے ضعیف ہے: اول: شہریا اہل بیت کاشخص مجہول العین ہے۔

<sup>●</sup> عبدالحق التركماني كے نسخ ميں "علي بن الحسين" ہے۔و كيھے ص ١١١

## دوم: جعفر بن ابراہیم بن محرمجہول الحال ہے۔

[۲۱] حدثنا مسدد قال: ثنا یحیی جمیں مسدد نے حدیث بیان کی ،کہا: ہمیں عن سفیان: حدثنی عبد الله بن یکی (بن سعید القطان) نے حدیث بیان السائب عن زاذان عن عبد الله \_ كى ، انهول نے سفیان ( ثورى) سے هو ابن مسعود \_ عن النبي عَلَيْسِيْم (انهول نے کہا:) مجھے عبداللہ بن السائب نے حدیث بیان کی ، زاذان (ابوعمر) سے انھوں نے عبداللہ بن مسعود (طاللہ: ) ہے، انھوں نے نبی مَنَالِثَیْرِ سے کہ آپ نے فرمایا: الله کے فرشتے زمین میں سیر کرتے ہیں ، وہ مجھے میری اُمت کا سلام پہنچاتے

قال: ((إن لله في الأرض ملائكة سياحين يبلّغوني من أمتى السلام . ))

اس کی سندسجے ہے۔

اسے نسائی (المجتبیٰ ۳۷۳ م ۱۲۸۳:الکبریٰ/ الملائکہ من حدیث محمد بن بیثار عن کیجیٰ [القطان] بحوالة تحفة الاشراف عرام حه ٩٢٠) احمد (ارامهم) اورابن حبان (الاحسان: ۱۰ یا ۱۹ وغیر مم نے سفیان توری کی سند سے روایت کیا ہے۔

سفیان توری نے ساع کی تصریح کر دی ہے اور اہل سنت کے جلیل القدر تقدراوی زاذ ان ابوعمرالکندی پر ہرنشم کی جرح مردود ہے۔والحمد للہ تفصیل کے لئے دیکھئے راقم الحروف کی کتاب: توضیح الاحکام (۱۸۵۵-۵۵۱) و فائده و ما كم (٢/١٢) زبي اورابن القيم (جلاء الافهام ١٠٠) في ال حديث کوچے قرار دیاہے۔

## [جمعه کے دن کثرت سے درود برط هنا]

ہمیں علی بن عبداللہ ( المدینی) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں حسین بن علی الجعفی نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں حدیث بیان کی ، میں نے اسے ابوالا شعث الصنعانی (شراحیل بن آدہ) سے بیان جعد کا دن ہے، اس میں آ دم (عَالِیَام) بیدا کئے گئے اور اسی میں فوت ہوئے ،اسی میں سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمھارا درود مجھ پر پیش ہوگا۔لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ہمارا درود کس طرح آپ پرپیش ہوگا،حالانکه آپ

[۲۲] حدثنا على بن عبد الله قال: ثنا حسين بن على الجعفى قال: ثنا عبد الرحمن بن يزيد بن جاب سمعته یذکر عن أبی عبدالرحن بن يزيد بن چاب (!) نے الأشعث الصنعاني عن أوس بن أوس أن رسول[الله] مَلْنِسُهُ قال: ((إن من أفسضل أيسامكم يوم كرتے ہوئے سا، انھول (ابوالا فعث) الجمعة، فيه خلق آدم وفيه قبض و في اوس بن اوس (ظالمن عن اردوايت فيه النفخة و فيه الصعقة، فأكثروا بيان كى) كه رسول الله مَا الله عَالَيْنَا في في على من الصلاة في فيان صلاتكم فرمايا: تمهار دنول مين سب سے افضل معروضة على .)) قالوا: يا رسول الله! كيف تعرض عليك صلاتنا وقد أرمت؟ \_ يقولون:قد بليت \_ قال: صور پھونكا جائے گا اوراس ميں قيامت كى ((إن الله حرم على الأرض أن بهوشى بالبذا (اس دن) محمد يركثرت تأكل أجساد الأنبياء .))

اضافهازنسخهالتر كماني (ص١١٩) وال اسعد سالم: "سقط من المطبوعة قوله: "فيه" و هي ثابتة في الأصل' (بيان اوهام الالباني ص١١) يعني قوله: فأكثروا على من الصلاة فيه ...

فَعَائِلُ دُرود وسَلًا

کاجسم بوسیده ہو چکاہوگا؟ آپنے فرمایا: اللہ نے انبیاء کے جسموں کو زمین پرحرام کر دیاہے کہ وہ انھیں کھائے۔

سر استانی (۱۰۸۵) اورابن ماجه (۱۰۸۵) وغیر جم نے حسین بن علی الجعفی کی سند نقل کیا ہے۔
اس روایت میں علت ِقادحہ یہ ہے کہ حسین الجعفی اور ابواسامہ کا استاذ عبدالرحمٰن بن یزید بن جا برنہیں بلکہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جا برنہیں بلکہ عبدالرحمٰن بن یزید بن تمیم ہے جسیا کہ امام بخاری ، ابوزر عہ الرازی ، ابوزر عہ الرازی ، ابوزر عہ الرازی ، ابوزر عہ الرازی اور دیگر جلیل القدر محدثین کی تحقیق سے ثابت ہے۔ تفصیل کے لئے و کھے شرح علل التر مذی لا بن رجب (۲۷۹۲ – ۲۸۴ ذکر من حدّث عن ضعیف وساہ باسم ثقه ) اور میری کتاب بخری کا انہایہ فی الفتن والملاحم (ح۳۵ کیسر اللہ لناطبعہ )

حافظ دار قطنی ،حافظ ابن القیم اور بعض علماء کابیکہنا کہ بیعبدالرحمٰن بن بزید بن جابر ہی ہے کی خقیق کہا میں قابلِ ساعت نہیں لہٰذا بیروایت ہے کی تعقیقات کے مقابلے میں قابلِ ساعت نہیں لہٰذا بیروایت عبدالرحمٰن بن بزید بن تمیم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ان کی وفات کے اجسام مبارکہ کو، اُن کی وفات کے اجسام مبارکہ کو، اُن کی وفات کے بعد زمین کی مٹی نہیں کھاتی۔

سيدناعمر ظلين فرمايا: 'و الأرض لا تأكل الأنبياء ''اورز مين نبيول (كيجسمول) كنبيس كهاتى الخ كنبيس كهاتى الخ (مصنف ابن ابي شيبه ١١/١٥ ١٨ ٥٨ ٥٨ ٣٣٨ وسنده هيج)

حافظ ابن حجر نے کہا: بے شک آپ (مَنَّاتِیْمِ ) اپنی وفات کے بعد اگر چہزندہ ہیں کیکن یہ اخروی زندگی ہے جود نیاوی زندگی کے مشابہ ہیں ہے۔واللہ اعلم

(فتح البارى ج يص ۴٩٣٥ تحت ح٢٩٠٨)

تفصیل کے لئے دیکھے میری کتاب علمی مقالات (جاص ۱۹-۲۲)

## [انبياء عَلِيمًا مُ كاجسم اقدس اورز مين]

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان فرمایا: زمین اس جسم کوئیس کھاتی ، جس سے روح القدس (فرشة) نے كلام كيا ہے۔

۲۳٫ حدثنا سليمان بن حرب قال: ثنا جرير بن حازم قال: كى، كها: بمين جرير بن عازم نے حديث سمعت الحسن يقول قال رسول الله بيان كى، كها: ميس نے حسن (بصرى) كو عَلَيْكُ : (( لا تأكل الأرض جسد من كمتب ہوئے ساكه رسول الله صَلَّا لَيْمُ نَعْ اللهِ عَلَيْمَ فِي عَلَيْمَ اللهِ عَلَيْمَ عَلِيمَ عَلَيْمَ عَلَيْمَ عَلَيْمَ عَلَيْمَ عَلَيْمَ عَلَيْمَ عَلَيْمَ عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْمَ عَلَيْمَ عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْمَ عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْمَ عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْهِ عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْمِ عَلَيْهِ عَلَيْكِ عَلَيْ عَلَيْكِ عَلَيْ عَلَيْكِ عَلَيْ عَلَيْكِ عَلِي عَلَيْكِ عَلِي عَلَيْكِ عَلَيْكِ عَلَيْكِ عَلَيْكِ عَلَيْكِ عَلَيْكِ عَلْكِ عَلَيْكِ عَلَيْكِ عَلَيْكِ عَلَيْكِ عَلَيْكِ عَلَيْكِ عَلْكِ عَلِي عَلَيْكُ عَلِيكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلْكِ عَلْكِ عَلْكِ عَلْكِ عَلْكِ عَلْكِ عَلْكِ عَلْكِ عَلْكِ عَلْكُ عَلْكِ عَلَيْكُ عَلْكِ عَلْكِ عَلْكِ عَلْكُ عَلْكِ عَلْكِ عَلْكِ عَلْكُ عَل كلّمه روح القدس.))

تعقیق اس کی سندمرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (نیز دیکھے تفسیر ابن کثیر ۲۲۳۸) حسن بصری رحمہ اللہ تا بعی عضے اور تا بعی کی رسول اللہ مَنَّا اللّٰهِ مِنَّا اللّٰهِ مِنَّا اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ عَنْ اللّٰهِ عَنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ عَنْ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَنْ اللّٰهِ عَنْ اللّٰهِ عَنْ اللّٰهِ عَنْ اللّٰهِ عَنْ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَنْ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَنْ اللّٰهِ عَنْ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَنْ اللّٰهِ عَنْ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى السُّولُ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلْ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلْ ے، الا بہ کہ وہ متصل سجیج سند بیان کردیں۔ و يكيئة مقدمه صحيح مسلم (طبع دارالسلام ص٠٢، دوسرانسخه ج اص٢٢) یہ بات سیج اور برحق ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اجساد مبارکہ (جسموں) کومٹی ہیں کھاتی اوروہ محفوظ رہتے ہیں۔ دیکھئے حدیث سابق:۲۲

## [درود پہنچانے کے لئے فرشتے کاتقرر]

ہمیں ابراہیم بن الحجاج نے حدیث بیان کی، کہا:ہمیں وہیب (بن خالد)نے حدیث بیان کی که ابوب (اسختیانی)نے کہا: اورالله جانتاہے، مجھے پتا چلاہے کہ ایک فرشتہ

[ ٢٤] حدثنا إبراهيم بن الحجاج قال: ثنا وهيب عن أيوب قال: بلغنى \_والله أعلم\_ أن ملكًا موكل بكل من صلّى على النبي عَلَيْكِ حتى

يبلّغه النبي عَلَيْكُمْ .

اس برمقرر کیا گیا ہے کہ جو شخص نبی مَالمُنْیَام یر درود پڑھے تو اسے نبی مَنَالِیْئِم کک پہنچا

## اس کی سندضعیف ہے۔

د يکھئے جلاء الافہام (ص۱۲۹)

روایت مذکورہ کا جس مخص سے پتا چلاہے،اُس کا اپنا کوئی اُ تا پتانہیں یعنی اس روایت كا قائل مجهول بلنداييسندضعيف ب\_

# [كيانبي مَنَّا لَيْنَا مِي مِنَّالِيْنِ مِرامت كاعمال بيش موتے ہيں؟]

[٢٥] حدثنا سليمان بن حرب القطان عن بكر بن عبد الله المزني: قال رسول الله عَلَيْسِ : ((حیاتی خیر لکم تحدثون و المزنی (تابعی) سے (روایت بیان کی) يحدث لكم فإذا أنا مت كانت كه رسول الله مَثَالِثَيْمَ نِ فرمايا: ميرى وف اتى خيراً لكم، تعرض على زندگى تمهارے لئے بہتر (نمونه) ہے،تم أعمالكم، فإن رأيتُ خيرًا حمدت السلَّسه، وإن رأيستُ غيسر ذلك بين ، پيم جب مين فوت بو جاوَل كا تو استغفرتُ الله لكم .))

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان قال: ثنا حماد بن زید قال: ثنا غالب کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے صدیث بیان کی، کہا: ہمیں غالب القطان نے حدیث بیان کی ، انھوں نے بکر بن عبداللہ باتیں کرتے ہواورتم سے باتیں کی جاتی میری وفات تمھارے لئے بہتر ہوگی ، مجھ یر تمھارے اعمال پیش کئے جائیں گے پھر جب میں خیر دیکھوں گاتو الله کی حمد وثنابیان

فعنائل ذرود وسلآ

کروں گا اور اگر اس کے علاوہ پچھاور دیکھا تو اللہ سے تمھارے لئے استغفار کروں گا۔

> اس کی سندمرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مرسل روایت کے بارے میں امام مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا:

" والمرسل من الروايات في أصل قولنا وقول أهل العلم بالأخبار ليس بحجة " ہارے اصل قول میں اور حدیث کے ماہر علماء کے قول میں مرسل روایتیں ججت تهيل بين - (مقدمه صحيح مسلم صبي البصحة الاحتجاج بالحديث المعتعن الخ)

الثورى) منداليز ارميس عبدالمجيد بن عبدالعزيز بن الي روادعن سفيان (الثورى) عن عبدالله بن السائب عن زاذ ان عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه كي سند ي ايك روايت کے آخر میں اسی شم کامتن لکھا ہوا ہے۔ دیکھئے الضعیفہ للا لبانی (۲/۲،۴ مم ح ۹۷۵) بہسند تین وجہ سے ضعیف ہے:

اول: سفیان توری مرکس ہیں اور روایت عن سے ہے۔

دوم: عبدالجيد بن ابي رواد مركس ہے اور روايت عن سے ہے۔ ديكھتے الفتح المبين (٣١٨٢) سوم: عبدالمجید بن ابی رواد قول را جح میں جمہور کے نزد کی ضعیف راوی ہے۔ د يكهيئ الفتح المبين (ص٥٥) اورتحفة الاتوياء (٢٣٢)

[٢٦] حدثنا الحجاج بن المنهال قال: ثنا حماد بن سلمة عن كثير كها: بمين مادبن سلمه في حديث بيان كى، أبى الفضل عن بكر بن عبد الله: انهول نے ابوالفضل كثير (بن يبار) \_ ، أن وسول الله عَلَيْتُ قال:

((حیاتی خیر لکم، و وفاتی لکم سے کہرسول اللہ مَالِّيْنِمِ نے فرمایا:

ہمیں جاج بن المنہال نے حدیث بیان کی، اس نے بکر بن عبراللد (المزنی \_ تابعی)

خیر، تحدّثون فیحدّث لکم، فإذا میری زندگی تمهارے لئے بہتر ہے، اور أنا متّ عرضت على أعمالكم فإن ميرى وفات تمهار \_ لئے بہتر ہے،تم رأيتُ خيرًا حمدت الله وإن رأيتُ باتيس كرتے ہوتو تم سے باتيس كى جاتى ہیں۔جب میں فوت ہو جاؤں گا تو تمھارے اعمال میرے سامنے پیش ہوں گے، پھر جب میں (تمھارے اعمال میں سے ) خیر دیکھوں گا تو اللہ کی حمد بان کروں گا اور اگر شر دیکھوں گا تو اللہ ہے تمھارے لئے استغفار کروں گا۔

شرًا استغفرت الله لكم .))

### اس کی سندمرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نيز د تکھئے حدیث سابق: ۲۵

#### [جمعه کا دن اور درود<sub>]</sub>

إن فلانًا من أمتك صلّى عليك . كياب كه جمعه كون جو تخص ني مَزَّاللَّهُ مِن

[۲۷] حدثنا عبد الوحمل بن جميل عبدالرحمٰن بن واقد العطار نے واقد العطار قال: ثنا هشيم قال: ثنا ﴿ حديث بيان كي ، كها: بمين مشيم ني ﴿ حصين بن عبد الرحملن عن يزيد صديث بيان كي ، كما: ممين حصين بن الرقاشي [قال] : إنّ ملكًا موكل عبدالرحمن في حديث بيان كي ، انهول في يوم الجمعة: من صلّى على النبي يزير (بن ابان) الرقاشي (ضعيف تابعي) عَلْنِكُ يبلّغ النبي عَلْنِكُ يقول: سے (روایت بیان کی): ایک فرشته مقرر کیا

اضافه ازنسخ فضل الصلوة على النبي مَزَّاتُنَا بتحقيق عبد الحق التركماني (ص١٢٦)

درود برهتا ہے تو وہ آپ کو پیر کہتے ہوئے پہنجا دیتا ہے کہ آپ کی امت میں سے فلاں آ دمی نے آپ پر درود پڑھاہے۔

#### 🚳 تحقیق 🎡 ضعیف ہے۔

اسے ابن الی شیبہ نے مصنف (۱۲/۲۵ ـ ۱۵۵ ح ۸۲۹۹) میں ہشیم بن بشیر سے روایت کیا ہے۔ یزید بن ابان الرقاشی بذات خودضعیف راوی تھا۔ و يكھئے تقریب التہذیب (۲۸۳۷) اور سنن ابن ماجه (۱۳۲۱ تقیم)

[۲۸] حدثنا مسلم قال: ثنا مبارك ممين مسلم ( بن ابراجيم الازدى الفراہیری) نے حدیث بیان کی ، کہا: ((أكثروا على الصلاة يوم الجمعة .)) ممين مبارك (بن فضاله) نے حديث بیان کی ، انھوں نے حسن (بھری) سے ، انھوں نے نبی مَنَا لَیْنَا لِم سے ، آپ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ برکٹر ت سے درود پڑھو۔

عن الحسن عن النبي عُلَيْكِهُ قال:

اس کی سند ضعیف ہے۔ پیروایت دووجہ سے ضعیف ہے: اول: مبارك بن فضاله مدلس تقے د يکھئے طبقات المدسين مع الفتح المبين (٣٩٩٣) اور بدروایت من سے ہے۔

دوم: پیمرسل ہےاور مرسل روایت ضعیف ہوتی ہے۔ إمام ابوزرعدالرازى اورامام ابوحاتم الرازى دونول في فرمايا: " لا يحتج بالمراسيل" مرسل روایات کے ساتھ ججت نہیں پکڑی جاتی۔ (کتاب الراسل لابن ابی حاتم ص) درج بالاتحقیق ہے معلوم ہوا کہ بیروایت حسن بھری سے بھی ثابت نہیں ہے اور اگر ثابت ہوتی تو بھی ضعیف ومر دودتھی۔ نیز دیکھئے آنے والی حدیث: ۴۸۰

[49] حدثنا سلم بن سلیمان ممیں سلم بن سلیمان الفی نے حدیث الضبي قال: ثنا أبو حرة عن الحسن بيان كي ، كها: بمين ابوحره (الرقاشي واصل بن عبدالرحمٰن ) نے حدیث بیان کی ، ((أكثروا على الصلاة يوم الجمعة، إنهول فيحسن (بقرى) على كرسول الله مَنَّالِثَيْنَةِ مِ نِي مِنْ مَامِا:

جمعه کے دن مجھ پر کشرت سے درود پڑھو کیونکہ يه مجھ پر پیش کیاجا تاہے۔ قال قال رسول الله عَلَيْكُمْ:

فإنها تعرض على .))

## اس کی سندضعیف ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ (۲ر ۱۵ ح ۵۷۰ ) نے مشیم: أنا أبوحره كى سندسے روایت كيا ہے۔ اس کی سند دو دجہ سے ضعیف ہے:

اول: ابوحره الرقاشي مدلس تقيه ويكهيّ الفتح المبين مع طبقات المدلسين (١١٥٧) اور بیسندعن سے ہے۔

دوم: بیسندمرسل لیعنی منقطع ہے۔

[ • ٣] حدثنا إبراهيم بن حمزة قال: تهميل ابرائيم بن حمزه (بن محمد بن حمزه بن ثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل مصعب بن عبدالله بن الزبير الزبيري) قال: جئت أسلم على النبي عَلَيْكُم و في حديث بيان كى ، كما جمين عبد العزيز حسن بن حسن " يتعشى في بيت بن محر (الدراوردي) نے مديث بيان كي، عسند [بیست] السنبسی عَلْشِیْم، انھوں نے سہیل (بن الی سہیل) سے،

- 📭 اصل میں "حسن بن حسین" جھپ گیا ہے، جبکہ عبد الحق التر کمانی کے نسخ میں "حسن بن حسن" ہے۔ ( د کیھیے ص ۱۲۸) اور یہی صحیح ہے۔
  - اضافها زنسخه فضل الصلوة على النبي مَنَا يَدَيْمَ بِتَقْيَقِ عبد الحق التركماني (ص١٢٦)

فدعاني فجئته فقال: ادن فتعش، قال قلت: لا أريده قال: ما لي رأيتك وقفت؟ قال: وقفت أسلم على النبي عَلَيْكُ ، قال: وقفت أسلم على النبي عَلَيْكُ ، قال: وقفت أسلم عليه، ثم قال إن رسول الله عَلَيْكُ ، قال: (صلوا في بيوتكم و لا تجعلوا بيوتكم مقابر، لعن الله يهود، النخذوا قبور أنبيائهم مساجد و

صلوا على فإن صلاتكم تبلغني

حيثما كنتم .))

المفول نے کہا: میں نبی منالطینیم ( کی قبر ) پر سلام پڑھنے کے لئے آیا اور حسن بن حسن نی مَالِیْنِمِ (کی قبر) کے پاس ایک گھر میں رات کا کھانا کھارہے تھے، انھوں نے مجھے بلایا تو میں آگیا پھر انھوں نے کہا: قریب آ کر کھانا کھاؤ۔ میں نے کہا: مجھے کھانے کی طلب نہیں ہے۔انھوں نے کہا: میں شمصیں کھرا ہوا کیوں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے کہا: میں نبی مَالَّالِیْا مِی سِلام پڑھنے کے لئے کھراہوں، انھوں نے کہا: جبتم مسجد میں داخل ہوتو آپ برسلام بڑھو پھر انھوں نے کہا کہ رسول اللہ مَالَا يَالِمُ نَا فرمایا:اینے گھروں میں نماز پڑھواورایئے تحمروں کوقبرستان نہ بناؤ ، یہودیوں پراللہ ' کی لعنت ہو، انھوں نے اینے نبیوں کی مجھ پر درود پڑھو کیونکہتم جہاں کہیں بھی ہو تمھارادرود مجھ تک پہنچ جائے گا

> تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے مصنف عبدالرزاق (۲۲۲) اورالصارم المنکی (ص۱۲۱-۱۲۲) اس روایت کی سند تین وجہ سے ضعیف ہے:

اول: مرسل یعنی منقطع ہے۔

دوم: حسن بن حسن کاتعین نامعلوم ہے۔

سوم: سہیل بن ابی مہیل مجہول الحال ہے۔

نيز د يکھئے التاریخ الكبيرللجاری (۱۰۵۰ ات۲۱۲۲)

# آ ميل کون؟ <sub>آ</sub>

ہمیں اساعیل بن ابی اولیس نے حدیث بیان کی ( کہا): مجھے میر ہے بھائی ( ابو بکر بلال عن عمرو بن أبى عمرو عن عبدالحميد بن عبدالله بن الى اوليس) نے حدیث بیان کی ، انھوں نے سلیمان بن عَلَيْكِ قَال: ((إن البخيل لمن بلال سے، انھوں نے عمروبن الى عمروسے، انھوں نے علی بن حسین سے، انھوں نے ايينابا (سيدناحسين بن على بن ابي طالب طِالتُينُ ﴾ ہے كەرسول الله مَالَّالْيَّمْ نِي فَر مايا: بے شک وہ شخص بخیل ہے ، جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھروہ مجھ پر درود نه پڑھے۔

[٣١] حدثنا إسماعيل بن أبي أويس: حدثني أخي عن سليمان بن على بن حسين عن أبيه:أن رسول الله ذكرت عنده فلم يصلّ على .))

التقيق الله صحح ہے۔ و يكفئ النكت الظر اف لابن حجر (١٦٧٣ ح١٣٣) نیز د کھئے آنے والی حدیث (۳۲) اگرکوئی کے کہاساعیل مذکوریر' کلام یسیر لایضر ''ہوتوعرض ہے کہ جی نہیں! بلکہ کلام کثیر یضر ہے۔ تفصیل کے لئے تہذیب التہذیب وغیرہ کی طرف رجوع کریں۔

> الحميد قال: ثنا سليمان بن بلال عن عمارة بن غزية عن عبد الله بن على بن الحسين عن أبيه عن جده قال:قال رسول الله عَلَيْسِهُ:

((البخيل من ذكرت عنده فلم يصلّ على .))

صلَّى الله عليه وسلَّم تسليمًا.

قال القاضى: اختلف يحيى الحماني و أبو بكر بن أبي أويس في إسناد هذا الحديث فرواه أبوبكر عن سليمان عن عمرو بن أبى عمرو. ورواه الحماني عن سليمان بن بلال عن عمارة بن غزية، و هذا حديث مشتهر عن عمارة بن غزية، ورواه عنه خمسة بعد سلیمان بن بلال و عمرو بن الحارث.

[٣٢] حدثنا يحيى بن عبد بميل يجيل بن عبدالحميد (الحماني) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ،انھوں نے عمارہ بن غزیہ سے ، انھوں نے عبداللہ بن علی بن حسین سے، انھوں نے اپنے ابا (علی بن حسین ) سے ، انھوں نے اُن کے دادا (سیدناحسین بن علی را الله نه ) ہے کہرسول الله مَنَا عَلَيْتِكُمْ نِے فرمایا:

وہ تخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیاجائے پھروہ مجھ پر درودنہ پڑھے۔ صلّى الله عليه وسلّم تسليمًا قاضی ( اساعیل بن اسحاق/ مولف بذا الكتاب) نے كہا: اس (حدیث) كى سند میں کیجیٰ الحمانی اور ابو بکر بن ابی اولیس کا اختلاف ہے، ابو بکرنے اسے سلیمان (بن بلال)عن عمروبن ابی عمرو( کی سند سے ) بیان کیااور حمانی نے اسے سلیمان بن بلال عن عمارہ بن غزیہ (کی سند) سے بیان کیا

ففئالل درود وسلل

اور سے حدیث عمارہ بن غزیہ سے مشہور

سلیمان بن بلال اورعمرو بن الحارث کے علاوہ اسے عمارہ بن غزیہ سے یا مج راویوں نے بیان کیا ہے۔

انیزد یکھے جلاء الافہام ص۱۱۷) عنور کھے جلاء الافہام ص۱۱۷)

اسے ترفدی (۲۵۲۷) نسائی (عمل الیوم واللیلة: ۵۱) اور احمد (۱۷۱۱-۲۲ م۱۷۱) وغیرہم نے سلیمان بن بلال ،اور طبرانی (المعجم الکبیر ۱۲۷/۱۲۸ – ۲۸۸۵)نے سیکیا الحمانی کی سندے بیان کیا ہے۔

ترندی نے کہا:''حسن غریب صحیح ''

اسے ابن حبان (۲۳۸۸، الموارد) حاکم (۱۸۹۸) اور ذہبی نے سیح قرار دیا ہے۔ تر فدى كى سند حسن لذاته ہے۔

ليجي بن عبدالحميد الحماني ضعيف ومتروك راوي تقاليكن ابو عامر العقدي وغيره ثقه راو بول نے یہی حدیث سلیمان بن بلال سے بیان کی ہے لہذا یہاں جمانی مذکور برجرح غیر مفنرہے۔

بیان کی ، کہا: ہمیں عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے عمرو نے حدیث بیان کی۔ وہ ابن الحارث بن یعقوب ہیں، انھوں نے عمارہ تعنی ابن

[٣٣] فحدثنا به أحمد بن عيسى پستمين (عمروبن الحارث كي) بيرمديث قال: ثنا عبد الله بن وهب: أخبرنى احمر بن عيلى (بن حمان المصرى) نے عمرو\_وهو ابن الحارث بن يعقوب\_عن عمارة\_يعنى ابن غزية\_أن عبدالله بن على بن حسين حدثه أنه سمع أباه يقول:

قال رسول الله عَلَيْكُم:

يصل على .))

قسال: هسكندا رواه عسمرو بن كدرسول الله مَنَا اللهُ مَنَا اللهُ مَنَا اللهُ مَنَا اللهُ مَنَا اللهُ مَنا اللهُ اللهُ مَنا اللهُ اللهُ مِنا اللهُ اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنَا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنَا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ اللهُ مِنا اللهُ اللهُ مِنا ا الحارث، أرسله عن على بن ب شك وه شخص بخيل ہے ، جس كے حسين عن النبي صلى الله عليه سامغ ميراذكركيا جائے پھروه مجھ يردرود

غزیہ سے کہ عبداللہ بن علی بن حسین نے ((إن البخيل من ذكرت عنده فلم أخيس مديث بيان كى، انهول في اينابا (علی بن حسین بن علی ) کو کہتے ہوئے سنا

نه يزهے۔

( اساعیل بن اسحاق القاضی نے ) کہا: عمرو بن الحارث نے اسے علی بن الحسین عن النبي مَنَا تَعْيَمُ ( كي سند ) ہے اس طرح مرسلاً بیان کیاہے۔

## ا تحقیق کے حس ہے۔

نيز د يكھئے جلاء الافہام (ص٠٥٠ ٣٣٢،٥)

اسے امام بخاری نے التاریخ الکبیر (۵۱۸۱ ت۲۵۲) میں مخضراً ذکر کیا ہے اور بیہی (شعب الایمان:۱۵۲۵، دوسرانسخ:۱۳۲۳) نے أحمد بن عمر و: ثنا ابن وهب عن عمرو عن عمارة بن غزية عن عبد الله بن على بن الحسين أنه سمع أبا هريرة يقول ... النح كى سند سے بيان كيا ہے۔

اس کی سندضعیف ہے کیکن سنن تر فدی (۳۵۴۷) وغیرہ کی روایت کے ساتھ بیشن ہے۔ ویکھئے صدیث سابق: ۳۲

[ ٢٤] قال القاضى: وثنابه إبراهيم بن حمزة قال: ثنا عبد العزيز\_يعنى ابن محمد الدراوردي\_عن عمارة\_وهو ابن غزية\_عن عبد الله بن [على بن] • حسين قال قال على بن أبى طالب: قال رسول الله عَلَيْكِهُ:

عنده لم يصل على . )) عَلَاسِتُهُ هكذا رواه الدراوردي، أرسله عن بيشك بخيل وه ب جس كسامني ميرا عبد الله بن على بن حسين عن ذكركيا جائة وه مجه يردرودنه يرهد على رضى الله عنه.

قاضى ( اساعيل بن اسحاق/ صاحب كتاب ) نے كہا: اور ہميں ابراہيم بن حمزه نے یہ حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں عبدالعزیز لیعنی ابن محمد الدراوردی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمارہ بن غزیہے، انھوں نے عبداللہ بن (علی بن ) حسین سے، انھوں نے (سیدنا) علی بن نے فرمایا:

صلى التُدعليه وسلم .

دراوردی نے اسے عبداللہ بن علی بن حسین عن علی رہائٹۂ (کی سند) سے اسی طرح مرسلاً ( تعنی منقطعاً ) روایت کیا ہے۔

اس کی سندانقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے کیکن دوسری سندوں کی وجہ سے بیرحدیث حسن ہے۔ ویکھتے حدیث سابق: ۳۲

اضافها زنسخه فضل الصلوة على النبي مَنَا يَعْيَيْم بتَقيقِ عبدالحق التركماني (ص١٣٢)

ابن جعفر عن عمارة بن غزية أنه رسول الله عَلَيْكُمْ قال:

يصلُّ على .)) عَلَيْكِهُ

[٣٥] و حدثنا به إسحاق بن اورجمين اسحاق بن محمد الفروى نے حدیث محمد الفروي قال: ثنا إسماعيل بيان كى ، كها: بمين اساعيل بن جعفر نے حدیث بیان کی ،انھوں نے عمارہ بنغزیہ سمع عبد الله بن على بن حسين عيه، أنهول في عبدالله بن على بن حسين كو يحدث عن أبيه عن جده أن صديث بيان كرتے ہوئے سا، انھوں نے اینے ابا (علی بن حسین ) سے ،انھوں نے (( إن البخيل من ذكرت عنده فلم أن ك دادا (سيرناحسين بن على طالتُهُ ) سے کہ رسول اللہ مَثَّالِثَدُ مِثَّالِيْنَةِ مِنْ فَر مايا: بے شک وہ مخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ يرهے صلى الله عليه وسلم

#### 🔯 تحقیق 🎡 حس ہے۔

اس کی سنداسحاق بن محمدالفروی کےضعف کی وجہ سےضعیف ہے کیکن دوسری اسانید کی وجہ سے بیشن ہے۔ ویکھئے حدیث سابق:۳۲

> عمارة ابن غزية أنه سمع عبد الله ابن على بن حسين يحدث عن أبيه عن جده عن رسول الله عَلَيْكُ بِمثله. قال القاضى:وصل عبد الله بن جعفر إسناده كما: ثنا به الفروي

[٣٦] حدثنا به على بن عبد الله مميل بي حديث على بن عبدالله بن بعفر بن ابن جعفر بن نجیح قال قال أبی: ثنا می نے بیان کی ، کہا: میرے ابا (عبداللہ بن جعفر بن شیح ) نے کہا: ہمیں عمارہ بن غزیہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالله بن على بن الحسين كواييخ ابا (على بن حسین ) ہے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے اُن کے دادا (سیدناحسین

عن إسماعيل بن جعفر وكما ثنا به الحماني عن سليمان بن بلال.

بن علی طالعین کے ایھوں نے رسول اللہ مَنَا اللَّهُ عِلْمُ سے اس جیسی حدیث بیان کی۔ قاضی (اساعیل بن اسحاق)نے کہا: جس طرح ہمیں (اسحاق بن محمر) الفردی نے اساعیل بن جعفر سے اور ( یحیٰ بن عبدالحميد) الحماني نے سليمان بن بلال سے حدیث بیان کی ،اسی طرح عبداللہ بن جعفرنے موصولاً بیان کی۔

ج تعقیق کے حس ہے۔

اس کی سندعبداللہ بن جعفر بن مجیح کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن میہ حدیث دوسری سندول کی وجہ سے حسن ہے۔ دیکھئے حدیث سابق:۳۲

[٣٧] حدثنا حجاج بن المنهال قال: ثنا حماد بن سلمة عن معبد كي، كها: جميس حماد بن سلمه نے حديث ابن هلال العنزي قال: حدثني رجل بيان كي، انهول في معبد بن بال العنزى من أهل دمشق عن عوف بن مالك عهم، كها: مجھے الل ومثق ميں سے ايك قال: ((إن أبخل الناس من ذكرت عنده فلم يصلّ على .)) عَلَيْكِهُ

ہمیں حجاج بن منہال نے حدیث بیان بن ما لك (الاسجعي طالفين ) سے، انھوں نے ( سيدنا) ابو ذر ( الغفاري طالنيز) سے كه رسول الله مَنَا عَلَيْهِم نِ فَرمايا: لوكول ميس سب سے بڑا بخیل وہ ہےجس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ

## يرعه وصلى التدعليه وسلم

تعقیق اس کی سندضعیف ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص۱۲۰) اور تفسیر ابن کثیر (٢١٨، ٢٥٩، الاحزاب: ٥٦، دوسرانسخ، ١٨٨٥)

اہل دمشق کا آ دمی مجہول ہے۔

ابن ابی عاصم کی کتاب الصلوٰۃ علی النبی مَنَّاتِیْنِم میں اس کا ایک ضعیف ومردود شاہر بھی ہے، جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ام اساعیل بن اسحاق القاضی کی روایت کرده درج بالا حدیث کوامام اساعیل بن اسحاق القاضی کی روایت کرده درج بالا حدیث کوامام اسحاق بن راہوبہ اور حارث بن محد بن ابی اسامہ نے مختلف الفاظ ومفہوم کے ساتھ بیان کیا ب- د یکھتے المطالب العالیہ (۳۳۳۹)

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان قال: ثنا جرير بن حازم قال: کی،کها: ہمیں جریر بن مازم نے مدیث بیان کی ،کہا: میں نےحسن (بصری) کو بیہ عَلَيْكَ اللهِ مَا اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ الل البخل أن أذكر عنده فلا يصلى فرمايا: آدم كي مخيل ہونے كے لئے يہى کافی ہے کہ میرا ذکر اُس کے یاس کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

۲۸۱ حدثنا سلیمان بن حرب سمعت الحسن يقول قال رسول الله علي .))

اس کی سندمرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (نیز دیکھے جلاء الافہام ص ۱۳۰) مرسل منقطع کے مر دود ہونے کے لئے دیکھئے جدیث سابق: ۲۸،۲۵

اصل میں 'فی البخل''ہے، جبکہ عبدالحق التر کمانی والے نسخ میں 'من البخل''ہے۔ (دیکھے ص۱۳۵) اوراہے ہی اصل میں اختیار کیا گیاہے۔ [ 49] حدثنا سلم بن سلیمان میسلم بن سلیمان الفی نے مدیث الضبى قال: ثنا أبو حرة عن الحسن بيان كى ، كها: تمين ابوحره ( واصل بن عبدالرحمٰن الرقاشي ) نے حدیث بیان ((کفی به شحًا أن يذكرني قوم فلا کی، انھوں نے حسن (بھری) ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ منابقین نے فرمایا: آدمی کے تنجوس ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ کچھلوگ میراذ کرکریں تو وہ مجھ يردرودنه برهيس صلى الله عليه وسلم

قال قال رسول الله عَلَيْكُم:

يصلُّون على .)) عَلَيْكُمْ

## اس کی سندضعیف ہے۔

اسے ابو بکر ابن ابی شیبہ (المصنف ۲رے ۱۵ ح ۱۰ ۸۷) نے ہشیم: أنا أبوح ة عن الحسن کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں ابوحر ہ الرقاشی مدلس ہیں ۔ دیکھئے حدیث سابق:۲۹ لیکن روایت ِسابقہ (۳۸) میں جربر بن حازم نے اُن کی متابعت کررکھی ہے لہٰذااس میں جھی وجہ ضعف صرف ارسال ہے۔

[ • ] حدثنا عارم قال: ثنا جرير تمين (ابوالنعمان محربن الفضل السدوس) عارم نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں جربر قال رسول الله عَلَيْ ( أكثروا بن عازم نے عدیث بیان كى ، انھوں نے على من الصلاة يوم الجمعة .)) حسن (بصري) على من الصلاة يوم الجمعة .)) نے قرمایا:

ابن حازم عن الحسن قال:

جمعہ کے دن مجھ پر کثر ت سے درود پڑھو۔

کو تحقیق اس کی سندمرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

نيز ديکھئے حدیث سابق: ۲۸

محمد بن الفضل السدوس رحمه الله بر اختلاط کی جرح مردود ہے، کیونکہ انھوں نے اختلاط کے بعد کوئی (منکر) حدیث بیان نہیں کی تھی۔ (دیکھے الکاشف للذہبی ۱۹۷۳ کے ۱۹۷۳)

[جودرود پره صنا بھولا وہ جنت کاراستہ بھول گیا ]

ہمیں اساعیل بن انی اولیس نے حدیث أويس قال: ثنا سليمان بن بلال بيان كى ، كها: بميس سليمان بن بلال نے عن جعفر عن أبيه أن النبي عَلَيْكُ مديث بيان كي ، انهول في جعفر (بن محمد قال: ((من ينسى الصلاة على بن الحسين بن على بن الحسين بن الى طالب) سے، انھوں نے اپنے ابا ( محمد بن علی الیاقر) سے کہ نبی مَنَا تَنْکِمْ نے فرمایا: جس شخص نے مجھ پر درود بھیجنا بھلا دیا تو اس نے جنت کاراستہ خطا کر دیا/ یعنی وہ جنت كاراسته بھول گيا۔

[13] حدثنا إسماعيل بن أبي خطىء أبواب الجنة .))

### اس کی سندضعیف ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ (۱۱رے ۵۰ حسم ۱۳۱۷) نے حفص بن غیاث عن جعفرعن أبيه كی سندے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے جلاءالافہام (ص۱۳۱) اورتفسیر ابن کثیر (۲۱۹۸) اس روایت میں وجہ صعف ارسال لینی مرسل ومنقطع ہونا ہے۔اس روایت کی دوسری ضعیف سندوں کے لئے دیکھئے سنن ابن ماجہ (۹۰۸ تحقیقی ) اور اسنن الکبری سندوں کے لئے دیکھئے سنن ابن ماجہ (۹۰۸ تحقیقی ) اور اسنن الکبری سندوں کے لئے دیکھئے سنن (۲۸۲/۹)وغيرها

**1** قال اسعد سالم: "كذا في المطبوعة والصواب: من نسى الصلاة على ، كما في الأصل" (بيان اوهام الالباني ص١١)

رسول الله عَلَيْكُمْ:

طريق الجنة .))

[ ١ / ٢٤] حدثنا على بن عبد الله جميس على بن عبدالله (بن جعفر المديني) قال: ثنا سفیان قال: قال عمرو عن نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں سفیان (بن محمد بن على بن حسين قال قال عيينه) نے حدیث بيان کی ، کہا: عمرو (بن دینار) نے محمد بن علی بن حسین سے کہ (( من ینسی الصلاة [علی] خطیء رسول الله مَثَالِّيْنِمُ نے فرمایا: جس نے مجھ یر درود برهنا بھلا دیا ، اُس نے جنت کا راسته خطا کردیا۔

> اس کی سندمرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ و يكفئ جلاء الافهام (ص ١٣١) اور حديث سابق: ١٨

[ ١٦/ ١٤] قال سفيان: قال رجل سفيان (بن عيينه) نے كہا: عمرو (بن بعد عمرو: سمعت محمد بن على دينار) كے علاوہ دوسرے آدمی نے كہا: يقول:قال رسول الله عَلَيْكِيُّهُ: ((من ذكرت عنده فلم يصل على هوئ سنا كه رسول الله مَالِيَّيْزِ في خطىء طريق الجنة .)) ثم سمى سفيان الرجل فقال: هو أس نے مجھ ير درود نہ ير ها تو اس نے بسام \_وهو الصيرفي.

میں نے محمد بن علی ( بن حسین ) کو یہ کہتے فرمایا:جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پھر جنت کاراسته بھلا دیا۔

چھرسفیان نے اس آدمی کا نام بتایا کہ وہ بسام الصرفي بين \_

> اس کی سندمرسل یعنی منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ د يکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۱) اور حدیث سابق: ۲۸

[ ۲۳] حدثنا سليمان بن حرب وعارم قالا: ثنا حماد بن زيد عن عمرو عن محمد بن على قال قال رسول الله عَلَيْكِي: ((من نسى الصلاة على خطىء طريق الجنة .))

تهمیں سلیمان بن حرب اور عارم (محمد بن الفضل السدوسي ابوالنعمان ) نے حدیث بیان کی ، دونوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی ،انھوں نے عمرو (بن دینار ) سے ، انھوں نے محمد بن علی ( بن الحسين الباقر ) ہے كه رسول الله مَنَّالِثُنِيْلِمِ نِے فرمایا:

جس نے مجھ یر درود پڑھنا بھلادیا تو اس نے جنت کاراستہ خطا کر دیا۔

## اس کی سندمرسل ہونے کہ وجہ سے ضعیف ہے۔ د يكفيّ جلاء الافهام (ص ١٣١) اور حديث سابق: ٢١

تهمیں ابراہیم بن الحجاج (بن زید السامی) (بن خالد) نے حدیث بیان کی ، انھوں نے جعفر بن محمد (بن علی بن الحسین) ہے، انھوں نے اینے ابا (محد بن علی الباقر) سے کہ نبی مَنَا لِنَیْئِم نے فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پھراس نے مجھ پر درود نہ یر ما تو اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا۔

[\$\$] حدثنا إبراهيم بن حجاج قال: ثنا وهیب عن جعفر بن نے حدیث بیان کی ،کہا: ہمیں وہیب محمد عن أبيه أن النبي عُلْشِهُ قال: ((من ذكرت عنده فلم يصلّ [على طيق الجنة .))

🗨 عبدالحق التركماني كے نسخ میں بريكوں كے بغير،اصل متن میں 'علی '' لکھا ہوا ہے۔ ديکھئے ص ١١١١

ففكائل دُرود وسَلِلَ

تحقیق اس کی سندمرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اسے امام بیہ علی (شعب الایمان: ۱۵۷۳، دوسرانسخه: ۱۲۷۲) نے وہیب بن خالد عن جعفرعن أبيه كى سندى روايت كركے كها: "هذا موسل...". نيز د يکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۱) اور حدیث سابق: ۲۸

## [تمام انبياء عَلِيمًا مُ بردرود بره صنا]

[40] حدثنا محمد بن أبى بكر جميل محمد بن الى بكرالمقدمي نے جدیث المقدّمي قال: ثنا عمر بن هارون بيان كي ، كها: ممين عمر بن بارون (اللخي) عن موسی بن عبیدة عن محمد بن نے حدیث بیان کی ، اس نے موسیٰ بن ثابت عن أبي هريرة أن النبي عَلَيْكُمْ عبيده عداس في محد بن ثابت عداس قال: ((صلّوا على أنبياء اللّه و رسله فإن الله بعثهم كما بعثني .)) كي كم نبي مَثَالِثُيْنِ في مَالِثُنَا في الله عنهم كما بعثني .) صلّی الله علیه و سلّم و علیهم اوررسولوں پردرود پر هو کیونکه انحیں بھی الله السلام.

نے ابو ہریرہ (طالغیز)سے (روایت بیان نے بھیجاتھا، جیسے مجھے بھیجاہے۔ صلى الله عليه وسلم عليهم السلام

اس کی سندضعیف ہے۔ د يکھئے جلاءالا فہام (ص۲۲۶) عمر بن ہارون بن پزیدالبخی کے بارے میں حافظ ابن حجر العسقلانی نے بطورخلاصہ کھاہے: "متروك وكان حافظًا "متروك باوروه حافظتها و كان حافظًا "متروك بالإديب ١٩٤٩) اگر حافظ راوی ضعیف ومتروک ہوتو ہیاس کی دلیل ہے کہ وہ سخت ضعیف اور ساقط

فعنائل دُرود وسَلاً)

العدالت راوی ہے۔ نیز دیکھئے سنن التر ندی (۲۲ ۲۲ تحقیم)

یا در ہے کہ عمر بن ہارون اس روایت میں منفر ذہیں تھا بلکہ ابواسامہ (مندابن الی عمر بحواله المطالب العاليه: • ١٧٣٣٥) اور ابوسعيد مولى بني ماشم ( مسند احمد بن منيع بحواليه المطالب العاليه: • ٢/٣٣٥) وغيرها (مثلاً ويكفئة شعب الإيمان للبهقي: •١٣٠) نه است موسیٰ بن عبیدہ الربذی سے بیان کیا تھا۔

موسیٰ بن عبیدہ ضعیف تھااور محمد بن ثابت مجہول الحال ہے۔

حافظ ابن تجرنے اس روایت کو'بسند ضعیف'' قرار دیا ہے۔

( د يکھئے فتح الباري ۱۱ر ۲۹ اتحت ح ۲۳۵۹ )

اس روایت کےضعیف ومردودشواہد کے لئے دیکھئے جلاءالافہام ( ص۲۲۳) اور انيس الساري (ار ١٩٤٢ ـ ١٩٩٩)

#### 🕸 فانده 🏵

الله تعالی کے نبیوں اور رسولوں پر درود پردھنا سے حدیث سے ثابت ہے۔ مثلًا د يكي صحيح مسلم (ج٢ص ١٩٦٦ ح ١٨٩، ترقيم دارالسلام : ١٤٤٨)

# [ درودحصول یا کیزگی کاذر بعہہے]

بیان کی ،اس نے لیث (بن ابی سلیم) سے، اس نے کعب (المدنی) سے ، اس نے ابو ہریرہ (طالنین ) سے ، انھوں نے کہا کہ رسول الله مَثَالِثَيْئِمُ نِے فرمایا: مجھ پر درود

[27] حدثنا سلیمان بن حرب ہمیں سلیمان بن حرب نے صدیث بیان قال: ثنا سعید بن زید عن لیث عن کی ،کہا: ہمیں سعید بن زید نے مدیث كعب عن أبى هريرة قال قال رسول الله عَلَيْكُم : (( صلّوا على فإن صلاتكم على زكاة لكم)) قال: ((وسلوا الله لي الوسيلة))\_

قال: فإما حدثنا و إما سألناه ؟\_ يراهو كيونكه كه تمهارا مجه ير درود يراهنا الجنة، لا ينالها إلا رجل و أرجو أن عصمير علي الوسيله ما تكور أكون أنا ذلك الرجل . ))

قال: ((الوسيلة أعلى درجة في تمهارے لئے ياكى ہے، فرمايا: اور الله کہا: یا آپ نے ہمیں بنایا یا ہم نے آپ سے بوجھا(تو) آپ نے فرمایا: الوسیلہ جنت کا اعلیٰ مقام ہے جوصرف ایک آ دمی کو ہی ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ آ دمی میں ہوں گا۔

## اس کی سندضعیف ہے۔

اسے ترفدی (۱۲۲۳) اور احمد (۱۲۵۲۲ ح ۵۹۸ ۲٬۷۵۹۳ ح ۵۷۷۸) وغیر ہما نے لیث بن انی سلیم کی سند سے روایت کیا ہے۔ امام تر مذی نے فر مایا: بیرحدیث غریب ہے ادراس کی سندقوی نہیں ہے اور کعب معروف نہیں ہے...الخ (ص۸۲۲)

لیث بن ابی سلیم جمہور محدثین کے نز دیک ضعیف راوی تھا اور کعب مجہول ہے لہذا ہیہ ردایت ضعیف ہے۔

ساتھ ہے۔مثلاد کھے مسلم (۳۸۴)

وسلوا اللَّه لى الوسيلة )) فأما أن الله في مَنَا يَنْ مَنَا يَنْ مِنَا يَنْ مِنَا يَنْ مِنَا اللَّه لي الوسيلة )) فأما أن

[ ٢٤] حدثنا محمد بن أبي بكر ممين محربن الي بكر ( المقدمي ) نے حدیث قال: ثنا معتمر عن لیث عن کعب بیان کی ،کہا: ہمیں معتمر (بن سلیمان) نے عن النبي عَلَيْ قال: ((صلوا على صديث بيان كى، انهون نے ليث (بن الي فإن صلاتكم على زكاة لكم سليم) عن الرياك عب (المدنى) عن

يكونوا سألوه وإماأن يكون مجه يردرود يرهو كونكة تمهارا مجه يردرود أخبرهم، قال: ((إنها أعلى درجة يرصناتمهار للحياكي ب،اورالله ي فى الجنة، لا ينالها إلا رجل واحد مير ك لئ الوسيلم الكور و أرجو أن أكون أنا هو .))

تولوگوں نے آپ سے پوچھایا آپ نے خود بتادیا که به (الوسیلة) جنت کاسب سے اعلیٰ درجہ ہے جو کہ صرف ایک آ دمی کو ملے گا اور مجھے امیر ہے کہوہ میں ہی ہوں

> 🚳 تحقیق 🚳 اس کی سندضعیف ہے۔ مسندابن اني شيبه بحواله جلاءالافهام (ص٩٧) نيز د يکھئے حدیث سابق:۲۸

# [ نبی مَنَّا عَلَیْظِم کے لئے 'مقام وسیلہ' ما تکنے کی فضیلت ]

أو شفيعًا أو شهيدًا .))

[ ٢٨] حدثنا محمد بن أبي بكر تهميل محربن الي بكر (المقدمي) نے مديث قال: ثنا الضحاك بن مخلد قال: ثنا بيان كى، كها: بمين ضحاك بن مخلد نے موسى بن عبيدة: أخبرني محمد بن حديث بيان كى، كها: بمين موى بن عبيده عمرو بن عطاء عن ابن عباس قال نے مدیث بیان کی (کہا): مجھے محمد بن قال رسول الله عَلَيْكِ : ( سلوا الله عمرو بن عطاء نے خبر دی، انھوں نے لى الوسيلة، لا يسألها لى مسلم أو (عبدالله) ابن عباس (طالله: ) سے كه مؤ من إلا كنت له شهيدًا أو شفيعًا، رسول الله مَنَا اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى لتے الوسیلہ مانگو، جومسلمان یا مومن بہ

(میرے لئے) مانگتا ہے تومیں اس پر گواہ یا سفارشی ہوں گایا (آپ نے فرمایا:) تو میں اس کا سفارشی یا اس برگواہ ہوں گا۔

تحقیق اس کی سندضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے جلاء الافہام ص ۲۹) اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ۱۰ ر۳۵۳ ح ۲۹۵۸۱) نے موسیٰ بن عبیدہ کی سند سے روایت کیا ہے۔موسیٰ بن عبیرہ کے ضعف کے لئے دیکھئے حدیث سابق: ۵۸ انده کی صحیح مسلم (۳۸۴) کی حدیث اس روایت سے نی (بے نیاز) کردیق ہے،جس میں آیا ہے کہ جبتم موذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنوتو اس طرح کہوجیسے وہ کہتا ہے چرمجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جو شخص مجھ پرایک د فعہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس حمتیں نازل فرما تا ہے پھرمیرے لئے الوسیلہ (مقام) مانگو، بے شک پیہ جنت کا ایک مقام (محل) ہے جو صرف اللہ کے ایک بندے کوہی ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں لہذاجس نے میرے لئے الوسیلہ کا سوال کیا تو میری شفاعت (سفارش) اس کے لئے حلال ہوگئی۔ [ یعنی میں اس کے لئے سفارش کروں گا۔ان شاءاللہ]

> جعفر عن عمارة \_ وهو ابن غزية رسول [الله] في عَلَيْكُمْ:

[ 49] حدثنا إسحاق بن محمد تمين اسحاق بن محمد الفروى نے حديث الفروي قال: ثنا إسماعيل بن بيان كى، كها: ممين اساعيل بن جعفر نے حدیث بیان کی ،انھوں نے عمارہ بن غزیہ \_عن موسى بن وردان أنه سمع سے، انھول نے مولیٰ بن وردان سے، أباسعيد المحدري يقول قال انهول في ابوسعيد الخدري (طالليه) عيانا كهرسول الله مَنَا لِيَّامِ لِمُ عَالِيَةً مِ مِا مِا إِنْ

اضافه ازنسخ فضل الصلوة على النبي مَنَّا يَنْيَوْم جَقْيق عبد الحق التركماني (ص١٣٦)

ففائل ذرود وسألل

((إن الوسيلة درجة عند الله ليس بي شك الله كي ياس الوسيله اليا مقام الوسيلة على خلقه .))

فوقها درجة، فسلوا الله أن يؤتيني ہے كہاس سے او بركوئي مقام نہيں ہے لہذا اللہ سے دعا کرو کہ اپنی مخلوق میں سے وہ مجھے بہالوسیلہ دے دے۔

ﷺ حسن ہے۔ (نیز دیکھئے جلاء الافہام ص ۲۸) اس روایت کی سند میں اسحاق الفروی ضعیف ہے کیکن محمد بن جہضم بن عبداللہ البصری نے اس کی متابعت تامه کررکھی ہے۔ دیکھئے اعجم الاوسط للطبر انی (۲۷۷۲۸۸۸ ۲۵۸۸)، وسنده حسن ، احمد بن محمد بن عبدالله بن صدقة البغد ادى تقدمشهوروبا في السند حسن لذانه)

اس حدیث کے دیگر شواہد کے لئے دیکھئے منداحد (۸۳/۳) اور الموسوعة الحدیثیة (m+2\_m+y/1)

قال: ثنا عمر بن على عن أبى بكر بيان كى ، كها: بمين عمر بن على ( المقدمى ) الجشمى عن صفوان بن سليم عن في حديث بيان كى ، انهول في الو بكر عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله ابتنمى (عيسى بن طهمان) سے ، انھوں مَلِيلَكُم : ((من صلّی علی أو سأل لی نے صفوان بن سلیم سے ، انھوں نے الوسيلة، حقت عليه شفاعتي يوم عبدالله بن عمرو (بن العاص طاللين عليه القيامة .))

[•0] حدثنا محمد بن أبى بكر مين محربن الي بكر (المقدمي) نے مديث رسول الله مَالِينَةً لِم في مايا:

جس نے مجھ پر درود پڑھایا میرے لئے الوسیلہ (کا مقام) مانگا، اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازمی ہو ففالل دُرود وسَلِل

## اس کی سندضعیف ہے۔

نيز د يکھئے جلاءالافہام (ص١٣٢)

اس روايت ميس دو علتيس بين:

اول: عمر بن على المقدمي مدلس تتھے۔ (ديکھئے طبقات المدلسين ١٢٣١٧)

دوم: صفوان بن سليم كي سيدنا عبدالله بن عمرو بن العاص طالفيه الله الله علوم بيس ہے اورسیدنا عبدالله بن عمر بن الخطاب طالله است ان کی روایت کا تذکرہ تہذیب الکمال میں موجود ہے۔واللہ اعلم

اس روایت سے بے نیازی کے لئے دیکھئے جے مسلم (۳۸۴) اور حدیث سابق: ۴۸ ک تخ تع .

المراسيل الثاني: في المراسيل في من المراسيل في المراسيل والموقوفات "مين ذكركياب- (جلاءالانهام ١٣٢٥) اس میں پیاشارہ ہے کہ بیروایت منقطع ومرسل ہے۔

[ 10] حدثنا محمد قال: ثنا عبد الله جمیں محرفے صدیث بیان کی ، کہا: ہمیں ابن جعفر: أخبرنى عبد الرحمل عبدالله بن جعفر نے مدیث بیان کی ابن محمد بن عبد القاري عن عون (كها:) مجص عبد الرحمٰن بن (عبد الله بن) ابن عبد الله أن النبي عَلَيْكُمْ قال: ((إن في الجنة مجلسًا لم يعطه أحد الله الوسيلة .))

عبدِ:القارى نے خبر دى ، انھوں نے عون بن عبدالله ( بن عتبه بن مسعود الهذلي جنت میں ایک ایبا مقام ہے جو مجھ سے سلے کسی کو بھی نہیں دیا گیا اور مجھے امید ہے كهوه مجھى بى ملے گاللىزااللەسى (ميرے

#### لتے )الوسیلہ کاسوال کرو۔

## اس کی سندضعیف ہے۔

اس کی سند کئی وجہ سے ضعیف ہے۔مثلاً

اول: سندمرسل ہے۔

دوم: عبدالله بن جعفر کاتعین معلوم نہیں ہے۔

سوم: محمد نامی راوی کاتعین معلوم نہیں ہے اور ہوسکتا ہے کہاس سے مرادمحمد بن ابی بکر المقدمی ہو۔واللہ علم

ہمیں علی بن عبداللہ (المدینی ) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں سفیان (بن عیدیہ) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں سفیان (بن عیدیہ) نے حدیث بیان کی ، معمر (بن راشد ) نے حدیث بیان کی ، انھوں نے (عبداللہ بن ) طاؤس سے ، انھوں نے اپنے ابا (طاؤس) سے ، انھوں نے کہا: میں نے (عبداللہ) بن عباس نے کہا: میں نے ہوئے سنا: اے اللہ! محمد (طالعیٰ کے کہا: میں نے ہوئے سنا: اے اللہ! محمد (طالعیٰ کے کہا کو رما اور آپ کو دنیا اور آپ کو در ایر اور ایر کو دنیا اور آپ کو دنیا اور آپ کو در ایر اور کو دنیا اور آپ کو در ایر اور ایر اور ایر کو در ایر اور ای

[0۲] حدثنا على بن عبد الله قال: ثنا سفيان: حدثني معمر عن [ابن] طاوس عن أبيه قال: سمعت ابن عباس يقول: اللهم تقبل شفاعة محمد الكبرى وارفع درجته العليا و أعطه سؤله في الآخرة والأولى، كما آتيت إبراهيم و موسى. (عليهم [الصلاة و] السلام)

اضافه از نسخه فضل الصلوة على النبى مَنَّا عَلَيْهِم بخفیق عبدالحق التر کمانی (ص۱۴۹)
تنبیه: اصل مین غلطی سے 'معمر عن طاوس عن أبیه ''الخ حجب گیا ہے، جس کی اصلاح جلاء الافہام وغیرہ سے کردی گئی ہے۔

طرح تو نے ابراہیم اور موسیٰ (علیهم السلام) كوعطا فر مايا تھا۔

## اس کی سندسی ہے۔

اسے عبد الرزاق (المصنف ۲/۱۱۱ ح۳۰ ۳۱) نے عن معمرعن ابن طاوس عن ابیان ابن عباس کی سند سے روایت کیا ہے۔ (نیز دیکھئے جلاء الافہام ص ۱۳۲۸ اورتفیر ابن کثیر ۲۲۱۵)

ہمیں کی کہا: ہمیں زید بن حباب نے حدیث بیان کی ( کہا): مجھے (عبداللہ) ابن لہیعہ نے خبر دی (کہا): مجھے بکر بن سوادہ العافری نے حدیث بیان کی، انھوں نے زیاد بن الأنصاري أنه سمع النبي عَلَيْكِ (ربيع بن) نعيم الحضر مي سے، انھول نے يقول: ((من قال اللهم صلّ على (وفاء) ابن شريح (الحضر مي) عدانهول محمد، وأنزله المقعد المقرّب منك نے كها: مجھے رویفع (بن ثابت) انھوں نے نبی مَنَّاتِیْنِم کوفر ماتے ہوئے سا: جسنے" اللهم صلّ على محمد و أنزله المقعد المقرب منك يوم المقيامة "[ايالله! محرير دروز بيج اور قیامت کے دن آپ کواینے قریب مجلس

[ ۲۳] حدثنا يحيى قال: ثنا زيد ابن حساب:أخسرنى ابن لهيعة: حدثني بكر بن سوادة المعافري عن زياد بن نعيم الحضرمي عن ابن شريح قال: حدثني رويفع يوم القيامة، وجبت له الشفاعة .)) الانصاري (طالتين عنه عنه بيان كي كه

• ممکن ہے کہ بچیٰ ہے مرادیہاں بچیٰ بن عبدالحمیدالحمانی (ضعیف،ساقط العدالہ) ہو۔واللہ اعلم

عطا فرما] کہا، اُس کے لئے شفاعت واجب ہوگئی۔

تحقیق اس کی سندضعیف ہے۔

اسے احمد بن عنبل (۱۰۸۰ اے ۱۲۹۹۱) اور طبر انی (انجم الکبیر ۲۵۸۵ ح ۴۲۸) وغیر ہما نے ابن لہیعہ کی سندسے روایت کیا ہے۔

و يكفئ سلسلة الاحاديث الضعيفة للإلباني (١١ر٩٣٣م ح١٣٢٥)

اس روایت میں وجہ ضعف دو ہیں:

اول: ابن لہیعہ اختلاط کی وجہ سے ضعیف تھے اور بیروایت قبل از اختلاط ثابت نہیں ہے۔ دوم: وفاء بن شرتے مجہول الحال تھا، اُس کی توثیق صرف ابن حبان نے کی ہے۔

فائده المطراني نے محکے سند کے ساتھ ابن لہ یعہ (کے اختلاط سے پہلے والی روایت کی سند سے الم طرانی نے محکم سند کے ساتھ ابن لہ بین نعیم عن وفاء بن روایت کی سند سے لکی الم کے '' حدثنی ابن ہیں قال: من قال: اللهم صل علی شریح عن رویفع بن ثابت أن النبی عَلَیْ قال: من قال: اللهم صل علی محمد و أنزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة ، شفعت له ''

اس کی سند وفاء بن شریح کے علاوہ حسن ہے لہذا وجہ ضعف صرف وفاء بن شریح کا مجہول الحال ہونا ہی ہے۔ واللہ اعلم

## [موجبِ حسرت مجالس]

[35] حدثنا محمد بن كثير قال: بميں محمد بن كثير فال: بميں محمد بن كثير قال: بميں محمد بن كثير الثورى) نے ثنا سفيان بن سعيد عن صالح مولى كها: بميں سفيان بن سعيد (الثورى) نے التو أمة عن أبي هريرة قال قال حديث بيان كى ، انھوں نے صالح مولى

● ہوسکتاہے کہان سے مراد العبدی البصری ہو۔ داللہ اعلم

على نبيهم (عَلَيْكُ ) إلا كان الوكبس مين بيضة بين، الرأس مين الله كاذكرنہيں كرتے اوراينے نبي (مَنَاعَلَيْهِمْ) کے دن اُن کے لئے (باعث )حسرت ہو گی،اگر(اللہنے) جاہاتوانھیں معاف کر ' دےگااوراگر جاہاتو پکڑلےگا۔

رسول الله عَلَيْكِ : (( ما جلس قوم التواكم عن العول في ابو بريره (طَالتُهُ ) مجلسًا لم يذكروا الله ولم يصلّوا على كرسول الله مَا الله عَلَيْمُ نَعْ مَا الله مجلسهم عليهم ترة يوم القيامة، إن شاء عف عنهم و إن شاء يردرودنهي يرصح تو أن كي مجلس قيامت أخذهم.))

### المعنق الله حسن صديث ہے۔

اسے ترندی (۱۳۸۰) احمد بن حنبل (۱۲۲ ۲۸۲ ۱۸۸۸) اور پیهق (السنن الکبری ٣١٠/٣) وغيرجم نے سفيان توري كى سند سے روايت كيا ہے۔

سفیان توری رحمہ اللہ امامت وجلالت کے باوجودمشہور مدلس ہیں اور بیروایت معنعن ہے لیکن اُن کے علاوہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب المدنی رحمہ اللہ نے یہی روایت 'إلا كان عليهم ترة ' تك بيان كى ہے۔ (منداحد ۲۵۳/۲۵۳ وسنده حسن) اس روایت کے دیگر شواہد کے لئے دیکھئے میری کتاب بخ تج سنن التر ندی (۳۳۸) امام تر مذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

الروايت مين أن شاء عفا عنهم و إن شاء أخذهم "ك الفاظ كل نظري \_ والله اعلم

مهیں عاصم بن علی، حفص بن عمر (بن الحارث الحوضى ) اورسلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ،انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ

[00] حدثنا عاصم بن على وحفص بن عمر وسليمان بن حرب قالوا: ثنا شعبة عن سليمان

عن ذكوان عن أبي سعيد قال: ما من قوم يقعدون ثم يقومون ولا يصلون على النبي عَلَيْكِهُم إلا كان عليهم يوم القيامة حسرة و إن دخلوا الجنة للثواب.

(بن الحجاج) نے حدیث بیان کی، انھوں نے نے سلیمان (الاعمش) سے، انھوں نے ذکوان ( ابو صالح) سے، انھوں نے ابوسعید (الخدری ڈالٹنز ) سے، انھوں نے ابھوں نے کہا: جولوگ بھی (کسی مجلس میں ) بیٹھتے ہیں اور نبی مَثَالِیْنِمْ پردروزہیں بیٹھتے ہیں اور نبی مَثَالِیْنِمْ پردروزہیں پرخسرت پرخسے تو قیامت کے دن اُن پرحسرت پرخسے تو قیامت کے دن اُن پرحسرت (جھائی) ہوگی، اگر چہ تواب کے لئے وہ جنت میں داخل ہوجا کیں۔ یالفاظ الحوضی کے ہیں (جواو پر لکھے گئے ہیں۔)

# اس کی سندسی ہے۔

اسے حاکم (۱۸۱۳ ح ۱۸۱۰) نے دوسری سند کے ساتھ الاعمش عن ابی صالح عن ابی صالح عن ابی صالح عن ابی صالح عن ابی ہر برہ رہ النظر کی سند سے اسی طرح موقو فاروایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے جلاء الا فہام (ص ۱۳۹) تفسیر ابن کثیر (۱۹۷۵ ـ ۲۲۰ بخفیق عبدالرزاق المہدی) اور مندعلی بن الجعد (ح ۱۲ کے دوسرانسخہ: ۲۳۵)

اور مندعلی بن الجعد (ح ۱۲ کے دوسرانسخہ: ۲۳۵)

اور مندعلی بن الجعد (ح ۱۲ کے دوسرانسخہ: ۲۳۵)

مرفوع کو حافظ ابن حبان نے صبح قرار دیا ہے۔ دیکھئے الاحسان (۹۰۵۹)

مرفوع کو حافظ ابن حبان نے صبح قرار دیا ہے۔ دیکھئے الاحسان (۹۰۵۹۵)

فطأنل دُرود وسَلًّا)

#### ر درود کے الفاظ

شعبة عن الحكم (عن المن أبي بيان كي، كها: الميس شعبه (بن الحجاج) نے ليلى عن كعب بن عجرة أنه قال: ألا حديث بيان كي، انهول في حكم (بن أهدى لك هدية؟ إن رسول الله عتيه) عد (انهول في عبدالرحمن) ابن عَلَيْكُ حُرِ جَعَلَينًا قَالَ فَقَلْنَا: يَا الْيُ لِيلُ سِيءَ انْهُول نِي كُعب بن عَجره علیك فکیف نصلّی [علیك] ۹۰ ؟ کیامیں تجھے ایک تحفہ نہ دوں؟ یے شک قال: ((قولوا: اللهم صلّ على رسول الله مَنَا لِيُنَّامِ بمارے ياس تشريف محمد وعلى آل محمد كما لائة توجم نے كها: يارسول الله! بهم يه بچھ صلّیت علی آل إسراهیم إنك کے ہیں کہ (نماز میں) آپ برسلام کس حميد مجيد.))

[07] حدثنا سلیمان قال: ثنا ہمیں سلیمان (بن حرب) نے مدیث طرح پڑھیں لہذا (ہمیں اب یہ بتائیں که) ہم درود کس طرح پڑھیں؟ آب نے فرمایا: کہو: ((اللهم صل على محمد وعلى محمد كما صلّیت علی آل ابراهیم انك

حميد مجيد .)) [اے الله! محراورآل

محمدیر درود بھیج ،جس طرح کہتونے آل

ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائیں، بےشک

🗗 اضافهازنسخه نضل الصلوٰة على النبي مَثَّالِيَّا لِمُ بتحقيق عبدالحق التركماني (ص ١٥٧) - 🏠 كذا في الاصل .

## توحمه وثناوالا اور بزرگی والا ہے۔]

## المعتمالية المعتمالية

اسے بخاری ( ۱۳۵۷ ) اورمسلم (۲۰۴۷ ) وغیر ہمانے امام شعبہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ قویہ برمحمول ہونے کی وجہ سے پیچے ہیں۔

[۵۷] حدثنا مسدد قال: ثنا ممین مسدد نے حدیث بیان کی ،کہا: ہمیں هشیم عن یزید بن أبی زیاد عن مشیم نے صدیث بیان کی ، انھول نے یزید عبد الرحمان بن أبي ليلي عن كعب بن ابي زياد عيه أس في عبدالرحمان بن ابن عجرة قال: لما نزلت هذه الآية: الي ليل سے، انھوں نے كعب بن ﴿ إِنَّ اللَّهَ وَ مَلْئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى عَجِم ه ( طَالتُنهُ اللَّهَ وَ مَلْئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيُّ ﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ [ ا مَنُوا ٢ ] صَلُّوا ٢ ] صَلُّوا ٢ ] صَلُّوا اللَّهَ وَ مَلْئِكَتَهُ عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيْمًا ﴾

وعلى آل محمد كما صلّيت على يرهواورخوب سلام يرهو-[الاحزاب:٥٦] إبراهيم و آل إبراهيم، إنك حميد

يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ عِلَى النَّبِيِّ عِلَا اللَّذِيْنَ قلنا: يا رسول الله! قد علمنا [امَنُوا ] صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسُلِيمًا ﴾ السلام عليك فكيف الصلاة ؟ قال: بشك الله الله المراس كفرضة نبي يردرود ((قولوا:اللهم صلّ على محمد يرضي بين،اكان والو! آپ يردرود ہم نے کہا: یا رسول الله! ہم نے آپ پر مجید و بارك على محمد و على سلام ( پرهنا) تو معلوم كرليا ہے، پس آل محمد كما باركت و صليت درودكس طرح يرهيس؟ آب (مَثَالِثَيْمُ)

• اضافه ازنسخه فضل الصلوة على النبي مُنَّا يَثَيِّرُم بتَقْتِقِ عبد الحق التركماني (ص ١٥٧)

حميد مجيد.)) و كان ابن أبى محمد وعلى آل محمد كما ليللي يقول: و علينا معهم .

على إبراهيم وآل إبراهيم، إنك فرمايا: كهو ((اللهم صلّ علي صلّیت علی إبراهیم و آل إبراهیم، إنك حميد مجيد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت و صلّيت على إبراهيم وآل إبراهيم، إنك حميد مجيد.)) راوی نے کہا: اور (عبدالرحمٰن ) بن ابی کیل كمت شفي "و علينا معهم "اوران کے ساتھ ہم پر بھی۔

اس کی سندضعیف ہے۔

اسے احمد ( ۲۲۲۲) اور حمیدی ( ۱۱ کے تقیقی ) وغیر ہمانے یزید بن ابی زیاد کی سند سے روایت كياب-يزيد بن الى زيادمشهورضعيف راوى تھا۔ ديکھئے تقريب التهذيب (١١٧٧) اس روایت کوشواہد کے ساتھ سے قرار دیا جا سکتا ہے مگر جیت کے لئے معریث سابق (۵۲) ہی کافی ہے۔

> عن عبد الرحمن بن أبى ليلى عن كعب بن عجرة قال قلت:

> يا رسول الله!قد عرفنا السلام عليك، فكيف الصلاة عليك؟ قال:

[ ٥٨] حدثنا مسدد قال: ثنا أبو جميس مسدد نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں الأحوص قال: ثنا يزيد بن أبي زياد ابوالاحوص (سلام بن سليم) نے حديث بیان کی، کہا: ہمیں بزید بن ابی زیاد نے حدیث بیان کی، اُس نے عبدالرحمٰن بن انی کیلی سے، انھوں نے کعب بن عجرہ ( طالنید ) سے ، انھوں نے کہا: میں نے کہا:

یا رسول الله! ہم نے آب برسلام تو معلوم كرليا ہے، پس آپ پر درودكس طرح (( اللهم صلّ على محمد وعلى آل محمد كما صلّيت على إبراهيم و آل إبراهيم، إنك حميد مجيد .)) (عبدالرحمٰن بن ابی کیلی نے ) کہا: اور ہم كمت بي: "و علينا معهم "اورأن کے ساتھ ہم پربھی (حمتیں نازل فرما۔)

((تقولون: اللهم صلّ على محمدوعلى آل محمد كما صلّیت علی إبراهیم و آل إبراهیم، پرهیس؟ آپ نے فرمایا: تم کهو: إنك حميد مجيد .)) قال ونحن نقول: وعلينا معهم.

## اس کی سندضعیف ہے۔ تحقیق کے لئے ویکھئے حدیث سابق: ۵۷

[09] حدثنا أحمد بن عبد الله بن يونس قال: ثنا زهير قال: ثنا محمد بن إسحاق قال: ثنا محمد ابن إبراهيم بن الحارث عن محمد ابن عبد الله بن زيد عن عقبة بن عمرو قال: أتى رسول الله رجل حتى جلس بين يديه، فقال: بن زيد سے، انھوں نے عقبہ بن عمرو يارسول الله! أما السلام عليك فقد (ابومسعود الانصاري النين عنه انهول

ہمیں احمد بن عبداللہ بن یوس نے حدیث بیان کی ،کہا: ہمیں زہیر (بن معاویہ انجعفی ) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں محمد بن اسحاق (بن بیار) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محد بن ابراہیم بن الحارث نے حدیث بیان کی ،انھوں نے محمہ بن عبداللہ

● اصل میں 'بن یزید''حصی گیاہے، جبکہ تھے ''بن زید''ہے، جبیا کے عبدالحق التر کمانی کے نسخے میں لکھا ہوا' ہے۔ دیکھیے ص۱۲۰

نے کہا: رسول الله مَنَّالِيَّنِيِّمِ کے باس ایک آدمی آیا، حتی که آپ کے سامنے بیٹھ گیا، پھراس نے کہا: یا رسول اللہ! آپ برسلام تو ہم نے پیجان لیا ہے اور ہمیں درود کے بارے میں بنائیں کہ کس طرح آپ پر درود بره صيس؟

(عقبه بن عمر وطالنيز نے ) كہا: پھررسول الله مَنَا لِيُنْظِمُ خَامُونُ ہو گئے حتی کہ ہم نے یہ خواہش کی کہسوال کرنے والے آدمی نے سوال ہی نہ کیا ہوتا۔ پھر آپ (مَثَالِثَیْمِ ) ((اللهم صلّ على محمد النبي الأمى، وعلى آل محمد كما صلّیت علی إبراهیم و علی آل إبراهيم وبارك على محمد النبي الأمي وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم و على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد .))

عرفناه وأما الصلاة فأخبرنا بها كيف نصلّى عليك ؟ قال: فصمت رسول الله عَلَيْكُ حتى و ددنا أن الرجل الذي سأله لم يسأله، ثم قال: ((إذا صلّيتم على فقولوا: اللهم صلّ على محمد النبي الأمي، و على آل محمد كما صلّيت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم وبارك على محمد النبي الأمي و على آل محمد كما باركت على إبراهيم و على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد .)) نفر مايا: جبتم مجھ يردرود يراهوتو كهو:

## اس کی سندحس ہے۔

اسے ابوداود (۹۸۱) اور حاکم (۲۲۸۱) وغیر ہمانے محمد بن اسحاق بن بیار کی سند سے بیان کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی نے اسے پچے علی شرط مسلم قرار دیا ہے (!) کیکن سیح پیہ ہے کہ

### اس حدیث کی سندحسن ہے۔

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان بیان کی ، کہا: ہمیں سعید ( بن ایاس ) الجریری نے حدیث بیان کی ، انھوں نے یہ بیان کی ، انھوں نے یہ بیان کی ، انھول نے یہ بیان گی ، انھول نے یہ بیان گی ، انھول نے یہ بیان گی محمد النبی الأمی اللہم صل علی محمد النبی الأمی (علیہ السلام) کہنا بیند کرتے تھے۔

[• ] حدثنا سليمان بن حرب قال: ثنا حماد بن سلمة قال: ثنا سعيد الجريري عن يزيد بن عبدالله: أنهم كانوا يستحبون أن يقولوا: اللهم صلّ على محمد النبي الأمي. (عليه السلام)

## اس کی سند سی ہے۔ د کیھئے جلاء الافہام (ص۱۳۲)

النامه نے سعید الجریری سے اُن کے اختلاط سے پہلے حدیثیں سی معید الجریری سے اُن کے اختلاط سے پہلے حدیثیں سی معین سی معین سی معین سی النیرات (ص ۱۸۳)

اصل میں زید بن عبداللہ لکھا ہوا ہے کین جلاء الافہام میں بزید بن عبداللہ ہے۔
سعید بن ایاس الجربری کے اساتذہ میں ابوالعلاء بزید بن عبداللہ بن الشخیر کانام ہے۔
د کیھئے تہذیب الکمال (۱۳۲۸) اوریہاں وہی مرادیں۔

اصل میں 'عن زید ''حجب گیاہے، جبکہ تے''عن یزید''ہے، جبیا کہ عبدالحق التر کمانی کے نسخ میں لکھا ہوا ہے۔ د کیھے صاالا

[71] حدثنا عاصم بن على قال: ثنا المسعودي عن عون بن عبدالله عن أبى فاختة عن الأسود عن عبدالله أنه قال: إذا صلّيتم على النبى عُلَيْكُم فأحسنوا الصلاة عليه، فإنكم لاتدرون لعل ذلك يعرض عليه .قالوا:فعلمنا قال قولوا: اللهم اجعل صلاتك و رحمتك و بركاتك على سيد المرسلين و إمام المتقين و خاتم النبيين، محمدٍ عبدك و رسولك، إمام النحير و قائد الخير ورسول الرحمة، اللهم ابعثه مقامًا محمودًا، يغبطه به الأولون والآخرون، اللهم صلّ على محمد و على آل محمد كما صلّيت على إبراهيم و على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد، اللهم بارك على محمدو على آل محمد كما باركت على إبراهيم و[على] 10 آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.

ہمیں عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، كها: بميل ( عبدالرحمن بن عبدالله بن عتبه) المسعودي نے حدیث بیان کی، انھول نے عون بن عبداللد (بن عتبہ) ہے، انھوں نے ابو فاختہ (سعید بن علاقہ ) ہے، انھول نے اسود (بن پزیدبن قیس) ہے، انھوں نے عبداللہ (بن مسعود رہائیہ ) ہے، انھوں نے فر مایا: جب تم نبی مَنَّالِیْکِمْ بر درود یر هوتو اجھے طریقے سے پڑھو کیونکہ تم نہیں جانے کہ شاید اللہ اُسے آپ یر پیش کر وے ۔ لوگول نے کہا: آب ہمیں سکھائیں، تو انھوں (ابن مسعود رہالٹیز )نے فرمایا: کہو: اللهم اجعل صلاتك و رحمتك و بركاتك على سيد المرسلين و إمام المتقين و خاتم النبيين، محمدٍ عبدك و رسولك، إمام الخير و قائد الخير ورسول الرحمة، اللهم ابعثه مقامًا محمودًا، يغبطه به الأولون والآخرون، اللهم صلّ على محمد و على آل محمد كما صلّيت على

اضافه ازنسخ فضل الصلوة على النبي مَنَا لَيْ اللهِ عَلَى النبي مَنَا لَيْ إِلَى مَنَا لَيْ عَبِدا لِحق التركماني (ص١٦٢)

إبراهيم و على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد، اللهم بارك على محمدو على آل محمد كما باركت على إبراهيم و[على] آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.

اس کی سندضعیف ہے۔ اسے ابن ماجہ (۹۰۲) نے عبدالرحمٰن المسعو دی کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس میں وجہ ضعف مسعودی رحمہ اللہ کا اختلاط ہے اور اختلاط سے پہلے اُن کا اس حدیث کو بیان کرنا ثابت نہیں ہے۔

[ ۲۲] حدثنا يحيى الحماني قال: ثنا هشيم قال: ثنا أبو بلج:حدثني يونس مولى بنى هاشم قال قلت لعبد الله بن عمرو أو ابن عمر: كيف الصلاة على النبي عُلْبُ ؟ قال:اللهم اجعل صلواتك و بركاتك ورحمتك عللي سيد المسلمين و إمام المتقين و خاتم پر درودكس طرح پرهنا ہے؟ انھول نے النبيين محمد عبدك و رسولك، فرمايا:اللهم اجعل صلواتك و إمام الخير و قائد الخير، اللهم بركاتك ورحمتك على سيد ابعثه يوم القيامة مقامًا محمودًا المسلمين و إمام المتقين و خاتم

ہمیں کی (بن عبدالحمید) الحمانی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم نے حدیث بیان کی ،کہا: ہمیں ابوبلیج ( یحیٰ بن سلیم)نے حدیث بیان کی ( کہا): مجھے بنو ہاشم کے مولی ہوٹس نے حدیث بیان کی ، اس نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمرویا عبدالله بن مر ( طِلْقُهُمُا ) سے کہا: نبی مَالَّقَیْمُا يغبطه الأولون والآخرون وصل النبيين محمد عبدك و رسولك، على محمد و على آل محمد، كما إمام الخير و قائد الخير، اللهم صلّيت على إبراهيم وعلى آل ابعثه يوم القيامة مقامًا محمودًا إبراهيم.

يغبطه الأولون والآخرون وصل على محمد و على آل محمد، كما صلّیت علی إبراهیم و علی آل إبراهيم.

# اس کی سندضعیف ہے۔ نيزد كيصيّ جلاءالافهام (ص١٣٣)

اس میں دووجہ صعف ہیں:

اول: کیخی الحمانی سخت ضعیف تھا۔ دیکھئے تقریب التہذیب (۷۹۹) دوم: یونس مولی بنی ہاشم کا ثقه وصدوق ہونا معلوم نہیں ہے۔

ہمیں عبراللہ بن مسلمہ (القعنبی) نے حدیث بیان کی، انھوں نے مالک (بن زیدالانصاری نے خبر بیان کی ،عبداللہ بن زید (طالنین ) وہ تھے جنھوں نے خواب میں نماز کی اذان دیکھی تھی، انھوں (محمد بن عبداللد بن زید) نے ابومسعود الانصاری (عقبه بن عمروط الله: ) ہے، انھوں نے فرمایا: ہمارے یاس سعد بن عبادہ (طاللہ:) کی

[75] حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نعيم بن عبد الله المجمر أن محمد بن عبد الله بن الس المدنى ) سے انھوں نے نعیم بن زيد الأنصاري\_وعبد الله بن زيد عبدالله المجر عيم المسي محربن عبدالله بن هو الذي كان رأى النداء في الصلاة \_ أخبره عن أبى مسعود الأنصاري قال: أتانا رسول الله عَلَيْسِهُ في مجلس سعد بن عبادة، فقال بشير ابن سعد: أمرنا الله أن نصلّي عليك يا رسول الله! فكيف نصلّى عليك؟

قال: فسكت رسول الله عَلَيْكِ مَا الله عَلْكُ عَلَيْكِ مَا الله عَلَيْكُ مِنْ اللهِ عَلْكُ مِنْ الله عَلَيْكُ مِنْ اللهِ عَلَيْكُ مِنْ اللّهِ عَلَيْكُ مِنْ اللّهِ عَلَيْكُ عَلَيْكُ مِنْ اللّهُ عَ

((قولوا:اللهم صلّ على محمد بهاندا بهم آپ پر کر وعلى آل محمد كما صلّیت علی پر رسول الله مَالِیْنِهِم آل الله مَالِیْنِهِم آل الله مَالِیْنِهِم آل الله مَالِیْنِهِم الله مَالِی محمد و به م نے بیتمنا کی که علی آل محمد، کما بارکت علی آپ سے سوال بی نام الله من العالمین، إنك حمید مَالِیْنِهُم نِه فی العالمین، إنك حمید مَالِیْنِهُم نِه فی العالمین، إنك حمید ((اللهم صلّ علی مجید والسلام کما علمتم .)) ((اللهم صلّ علی مجید والسلام کما علمتم .))

((اللهم صلّ علی محمد وعلی آل محمد کما صلّیت علی آل ابراهیم و بارك علی محمد و علی آل آل محمد، کما بارکت علی ابراهیم فی العالمین، إنك حمید ابراهیم فی العالمین، إنك حمید محید والسلام کما علمتم.)) اورسلام ای طرح بے جیے تھیں علم ہے۔

اس کی سندسی ہے۔

اسے ابوداود (۹۸۰) نے عبداللہ بن مسلمہ القعنمی سے اور مسلم (۲۰۴۱) نے امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے۔ بیروایت موطأ امام مالک (روایة بیجی ار۱۲۵، ۱۲۱) میں موجود ہے۔

[ 15] حدثنا محمود بن خداش جمیں محمود بن خداش نے حدیث بان کی ، قال: ثنا جرير عن مغيرة عن أبي كها: تمين جرير (بن عبدالحميد) نے معشر عن إبراهيم قال قالوا:يا رسول الله!قد علمنا السلام مقسم) عد، انهول نے ابومعشر (زیادبن عليك، فكيف الصلاة عليك؟ قسال: ((قسولوا: السلهم صل تابعي) سے، انھوں نے کہا: على[محمد] • عبدك و رسولك و لوگول نے كہا: يارسول الله! ہم نے آپ ير أهل بيته كما صلّيت على آل سلام (يرهنا/تشهد مين) جان ليا ب، إبراهيم، إنك حميد مجيد وبارك پن آپ پردرودكس طرح پرهين؟ آپ عليه و[علي] أهل بيته كما في فرماه: كهو: باركت على إبراهيم، إنك حميد

حدیث بیان کی، انھوں نے مغیرہ (بن کلیب ) سے ، انھوں نے ابراہیم (نخعی/

((اللهم صلّ على محمد عبدك و رسولك و أهل بيته كما صلّيت على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد وبارك عليه و[على] أهل بيته كما باركت على إبراهيم، إنك حميد مجيد .))

#### تحقیق اس کی سندضعیف ہے۔

مجيد .))

اسے ابن جربرطبری نے تغییر (۲۲را۳۲۳) میں ابن حمید (ضعیف): ثنا جربرعن مغیرة عن زیاد ( ایمعشر )عن ابراہیم کی سند سے روایت کیا ہے۔ د يکھئے جلاء الافہام (ص۱۳۳)

اضافهازنسخفضل الصلوة على النبي مَزَّاتِيْمُ بتقيق عبدالحق التركماني (ص٢١١\_١٦٤)

ففنابل ذرود وسأل 109

بهروایت دو دجه سے ضعیف ہے:

اول: پیمرسل یعنی منقطع ہے اور اصول حدیث میں پیمقرر ہے کہ مرسل ومنقطع روایت ضعیف ہوتی ہے۔

دوم: مغيره بن مقسم مدلس تھے۔ ديکھئے طبقات المدلسين (الفتح المبين ١٠٤/٣١م ٢٢) اصولِ حدیث میں بیمسکلہ بھی مقرر ہے کہ مدلس کی عن والی روایت (غیر صحیحین میں) نا قابلِ جحت یعنی ضعیف ہوتی ہے۔ دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح (ص۹۹)

[70] حدثنا سلیمان بن حرب تمیں سلیمان بن حرب نے مدیث بیان قال: ثنا السري بن يحيى قال: كى، كها: بميں سرى بن يجيٰ نے حديث سمعت الحسن قال: لما نزلت: ﴿ إِنَّ اللَّهَ وَ مَلْئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيُّ " يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ امَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ مَلْئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبيُّ النَّالَةُ ا سَلِّمُوْا تَسْلِيمًا ﴾ قالوا: يارسول الله! هذا السلام قد علمنا كيف هو تُسْلِيْمًا ﴿ بِحُنْكِ اللَّهُ فِي يَرْمُتُينَ فكيف تأمرنا أن نصلّى عليك ؟ قال: ((تقولون:اللهم اجعل صلواتكِ و بركاتك على آل محمد كما جعلتها على آل تجميجور [ الاحزاب: ٥٦] نازل هوئي تو إبراهيم، إنك حميد مجيد .))

بیان کی ، کہا: میں نے حسن (بھری) ہے سنا، انھوں نے فرمایا: جب ﴿ إِنَّ اللَّهُ وَ الَّذِيْنَ امَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے نبی پر درود برطصتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم آپ (مَنَّاتِیْتِمْ) پر درود پر هواورخوب سلام لوگوں نے کہا: یا رسول الله! بیسلام تو ہم جانے ہیں کہ کیسے ہے لہذا آپ ہمیں درود كس طرح يوصنے كاتكم ديتے ہيں؟ آپ نے فرمایا: کہو: اللهم اجعل صلواتك

و بركاتك على آل محمد كما جعلتها على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.

### تحقیق اس کی سندمرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ د یکھئے جلاء الافہام (ص۱۳۳۳) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۲۸۸۲ ۵۰۸۲۲)

[ ٢٦] حدثنا إسحاق الفروي قال: ثنا عبد الله بن جعفر عن ابن الهاد عن عبد الله بن خباب عن أبي سعيد الخدري قال قالوا:

يا رسول الله! هذا السلام عليك قد عرفناه فكيف الصلاة ؟ قال:

((تقولون: اللهم صلّ على محمد عبدك ورسولك كما صلّيت على آل إبراهيم و بارك على محمد و على على آل محمد كما باركت على إبراهيم.))

ہمیں اسحاق (بن محمد ) الفروی نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر (بن چے)نے مدیث بیان کی، اُس نے (یزید بن عبدالله ) ابن الهاد سے ، انھول نے عبداللدين خباب سے، اٹھوں نے ابوسعيد الخدري ( طالند؛ ) ہے، انھوں نے فرمایا: لوگوں نے کہا: یا رسول الله! اس سلام کوتو ہم نے پہیان لیا ہے، پس درود سی طرح پر هناہے؟ آپ نے فرمایا:تم (كهو): (( اللهم صلّ على محمد عبدك ورسولك كما صليت على آل إبراهيم و بارك على محمد و على آل محمد كما باركت على إبراهيم.))

المتنق الله مي مي مي

فعَانِلُ دُرود وسَلًا

اسے ابن ماجہ (۹۰۳) نے عبداللہ بن جعفر کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی سند امام علی بن عبدالله المدین کے والد عبدالله بن جعفر کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے کیا آنے والی حدیث میں دو تقدراو یوں نے اس کی متابعت کر رکھی ہے لہذا میروایت بھی صحیح ہے۔ ویکھئے حدیث: ۲۷

[ ۲۷] حدثنا إبراهيم بن حمزة قال: ثنا يعني عبد العزيز بن أبي حازم و عبد العزيز بن محمد عن يزيد عن عبد الله بن خباب عن أبي عن أبي سعيد الخدري قال قلنا:

يا رسول الله! هذا السلام عليك، فكيف الصلاة عليك؟ قال:

((قولوا: اللهم صلّ على محمد عبدك ورسولك كما صلّيت على يارسول الله! يه آپ پرسلام به اسراهيم و بارك على محمد و آل پر درود كس طرح پرهنا ہے؟ محمد كما باركت على ابراهيم و فرمايا: كهو((اللهم صلّ على ابراهيم و فرمايا: كهو((اللهم صلّ على آل ابراهيم.))

ہمیں ابراہیم بن حمزہ (بن محمد بن حمزہ المدنی) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں لیعنی عبدالعزیز بن ابی حازم اور عبدالعزیز بن عبی عبدالعزیز بن ابی حازم اور عبدالعزیز بن محمد (الدراوردی) نے حدیث بیان کی ، انھول (دونوں) نے یزید (بن عبداللہ بن المهاد) سے ، انھول نے بابوسعید الحدری (واللہ بن خباب المہاد) سے ، انھول نے ابوسعید الحدری (واللہ بن خباب سے ، انھول نے ابوسعید الحدری (واللہ بن خباب سے ، انھول نے کہا: ہم نے کہا:

یارسول الله! بیآپ پرسلام ہے لہذا آپ پر درود کس طرح پڑھنا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہو((اللهم صلّ علی محمد عبدك ورسولك كما صلّیت علی ابراهیم و بارك علی محمد و آل محمد كما باركت علی إبراهیم و آل آل إبراهیم و))

عبدالتق التركماني كے نفخ مين "حدثنا إبراهيم بن حمزة قال: حدثنا عبد العزيز \_يعني ابن أبي حازم \_ و عبد العزيز بن محمد عن يزيد" كها الهوا ہے۔ و كيك سلام

### اس کی سندسی ہے۔

#### اسے امام بخاری (۲۳۵۸،۴۷۹۸) نے بھی ابراہیم بن حمزہ سے روایت کیا ہے۔

[ ۲۸] حدثناعلي بن عبد الله: حدثني محمد بن بشر قال: ثنا مجمع بن يحيى عن عثمان بن موهب عن موسى بن طلحة \_قال موهب عن موسى بن طلحة \_قال القاضي: أراه عن أبيه، سقط من كتابي عن أبيه \_قال قلت: كتابي عن أبيه \_قال قلت: يارسول الله! كيف الصلاة عليك ؟ قال ((قل: اللهم صلّ على محمد كما صلّيت على إبراهيم، إنك حميد مجيد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على أبراهيم، إنك وعلى آل محمد كما باركت على البراهيم، إنك إبراهيم، إنك إبراهيم، إنك إبراهيم، إنك إبراهيم، إنك إبراهيم، إنك إبراهيم، إنك [حميد مجيد مجيد] .))

ہمیں علی بن عبداللہ (المدینی) نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے محمہ بن بشر (بن الفرافصہ العبدی) نے حدیث بیان کی ،کہا: ہمیں مجمع بن یجی (الانصاری) نے حدیث بیان کی ،کہا: ہمیں مجمع بن یجی (الانصاری) نے حدیث بیان کی ،انھوں نے عثمان بن فرعبراللہ بن ) موہب سے ،انھوں نے موسی بن طلحہ سے ۔

قاضی (اساعیل بن اسحاق / صاحب کتاب) نے کہا: میں سجھتا ہوں کہ انھوں نے اپنے اباسے صدیث بیان کی ،جس کا ذکر میری کتاب سے ساقط ہوگیا ہے۔ فرمایا: میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ پر درود کس طرح پڑھنا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہہ ((اللهم صلّ علی محمد کما صلّیت علی ابراھیم، انك حمید محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم، انك آحمید مجید].))

اسے نسائی (۳۸ م ۱۲۹۱) اور احمد (۱۲۲۱) وغیر ہمانے محمد بن بشر سے اسی سند کے ساتھ موئی بن طلحہ من ابیہ...الخ روایت کیا ہے۔ دیکھئے آنے والی حدیث: ۲۹

ہمیں علی بن عبراللہ ( المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مروان بن معاویہ (الفزاری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عثان بن حکیم ( بن عباد بن حنیف الانصاری ) نے حدیث بیان کی، انھوں نے خالد بن سلمہ (المحزومی) ہے، انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے، انھوں نے کہا: مجھے بنوالحارث بن الخزرج کے بھائی زیدبن خارجہ نے خبر دی کہ میں نے کہا: يارسول الله! بهم نے آپ يرسلام كاطريقه جان ليا بلهذا درود *كس طرح يوهيس*؟ آپ نے فر مایا: مجھ پر درود پر هواور کہو: ((اللهم بارك على محمد و على آل محمد كما باركت على إبراهيم و آل إبراهيم ، إنك حميد مجيد .))

[79] حدثنا علي بن عبد الله قال: ثنا حدثنا مروان بن معاوية قال: ثنا عثمان بن حكيم عن خالد بن سلمة عن موسى بن طلحة قال: أخبرني زيد بن خارجة \_ أخو بني الحارث بن الخزرج \_ قال قلت: يا رسول الله! قد علمنا كيف نسلم عليك فكيف نصلي عليك؟ قال: ((صلوا علي و قولوا: اللهم بارك على محمد و على آل محمد كما بارك بارهيم، إنك حميد مجيد مجيد .))

تعقیق اس کی سندسے۔ اسے نسائی (۱۹۹۳ م۱۲۹۳) اوراحمد (۱۹۹۱) وغیر ہمانے عثمان بن حکیم کی سندسے اور طبر انی (انجم الکبیر ۱۲۸۵ م۱۲۳۳۵) نے ابوخلیفہ: ثناعلی بن المدینی ...الخ کی سندسے روایت کیا ہے۔

ہمیں عبداللہ بن مسلمہ (القعنبی) نے حدیث بیان کی ، انھوں نے مالک بن انس أبي بكر بن محمد بن عمرو بن سے، انھوں نے عبداللہ بن انی بربن محد حزم عن أبيه عن عمرو بن سليم بن عمرو بن حزم سے ، انھول نے اسے ابا انھوں نے عمروبن سلیم الزرقی نے ، انھوں نے کہا: مجھے ابوحمید الساعدی (مثالثہ: )نے ہم آپ بر کس طرح درود بڑھیں؟ تو رسول الله مَنَا لِنَيْرَمِ نِي فَر مايا: كَبُو (( السلهم صلّ على محمد و أزواجه و ذريته وبارك على محمد وأزواجه و ذریته کما بارکت علی آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.))

٢٠٠٦ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن أنس عن عبد الله بن الزرقي قال: أخبرني أبو حميد (ابو بكر بن محد بن عمرو بن حزم) سے، الساعدي أنهم قالوا:يا رسول الله! كيف نصلَّى عليك؟ فقال رسول الله عَلَيْكُ : ((قولوا: اللهم صلّ على خبر دي كهأن لوكون ني كها: يارسول الله! محمدو أزواجه وذريته كما صلّيت على آل إبراهيم وبارك علی محمد و أزواجه و ذریته کما باركت على آل إبراهيم، إنك كما صلّيت على آل إبراهيم حميد مجيد.))

### 🙀 تحقیق 🏶 اس کی سند سیجے ہے۔

اسے بخاری (۳۳۲۹) مسلم (۷۰۴) اور ابوداود (۹۷۹) وغیرہم نے امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے اور بیموطا امام مالک (روایة یجیٰ بن یجیٰ ار۱۲۵، روایة ابن القاسم: ساس تققی ) میں موجود ہے۔

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی ، انھوں نے ابوب (اسختیانی) سے ، انھوں نے محمد ( بن سیرین ) سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعود (الانصاري) ہے، انھوں نے کہا: کہا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں تھم دیا ہے کہ ہم آپ برسلام کہیں اور آپ پر درود محمد كما صلّيت على آل پرهيس، بم نے آپ پرسلام كهنا توجان ليا إبراهيم، اللهم بارك على آل هم، پس درودكس طرح يوهيس؟ آب محمد كما باركت على إبراهيم .)) نفر مايا: كهو ((اللهم صلّ على آل محمد كما صلّيت على آل إبراهيم، اللهم بارك على آل محمد كما باركت على إبراهيم .))

۲۷۱ حدثنا سلیمان بن حرب قال: ثنا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد عن عبد الرحمن بن بشر ابن مسعود قال قيل: يا رسول الله! أمرتنا أن نسلم عليك وأن نصلى عليك وقد علمنا كيف نسلم عليك، فكيف نصلّى [عليك] ٢ قال: ((تقولون: اللهم صلّ على آل

تحقیق کے ہے۔اہے ابن جریر الطبر ی نے تفییر (۳۲/۲۲) میں صحیح سند کے ساتھ ابوب اسختیانی ہے روایت کیا ہے۔

اس کی سند میں انقطاع کا شبہ ہے لیکن امام نسائی ( ۳ر ۲۷ ح ۱۲۸۷) نے اسے عبدالوماب بن عبدالمجيد: حدثنا مشام بن حسان عن محمد (بن سيرين) عن عبدالرحمٰن بن بشر (بن مسعود) عن الي مسعود الانصاري (عقبه بن عمرو) طالفيٌّ كي سند سے روايت كيا ہے۔

اضافه ازنسخه فضل الصلوة على النبي مَثَّالِيَّةُ المُحقيق عبد الحق التركماني (ص١٤١)

عبدالحق التركماني كے نسخ مين وبارك على آل محمد " ہے۔ و كيم الك

امام علی بن المدینی نے فرمایا: ہشام کی محد (بن سیرین) سے حدیثیں سیج بير \_ د يكھئے كتاب الجرح والتعديل (٩ر٥٥ وسنده صحيح ) اورائفتح المبين (ص٢٢)

[۷۲] حدثنا مسدد قال: يزيد بن جميس مسدونے حديث بيان كى ،كها: جميس یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں (عبداللہ) ابن عون نے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعود سے كه لوگول نے كہا: يا رسول الله! بم نے آپ پرسلام کہنا تو جان لیا ہے پس آپ پر درود مس طرح برهيس؟ آب (مَالَاتَيْظِم) نے فرمایا: کہو ((السلھم صلّ عللی محمد كما صلّيت على آل إبراهيم اللهم بارك على محمد كما باركت على آل إبراهيم.))

زريع قال: ثنا ابن عون عن محمد ابن سيرين عن عبد الرحمن بن بشر بن مسعود قال قالوا: يارسول الله!قد علمنا كيف نسلم عليك فكيف الصلاة عليك ؟ قال: ((قولوا ت : اللهم صلّ على محمد كما صلّيت على آل إبراهيم، اللهم بارك على محمد كما باركت على آل إبراهيم.))

المعتق الله المعتم المديث ہے۔

اسے نسائی (عمل الیوم واللیلہ: ۵۱، السنن الکبریٰ:۹۸۷) نے یزید بن زریع کی سند سے روایت کیا ہے۔ د تکھئے حدیث سابق: اے

اصل میں 'قالوا''حصی گیاہے، جبکہ عبدالحق التر کمانی کے نسخ میں 'قولوا ''ہے (ص۱۷۲) اور یہی صحیح

ہمیں نفر بن علی (اجہضمی) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ (بن عبدالاعلیٰ البصرى السامى ) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں ہشام ( بن حسان ) نے حدیث بیان کی ،انھوں نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعود سے، انھوں نے کہا: ہم نے کہایا، نبی مَثَالِثَائِم سے کہا گیا کہ میں آپ پر درود بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور سلام کہنے کا بھی ،سلام تو ہم نے إبراهيم، اللهم بارك على محمد يجان ليا كيكن آپ پر درودكس طرح يرهيس؟ آب نے فرمایا: کہو(( اللهم صلّ على آل محمد كما صلّيت على آل إبراهيم ، اللهم بارك على محمد كما باركت على آل إبراهيم.))

[٧٣] حدثنا نصر بن على قال: ثنا عبد الأعلى قال: ثنا هشام عن محمد عن • عبد الرحمن بن بشر ابن مسعود قال قلنا أو قيل للنبي مَلِيلًه : أمرنا أن نصلّى عليك و نسلم عليك، فأما السلام فقد عرفناه ولكن كيف نصلّى عليك ؟ قال: ((تقولون: اللهم صلّ على آل محمد كما صلّيت على آل كما باركت على آل إبراهيم .))

### د کیھئے حدیث سابق: اے

الركوئي ثقيراوي تقدي زيادت مقبول ہوتی ہے البذا اگر كوئي ثقدراوي متصل بيان كرے اور عادر دوسرے تقہراوی مرسل ومنقطع بیان کریں تو روایت معلول نہیں ہوتی اِلا پیہ کہ محدثین کرام بالا جماع کسی روایت کومعلول قرار د س\_

اصل میں "محمد بن عبد الوحملن" حجیب گیاہ، جبکہ عبدالحق التر کمانی کے نسخ میں "محمد عن عبد الوحمل "ب (و كيك ص ١٤١) اوريمي سيح بـ

# 7 دُرود کے بغیر دعامعلق رہتی ہے]

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں عمرو بن مسافر نے حدیث ایک نینخ نے حدیث بیان کی ، کہا: میں نے كانت معلقة بين السماء والأرض. هوئ سنا: جس دعا ميس بهلے نبي مَالنَّيْمِ بر درود نه برها جائے تو وہ آسان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔

ر ۲۶] حدثنا سليمان بن حرب قال: ثنا عمرو بن مسافر:حدثني شیخ من أهلی قال: سمعت سعید بیان کی (کہا): مجھے میرے خاندان کے ابن المسيب يقول: ما من دعوة لا يصلّى على النبي عَلَيْكُ قبلها إلا سعيد بن المسيب (رحمه الله) كوفر مات

> اس کی سندضعیف ہے۔ دیکھئے جلاء الافہام (ص۱۳۲،۱۳۳) بيروايت دووجه سيضعيف ہے:

اول: عمروبن مسافر (عمر بن مساور) مجروح رادی ہے۔ (دیکھئے سان المیز ان ۱۳۳۰–۳۳۱) دوم: خاندان کاشخ مجہول العین ہے۔

### [ درودصرف انبیاء کے لئے ہے]

[٧٥] حدثنا عبد الله بن عبد ممين عبدالله بن عبدالوباب نے مديث بیان کی ، کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن زیادنے حدیث بیان کی (کہا): مجھے عثمان بن کیم بن عباد بن حنیف نے حدیث بیان کی ، انھوں نے عکرمہ (مولی ابن عباس) سے،

الوهاب قال: ثنا عبد الرحمٰن بن زیاد:حدثنی عثمان بن حکیم بن عباد بن حنيف عن عكرمة عن ابن عباس أنه قال: لا تصلوا صلاة على تسی پربھی ( خاص اور انفرادی ) درود نہ یر هو، کیکن مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کی دعا کی جاتی ہے۔

أحد إلا على النبي عَلَيْكُ ولكن المعول في (عبرالله) ابن عباس (طالله) يدعى للمسلمين والمسلمات عهانهول في فرمايا: نبي مَنَا تَعْيَمُ كَعلاوه بالإستغفار.

#### اس کی سند میں نظر ہے۔

اسے طبرانی (الکبیر ۱۱۸۵۳ حسا۱۱۸) اور عبد الرزاق (۱۲۲۲ح ۱۱۹۹) وغیر جانے سفیان توری عن عثان بن حکیم کی سند سے روایت کیا ہے۔ اگر عبدالله بن عبدالو ہاب سے مراد ابومجرا بجبی البصری ہیں اور عبدالرحمٰن بن زیاد سے مرادالرصاصی ہیں تو پھر بیسند سیجے ہے۔ ابن الى شيبه (۱۹/۲ م۱۹/۲) نے سیح سند کے ساتھ سیدنا ابن عباس طالغنا ي نقل كيا: " ما أعلم الصلاة تنبغي من أحد على أحد إلا على النبي عَلَيْهُ "" میرے علم کے مطابق نبی مَثَالِثَیْئِم کے علاوہ کسی پر (خاص اور انفرادی طور پر) درود پڑھنا جائز تہیں ہے۔ [بعض الناس کا خیال ہے کہ عبد الرحمٰن بن زیاد سے مرادعبد الواحد بن زیاد ہے۔ واللہ اعلم]

[٧٦] حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة جميل ابو بكر بن الى شيبه نے مديث بيان قال: ثنا حسین بن علی عن جعفر بن کی ، کہا: ہمیں حسین بن علی ( انجفی ) نے برقان قال: كتب عمر بن عبد العزيز: أما بعد! فإن أناسًا من الناس قد التمسوا الدنيا بعمل الآخوة وإن عبدالعزيز (رحمه الله) في لكها: اما بعد!

حدیث بیان کی، انھوں نے جعفر بن برقان سے ،انھوں نے کہا: عمر بن الناس من القصاص قد أحدثوا[من] • لوگول میں سے پچھلوگ آخرت کے اعمال

ا اصل میں 'فی الصلاۃ'' حجب گیاہے، جبہ عبد الحق التر کمانی کے نسخ میں 'من الصلاۃ'' ہے (ص۲۷۱) اور یمی کیے ہے۔

الصلاة على خلفائهم و أمرائهم عدل صلاتهم على النبي عَلَيْكِ فَاذا جاء ك كتابي هذا فمرهم أن تكون صلاتهم على النبيين و دعاؤهم كرليا ب للذاجب ميرابي خطتمهارك للمسلمين عامة ويدعوا ما سوى ياس ينجية انطيس عكم دوكه وه نبيول يردرود ذلك .

سے دنیا جاہتے ہیں اور لوگوں میں سے کعض قصہ گوخطیبوں نے اینے خلفاءوامراء کے لئے نبی مَنَا عَلَيْهِمْ بردرود جیسے درود کوا بجاد پڑھیں اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کریں اور اس کے علاوہ دوسری باتیں جھوڑ دیں۔

## کے تحقیق کے اس کی سندسے ہے۔

بدروایت مصنف ابن ابی شیبه (۱۳ ۱۸ میر ۳۵۰۸۳) میں موجود ہے۔

# [غيرنبي بروصلى الله كالسنعال اوراس كامفهوم]

[٧٧] حدثنا حجاج قال: ثنا أبو عوانة عن الأسود بن قيس عن نبيح كى ،كما: بميل ابوعوانه نے حديث بيان العنزي عن جابر بن عبد الله:أن كى، أنهول نے اسود بن قيس سے، أنهول امرأة قالت: يارسول الله! صلَّ عليَّ و على زوجى (صلى الله عليك عبدالله (الله علي) عبدالله (الله علي) عند وسلم) فقال: ((صلّى الله عليكِ و ايكعورت ني كها: يارسول الله! آپ محص على زوجكِ .))

ہمیں جاج (بن منہال) نے حدیث بیان نے تیج العنزی سے ، انھوں نے جابر بن

یراور میرے شوہر پر درود پڑھیں ( لعنی

1 اصل میں 'علیہ وسلم' ہے، جبکہ عبدالحق التر کمانی کے نسخ میں 'علیك وسلم' ہے۔ (د يكھے ش ٢٥١)

ہمارے لئے دعا کریں) (صلی اللہ علیک وسلم)
تو آپ نے فرمایا: ((صلبی الله علیكِ
و علی زوجك)) اللہ بچھ پراور تیرے
شوہر پررم كرے۔

### اس کی سندیج ہے۔

اسے ابوداود (۱۵۳۳) اوراحمد (۳۹۷۳) وغیر ہمانے ابوعوانہ وضاح بن عبداللہ المیشکری کی سند سے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حبان نے اسے بچے قرار دیا ہے۔ د کیھئے موار دالظم آن (۱۹۵۰–۱۹۵۲)

[ ۲۸] حدثنا سليمان بن حرب قال: ثنا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد: أنه كان يدعو للصغير و يستغفر كما يدعو للكبير. فقيل له: إن هذا ليس له ذنب ؟ فقال: النبي عَلَيْ قد غفر الله له ما تقدم من فنبه و ما تأخر و قد أمرت أن أصلّي عليه.

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان
کی ، کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث
بیان کی ، انھوں نے ابوب (السختیانی)
سے ، انھوں نے محمد (بن سیرین رحمہ اللہ)
سے ، انھوں نے محمد (بن سیرین رحمہ اللہ)
واستغفار کرتے تھے جس طرح بردے کے
لئے دعا واستغفار کرتے تھے۔ پھر انھیں کہا
گیا: اس کا تو کوئی گنا ہبیں ہے؟ تو انھوں
نے فرمایا: نبی مَنَا ﷺ کی اگلی اور پچپلی
اجتہادی لغرشیں معانی کردی گئی ہیں اور
مجھے آپ پر درود پر صنے کا تھم دیا گیا ہے۔

اس کی سندی ہے۔

فضائل ذرود وسلل

### [تلبیہ(لبیک) کے بعددرود بڑھنا]

زائدة قال:

سمعت القاسم بن محمد يقول:

[ ۲۹] حدثنا يعقوب بن حميد بن مميل يعقوب بن حميد بن كاسب نے كاسب قال: ثنا عبد الله بن عبد الله حديث بيان كى ، كها: بمين عبدالله بن الأموي عن صالح بن محمد بن عبدالله الاموى نے مدیث بیان كى ، انھوں نے صالح بن محمد بن زائدہ سے ، اس نے کہا: میں نے قاسم بن محد (بن ابی كان يستحب للرجل إذا فرغ من كر) كوكت موئ منا: آدمى جب لبيك تلبیته أن يصلّی على النبي عَلَيْكِ . کہنے ہے فارغ ہو تو اس کے لئے مستخب ہے کہ وہ نبی مَثَالِثَیْمِ بر درود

اس کی سندضعیف ہے۔

اسے دارقطنی (۲۲۸۲ ح ۲۲۸۵) نے یعقوب بن حمید کی سندسے روایت کیا ہے۔ نيز د يکھئے جلاءالافہام (ص۱۳۶)

> اس میں صالح بن محمد بن زائدہ المدنی اللیثی ضعیف ہے۔ د يكھئے تقريب التهذيب (٢٨٨٥) اور سنن الي داود (١٣١٢ تقفي) اورعبدالله بن عبدالله الاموى لين الحديث (يعني ضعيف) تھا۔

(د يکھئےتقريب التہذيب:٣٢١٩)

ففئانل دُرود وسَلَّمَا 123

## [مساجد کے پاس سے گزرتے وقت درود پڑھنا]

ہمیں کی بن عبدالحمید (الحمانی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سیف بن عمر ظاللہ؛ نے فرمایا: جبتم مسجدوں کے پاس يے گزرونو نبي سَالَيْنَائِم پردرود برهو۔

[۱۸] حدثنایحیی بن عبد الحميد قال: ثنا سيف بن عمر التمیمی عن سلیمان العبسی عن المیمی نے صدیث بیان کی ، اس نے على بن حسين قال: قال على بن سليمان (بن الي المغيره) العيسي (الكوفي) أبى طالب رضى الله عنه:إذا مورتم سے، أس نے على بن حسين (رحمه الله) بالمساجد فصلوا على النبي عَلَيْكِ . حد ، انهول نے كها: على بن الى طالب

تعقیق اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر ۱۲۲۱) ليجي بن عبدالحميد الحماني سخت مجروح تفايه

و يكفئ تقريب التهذيب (٥٩١ و لفظه: حافظ إلا أنهم اتهموه بسرقة الحديث) سیف بن عمرالمیمی ضعیف الحدیث اورضعیف فی التاریخ تھا۔اس پر جرح کے لئے د يكھئے تہذيب التهذيب (١٩٨٥-٢٩٦) وكتب المجر وحين .

سیدناعلی بن حسین رحمہ الله (زین العابدین) کی سیدناعلی طالفیہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے لہذا یہ سند منقطع بھی ہے۔

#### [صفااورمروه پردرود]

تهمیں عارم (محمد) بن الفضل (السدوسی) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں عبداللہ بن المبارك نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں زكريا (بن الى زائده) نے حدیث بیان کی، (انھوں نے عامر بن شراحیل اشعبی سے ) انھوں نے وہب بن الا جدع سے، انھوں نے کہا: میں نے عمر بن الخطاب ( طالعین ) کو فرماتے ہوئے سنا:جب تم ( مکه) آؤتوبیت الله کے سات چکرلگا کر طواف کرو اور مقام ابراہیم کے پاس دو ر گعتیں پڑھو پھرصفا پر آؤنو وہاں کھرے ہو جاؤجہاں سے تعصیں بیت اللہ نظرا نے پھر سات تکبیریں کہو، ہر دو تکبیروں کے درميان الله كي حمد وثنا اور نبي مَثَالِقَيْدُم بر درود ہے اور اینے لئے دعا مانگو، مروہ پر بھی اسی

[1] حدثنا عارم بن الفضل قال: ثنا عبد الله بن المبارك قال: ثنا زكريا [عن الشعبي] عن وهب ابن الأجدع قال: سمعت عمر بن الخطاب يقول: إذا قدمتم فطوفوا بالبيت سبعًا و صلّوا عند المقام ركعتين شم أتوا الصفا مقوموا [عليه] من حيث ترون فقوموا [عليه] من حيث ترون كل] تكبيرتين حمد لله وثناء عليه وصلا ته على النبي عُلَيْسُم، و مسألة وضائم و على المروة مثل ذلك.

علام اس کی سندضعیف ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (صے ۱۳۷۹،۱۳۷)

اضافه ازنسخ نضل الصلوة على النبي مَرَّا لِينَيِّمُ بَتَقَيْقِ عبد الحق التركماني (ص٩٥١)

ففأبل درود وسلام

اسے امام بیہ قی (۹۳/۵) نے جعفر بن عون: أنبأنا زكريا بن أبى زائدة... الح كى سندے بیان کیا ہے۔عارم السد وسی رحمہ الله پراختلاط کا الزام مردود ہے۔ زكريا بن ابي زائده مدلس تنظه و يكهيّ طبقات المدلسين مع الفتح المبين ( ٢٥٥م ١٢ص ٣٨) اور فتح الباري (٩٧٠ تحت ح ٥٧٥٥) اوربيروايت عن سے بالبذاضعيف ہے۔ نيز د يکھئے مصنف ابن الي شيبه (۱۱۰ سر۲۹۲۹۶)

#### [مسجد میں داخل ہوتے وقت درود ]

[۸۲] حدثنا يحيى بن عبد الحميد قال: ثنا عبد العزيز بن محمد عن عبد الله بن الحسن عن أمه فاطمة بنت الحسين عن فاطمة بنت النبي مَلْنِكْ قَالَت: قال لى رسول الله عَلَيْكُم : ((إذا دخلت المسجد فقولى: بسم الله والسلام على رسول الله، اللهم صلّ على محمد و على آل محمد و اغفرلنا و سهل كهه: بسم الله والسلام على لنا أبواب رحمتك، فإذا فرغت رسول الله، اللهم صلّ على محمد فقولي مثل ذلك غير أن قولي: و سهل لنا أبواب فضلك .))

ہمیں یجیٰ بن عبدالحمید ( الحمانی ) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن محمر (الدراوردي) نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن الحسن سے ، انھوں نے اپنی مال فاطمہ بنت الحسین سے، انھوں نے نبی مَنَا لِنْ اللَّهِ كَلَّم كَى بِيثِي فاطمه (طالعُهُما) سے ، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ مَالِنْدَام نے مجھے فر مایا: جب تم مسجد میں داخل ہوتو و على آل محمد و اغفرلنا و سهل لنا أبواب رحمتك. پرجب (نماز سے ) فارغ ہوجاؤ تواسی طرح کہ سوائے اس كرة و سهل لنا أبواب فضلك"

ففالل ذرود وسلل 126

#### و تحقیق اس کی سندضعیف ہے۔

اسے ترمذی (۱۲۴) ابن ماجہ (۷۷۱) اوراحمد (۲۸۲،۲۸۲) وغیرہم نے عبداللہ بن الحن كى سند سے روایت كيا ہے۔

امام تر ذری نے فرمایا: اور اس کی سند متصل نہیں ہے، فاطمہ بنت الحسین طالعین خوانا نے فاطمۃ الكبرى فالنفين (بنت رسول الله مَثَالِقَيْمِ ) كوبيس يايا \_

منقطع روایت کوحسن قرار دیناغلط ہوتا ہے، الایہ کہاس کاحسن شاہدیا متابعت مل جائے۔ اس سے بناز کردیت ہے۔ (ساکب)اس سے بناز کردیت ہے۔ عبدالعزیز بن محمد الدراور دی ہے اسے موسیٰ بن داود نے بھی بیان کیا ہے۔

د يكھئے حافظ ابن حجر كى كتاب: نتائج الافكار (١٨٣٨)

حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں قیس (بن الربیع) نے حدیث بیان کی ، اُس نے عبداللہ بن الحسن ہے ، انھوں نے اپنی ماں فاطمہ بنت الحسین سے، انھوں نے نبی مَثَالِیْا مِمْ کی بیٹی فاطمه (خالفنا) سے، انھوں نے کہا کہ رسول الله مَنَا لِيُنْ لِم نِ مِحْصِ فر مايا: الممرى بيني! جبتم مسجد ميں داخل ہوتو كہه: اللهم صلّ على محمد وعلى آل محمد، اللهم اغفرلنا وارحمنا وافتح لنا أبواب رحمتك .

[ ٨٣] حدثنا يحيى قال: ثنا قيس بمين يجي (بن عبدا لحميد الحماني ) نے عن عبد الله بن الحسن عن أمه فاطمة ابنة الحسين عن فاطمة بنت النبي عَلَيْهُ قالت قال لي رسول الله عَلَيْكِم: ((يا بنية!إذا دخلت المسجد فقولى: بسم الله والسلام على رسول الله، اللهم صل على محمد وعلى آل محمد، اللهم اغفرلنا وارحمنا وافتح لنا بسم الله والسلام على رسول الله، أبواب رحمتك .))

ففناني ذرود وسلل

#### کو تحقیق کے اس کی سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ د میکھئے حدیث سابق:۸۲

مثل ذلك.

[ 44] حدثنا يحيى بن عبد جميل يحي بن عبدالحمد بن (الحماني) نے الحميد قال: ثنا شويك عن ليث حديث بيان كى، كما بمين شريك (بن عن عبد الله بن الحسن عن أمه عبدالله القاضي) نے صدیت بیان کی، فاطمة بنت الحسين عن فاطمة المحول نے (عن کے ساتھ) لیث (بن بنت النبي عَلَيْكِ عن النبي عَلَيْكِ الله بن الحسن المسلم ) عن السبي عَلَيْكِ عن الله بن الحسن سے، انھوں نے اپنی مال فاطمہ بنت الحسين سے، انھوں نے نبی منالظیم کی بنی (سیده) فاطمه (خالفهٔ) سے ، انھوں نے نی مَنَّالِیْنَیِّمِ ہے اس جیسی حدیث بیان کی۔

#### اس کی سندمنقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ د تکھئے حدیث سابق:۸۲

[٨٥] حدثنا سليمان بن حرب تميل سليمان بن حرب نے مديث بيان قال: ثنا شعبة عن أبي إسحاق قال: كي، كما: تميس شعبه (بن الحاج) ني سمعت سعید بن ذي حدان قال: حدیث بیان کی، انهول نے ابو اسحاق قلت لعلقمة: ما أقول إذا دخلت المسجد؟ قال: تقول: صلَّى الله و ملائكته على محمد، السلام عليك أيها النبي ورحمة (الله و بركاته).

(عمروبن عبدالله السبعي) ہے، انھوں نے کہا: میں نے سعید بن ذی حدان سے سنا کہ میں نے علقمہ (بن قیس بن عبداللہ) ہے کہا: جب میں مسجد میں داخل ہوں تو کیا

کہوں؟ انھوں نے کہا: کہہ صلّی الله و ملائكته على محمد، السلام عليك أيها النبي ورحمة (الله و بركاته).

#### 🕸 تحقیق 🍪 اس کی سندضعیف ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ۱ ارے ۲۹ ۲۰ ۲۹۷) نے سفیان الثوری عن ابی اسحاق کی سند سے روایت کیا ہے۔ دیکھتے جلاء الافہام (ص ۱۳۷) سعید بن ذی حدان مجهول (الحال) راوی ہے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (۲۳۰۰)

مهمیں عارم (محمر) بن الفضل (السدوسی) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے منصور (بن المعتمر بن سليمان) سے ، انھوں نے أقول [إذا] وخلت المسجد؟ يزيد بن ذي حدان سے، اس نے كها: ميں قال تقول: صلّى الله و ملائكته في علقمه (بن قيس) سي كها: الا ابوشبل! جب میں مسجد میں داخل ہوں تو کیا کہوں؟ انھوں نے کہا: کہو صلحی السلسہ و ملائكته على محمد، السلام عليك أيها النبي و رحمة الله.

[ ٨٦] - حدثنا عارم بن الفضل قال: ثنا حماد بن زید عن منصور [(بن) المعتمر عن يزيد بن ذي حدان قال: قلت لعلقمة: يا أبا شبل!ما على محمد، السلام عليك أيها النبى و رحمة الله . قال قلت: من حدثك؟ أنت سمعته؟ قال: لا، حدثنيه أبو إسحاق الهمداني.

o اصل میں "منصور عن أبیه" ہے، جبکہ عبدالحق التر کمانی کے نسخ میں اُسی طرح ہے جس طرح ہم نے متن میں لکھاہے۔ ویکھیے ص ۱۸۵

اضافها زنسخه فضل الصلوة على النبي مَنَّا لِيَّنِيمُ بتَقيقِ عبد الحق التركماني (ص١٨٥)

میں نے کہا: یکس نے آپ کو بتایا ہے؟ کیا آپ نے اسے (کسی سے ) سنا ہے، انھوں نے کہا: نہیں، مجھے ابو اسحاق الهمد انی (عمروبن عبداللداسبیم) نے بتایا

اس کی سندضعیف ہے۔ یزید بن ذی حدان مجہول راوی ہے،اُس کے حالات کہیں بھی نہیں ملے۔ نيز د تکھئے حدیث سابق: ۸۵

# [صفاومروه پرتگبیرات اور درود کااهتمام]

ثنا همام بن یحیی قال: ثنا نافع أن کہا: ہمیں ہمام بن کی نے مدیث بیان [ابن] عمر كان يكبر على الصفا كي، كها: بمين نافع (مولى ابن عمر ظائمة ) ثلاثًا، يقول: لا إله إلا الله وحده لا في صديث بيان كى كم بيشك (ابن) شريك له، له الملك و له الحمد، وهو على كل شي قدير. ثم يصلّي تكبير كبتے (اور) فرماتے: لا إلـــه إلا على النبي عَلَيْكُم مُ يدعو و يطيل الله وحده لا شريك له، له الملك و القيام و الدعاء ثم يفعل على المروة نحو ذلك.

[۸۷] حدثنا هدبة بن خالد قال: بمين هدبه بن خالد نے حديث بيان كى، عمر (طالٹیں) صفا ( کی بہاڑی) پرتین دفعہ له الحمد، وهو على كل شي قدير ر ایک اللہ کے سواکوئی النہیں ،اس کاکوئی

اضافه ازنسخه ضل الصلوة على النبي مَنَّ النَّيْرَ عَلَيْ النبي مَنَّ النَّيْرَ عَلَيْ عَبِدالحق التركماني (ص١٨٥)

ففئانل ذرود وسلأ 130

شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیزیر قادر ہے ] پھر نبی مَنَالِثَيْتِمْ ير درود يراحت پھر لمبا قيام کرتے ہوئے دعا کرتے رہتے۔ پھرمروہ یربھی اسی طرح کرتے تھے۔

### الم المالية ال

نيز د يکھئے جلاء الافہام (ص ٩ س٢) اور مصنف ابن ابی شیبه (١٠١٠ ١٣٠ -٢٩٦٣)

### - تکبیرات *عیداور درود* <sub>]</sub>

تهمیں مسلم بن ابرہیم ( الازدی الفراہیدی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام بن ابی عبدالله الدستوانی نے حديث بيان كي، كها: تهميس حماد بن ابي سلیمان نے حدیث بیان کی ، انھوں نے ابراہیم (نخعی) ہے، انھوں نے علقمہ (بن قیس ایخی ) ہے: (عیداللہ) ابن مسعود، ابوموسىٰ (الاشعرى) اور حذيفه (بن اليمان قال عبد الله: تبدأ فتكبر تكبيرة / ضَ الله كالله كالله الله عقبه عيد سے

[ ٨٨] حدثنا مسلم بن إبراهيم قال: ثنا هشام بن أبي عبد الله الدستوائي قال: ثنا حماد بن أبي سليمان لل عن إبراهيم عن علقمة أن ابن مسعود و أبسا موسى و حذيفة خرج عليهم الوليد بن عقبة قبل العيد يومًا، فقال لهم:إن هذا العيد قد دنا، فكيف التكبير فيه ؟ تفتح بالصلاة و تحمد ربك و يهلاايك دن آيا توانيس كها: يعير قريب

اصل میں سلیمان کے بجائے سلمان حجیب گیا ہے۔ تصبح کے لئے دیکھنے فضل الصلوٰ قاعلیٰ النبی مَثَّالِیْمُ عِنْقیق عبدالحق التركماني ص١٨٦ ١٥ التركماني كے نسخ مين تفتتح بها الصلاة " ہے۔ و كيم ص ١٨٦ تصلّی علی النبی محمد عَلَیْكُم، ثم فَاللّٰهِ، ثم فَاللّٰهِ اللّٰهِ الل تدعو و • تكبر، و تفعل مثل ذلك، وتركع، ثم تقوم فتقرأ وتحمد ربك، و تصلّى على النبي محمد عَلَيْكِهِ، ثم تدعو و تكبر الله و تفعل مثل ذلك، ثم تكبر و تفعل مثل ذلك، ثم تركع.

أبو غبد الرحمٰن.

عبدالله (بن مسعود طالتيهُ )نے فرمایا: ابتداء ثم تکبر و تفعل مثل ذلك، ثم تكبر میں تكبیر افتتاح کہوجس کے ساتھ نماز و تفعل مثل ذلك، ثم تقرأ، ثم تكبر شروع موتى باوررب كى حمد بيان كرواور نبي محمد صَنَالِثَيْئِمْ بر درود بره هو پھر دعا مانگو اور تکبیر کہواور اسی طرح کرو۔ پھرتکبیر کہواور اسی طرح کرو پھرتگبیر کہواوراسی طرح کرو پهرقراءت کرو پهرتکبير کهواور رکوع کرو پهر (سجدے ہے)اٹھوتو قراءت کرواوررب فقال: حذيفة و أبو موسى: صدق كي حمد بيان كرو اور نبي محمد مناليَّيْمُ بر درود یر هو پھر دعا کرو اور اللہ کی تکبیر کہو اور اسی طرح کرو پھرتکبیر کہواوراسی طرح کرو پھر رکوع کرو۔ تو حذیفہ اور ابوموسیٰ ( طالعٰنهٔ ما) نے کہا: ابو عبدالرحمٰن (عبدالله بن مسعود طالله:) نے سیج کہاہے۔

🕸 تحقیق 👺 اس کی سندضعیف ہے۔ اسے بیہقی (۱۹۱۳) نے مسلم بن ابراہیم کی سندسے روایت کیا ہے۔ نيز د يکھئے المجم الكبيرللطبر انی (٩٧١٥٣ ح ٩٥١٥) اورتفسير ابن كثير (٩٧٦٥ و قال: "اسناده چین"!)

💵 اصل میں '' أو '' ہے۔ تصحیح کے لئے دیکھئے ضل الصلوٰ ۃ علیٰ النبی مَثَّلَ النبیْ مَثَّلِ بتحقیق عبدالحق التر کمانی ص ۱۸۷

ففالل درود وسألل 132

اس میں دووجہ ضعف ہیں:

اول: ابراہیم انتخی مدلس تھے۔(دیکھئے الفتح المبین ص۳۳)اور سندعن ہے۔ دوم: حماد بن الى سليمان مركس تقے (ديكھئے الفتح المبين ص ٣٨) اور سندعن سے ہے۔ اس سلسلے کی دیگرضعیف روایات کے لئے دیکھئے میری کتاب انو ارائسنن فی شخفیق آ ثارالسنن (ح99\_999)

> [ 🗚 ] حدثنا على بن المديني بهذا هشام فقال فيه: ثم تكبر فتركع . فقال حذيفة والأشعري: صدق أبو عبد الرحمان.

مہمیں علی بن المدینی نے بید حدیث بیان الحديث عن خالد بن الحارث عن كى، خالد بن الحارث سے ، انھول نے ہشام (بن ابی عبداللہ الدستوائی ) ہے.. تو اس (روایت) میں کہا: پھرتم تکبیر کہو تو رکوع کرو، پھر حذیفہ اور (ابو موسیٰ) الاشعرى (طالنيز) نے فرمایا: ابوعبدالرحمٰن (عبدالله بن مسعود شالله عنه )نے سیج کہاہے۔

#### تحقیق اس کی سندضعیف ہے۔ ویکھئے صدیث سابق: ۸۸

#### <sub>7</sub>نمازِ جنازه میں درود <sub>7</sub>

[ • ] حدثنا سلیمان بن حرب قال: ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان ثنا حماد بن سلمة عن عبد الله بن كى، كها: بميس حماد بن سلمه نے حديث أبى بكر قال: كنا بالخيف و معنا بيان كى، انهول نے عبد الله بن الى بكر سے، انھوں نے کہا: ہم (منی / مکہ) میں عبد الله بن أبي عتبة، فحمد الله و خیف (ایک مقام) کے پاس سے اور أثنى عليه و صلّى على النبي عَلَيْكُ

و دعا بدعوات، ثم قام فصلَّى بنا .

ہمارے ساتھ عبد اللہ بن ابی عتبہ تھے۔ انھوں نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور نبی مَنَا لَیْنَیْمِ بر درود برٹر ھا اور دعا تیں مانگیں بھر اٹھ کرہمیں نماز برٹر ھائی۔

تحقیق اس کی سند سجے ہے۔ نیز دیکھئے جلاءالافہام (ص۲۳۱) بعض علماء کا خیال ہے کہ عبداللہ بن ابی بکر سے مراد عبیداللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک ہے۔

ہمیں محد بن کثیر (غالبًا العبدی) نے [91] حدثنا محمد بن كثير قال: حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں سفیان بن سعید ثنا سفيان بن سعيد: حدثني (الثورى) نے حدیث بیان کی، (کہا): أبوهاشم الواسطى عن الشعبى قال: مجھے ابو ہاشم الواسطی ( یجیٰ بن دینار ) نے أول تكبيرة من الصلاة على الجنازة حدیث بیان کی، انھوں نے (عامر بن ثناء على الله عزوجل والثانية صلاة شراحیل ) الشعبی رحمه الله ہے ، انھوں نے على النبي مَلْنِينِهُ، والشالثة دعاء کہا: نماز جنازہ کی پہلی تکبیر میں اللہ کی ثنا للميت والرابعة السلام. ہے، دوسری میں نبی صَالِطَیْمِ بر درود ہے، تیسری میں میت کے لئے دعا ہے اور

چوتھی میں سلام ہے۔

اس کی سندسی ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ (۲۹۲/۳ ح۸۷۱۱) نے وکیع عن سفیان (الثوری) عن ابی ہاشم عن اشعبی کی سند سے روایت کیا ہے۔ عن اشعبی کی سند سے روایت کیا ہے۔ شاندہ کی تابعی کے اس تول میں اللہ کی ثنا ہے مرادسور و فاتحہ کا پڑھنا ہے، جس کی

دلیل وہمشہور حدیث ہے جس میں سور و فاتحہ کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا: "حمدنی عبدی .... أثنی علی عبدی" میرے بندے نے میری حربیان کی ... میرے بندے نے میری ثنابیان کی۔ (دیکھے صحیح مسلم: ۳۹۵، تیم دارالسلام: ۸۷۸) مصنف ابن الى شيبه (٣١م ٢٩٥٦ ح ١١٣٥) مين حفص بن غياث عن اشعبي والى روايت مين" يبدأ بحمد الله و الثناء عليه"كالفاظ بين، جن عدوثاكا قطعی تعین ہوتا ہے لیکن پیسند ضعیف ہے۔

أبي نعيم القاري عن نافع عن ابن عبدالرحلن بن الي نعيم القارى نے حديث عمر:أنه يكبر على الجنازة ويصلّى بيان كي، انهول نے نافع سے، انهول نے على النبي عَلَيْكُم، ثم يقول: اللهم (عبد الله) بن عمر ( طالله ) سے، وه ب ار ف فیه و صلّ علیه و اغفرله جنازے کی تکبیر کہتے اور نبی مَنَّا لَیْنِمْ پر درود وأورده حوض نبيك عُلَيْكُمْ .

[9۲] حدثنا عبد الله بن مسلمة مميل عبد الله بن مسلمه (القعنى) نے قال: ثنا نافع بن عبد الرحمل بن صديث بيان كى، كها: تمين نافع بن يرضح بهركت : اے اللہ! اس میں بركتیں ڈ ال اور اس پررحم کراور اسے بخش دے اور اسے اینے نبی منالیا کے حوض پر پہنیا

### کو تحقیق کے اس کی سندحس ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ۱۱۲۱م ح۸۵۷۸) نے عبید الله بن عمر عن نافع مولی ابن عمر کی سند ہے مختصر أروایت کیا ہے۔

[93] حدثنا أبو مصعب عن مالك ابن أنس عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة: سئل كيف نصلّى على الجنازة؟ قال: أنا لعمر الله أخبرك، أتبعها من أهلها، فإذا وضعت كبرت و حمدت الله و صلّيت على نبيه مَلِيْلَهُ ، ثم أقول: السلهم هذا عبدك[و] ابن عبدك وابن أمتك كان يشهد أن لا إله إلا أنت و أن محمدًا عبدك و رسولك و أنت أعلم به، اللهم إن كانَ محسنًا فزد من إحسانه و إن كان مسيئًا درود يره صابول پهرمين كهتابون: فتجاوز عنه، اللهم لا تحرمنا أجره و لا تفتنا بعده.

ہمیں ابومصعب (الزہری ، احمد بن ابی بر) نے حدیث بیان کی، انھوں نے ما لک بن انس سے، انھوں نے سعید بن ابی سعید المقبری سے، انھوں نے این والد (ابوسعید کیسان المقبری) ہے، انھوں نے ابو ہر ریرہ (طالعینہ) سے ، اُن سے یُو جھا گیا که ہم نماز جنازه کس طرح پڑھیں؟ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قتم! میں تجھے بتاتا ہوں،میت کے گھرکے پاس سے اُس کے ساتھ چلتا ہوں پھر جب میت کور کھ دیا جاتا ہے تو تکبیر کہتا ہوں اور اللہ کی حمد ( لیعنی سور ہُ فاتحہ) پڑھتا ہوں اور اللہ کے نبی مَنَاتِیْتِم پر

اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے، تیرے بندے کا بیٹا ہے اور تیری بندی کا بیٹا ہے ، بیگواہی دیتاتھا کہ تیرے سواکوئی الہ (معبود برحق) نہیں اور بے شک محمد (مَنَالِثَیْمُ) تیرے بندے اور رسول ہیں اور تو اسے سب سے زیاده جانتاہے۔ اے اللہ! اگروہ نیکیاں کرنے والاتھا تو اس

اضافه ازنسخفضل الصلوة على النبي مَثَلَ فَيْنَام بتَقْيق عبدالحق التركماني (ص١٨٩)

ففنانل دُرود وسَلاً)

یر بهت زیاده احسان فر مااوراگروه خطا کار تھا تو اُس سے درگز رفر ما۔اے اللہ! اس کے اجر وثواب سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعدہمیں فتنے میں مبتلانہ کرنا۔

### اس کی سند سی ہے۔ 🕸 اس کی سندسی ہے۔

اسے ابن المنذر (الا وسط ۵ر ۲۳۹۷) اور بغوی (شرح السنه: ۱۳۹۲) وغیر ہمانے امام ما لک کی سند ہے روایت کیا ہے۔

بيموقوف روايت موطأ امام ما لك (رواية الي مصعب الزهري:١٩١١، رواية يجيل بن یجی ار ۲۲۸ ج۲۳۵) میں موجود ہے۔

اس اثر میں حمر سے مراد فاتحہ ہے جبیبا کہ سیدنا ابو ہر برہ طالتہ کی بیان کردہ 🕸 🛍 🕏 اس اثر میں حمد سے مراد فاتحہ ہے جبیبا کہ سیدنا ابو ہر برہ طالتہ کی بیان کردہ مرفوع حدیث قدسی سے ثابت ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۹۱

[95] حدثنا محمد بن المثنى ممين محربن المثنى في حديث بيان كي ، كها: قال: ثنا عبد الأعلى قال: ثنا معمر بمين عبد الاعلى (بن عبد الاعلى ) نے عن الزهري قال: سمعت أبا أمامة حديث بيان كي، كها: جمير معمر (بن راشد) ابن المسيب قال: إن السنة في مسلم بن عبيد الله بن عبدالله بن شهاب)

ابن سهل بن حنیف: یحدث سعید نے مدیث بیان کی، انھوں نے (محربن صلاة الجنازة، أن يقرأ بفاتحة الكتاب الزهرى عد ، الحول في كها: ميل في ويصلني على النبي عَلَيْكَ ، ثم ابوامامه بن سهل بن حنيف (طالتُهُ ) كوسعيد يخلص الدعاء للميت حتى تن المسيب (رحمه الله) سے مديث بيان

🗗 اصل میں ''متی یفوغ''ہے۔ تصحیح کے لئے دیکھے فضل الصلوٰۃ علی النبی مَنَّالَیْنِ مِ بَحَقیق عبدالحق التر کمانی (ص۱۹۱)

يفرغ و لا يقرأ إلا مرة واحدة ثم كرتي بوئ سا: يسلّم في نفسه .

نماز جنازه میں سنت بیہ ہے کہ سورہ فاتحہ کی قراءت کی جائے اور نبی مَنَالِّنَایِّم پر درود یر ها جائے پھر جب فارغ ہوتو میت کے لئے خالص دعا کی جائے اور صرف ایک

دفعہ قراءت کی جائے پھراینے دل میں

( یعنی سرأ) سلام پھیردیا جائے۔

اس کی سند سیج ہے۔ (نیز دیکھے تفیر ابن کثیر ۵را۲۲) اسے ابن الی شیبہ (المصنف ۲۹۲/۲۹۲ ح ۱۱۳۷) نے عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ سے اور ابن الجارود (المنتقى: ٥٨٠) وغيره نے معمر بن راشد كى سندسے بيان كياہے۔ جیسی روایت نبی مَنَاتِیْنِم کے ایک صحابی (بعنی صحابی کبیر) سے سی تھی۔رضی اللہ عنہ د يكھئےشرح معانی الآثار (ار • • ۵ وسندہ سجیح ، باب النگبیر علی البخائز كم هو؟)

# [التدى طرف وصلوة "كنسبنة اوراس كامفهوم]

[90] حدثنا نصر بن علي قال: ثنا جمين نصر بن على (الجهضمي) نے حديث بیان کی، کہا: ہمیں خالد بن یزید (العثلی) نے حدیث بیان کی ، انھوں نے ابوجعفر (الرازى) ہے، انھوں نے الربیع بن انس سے، انھوں نے ابوالعالیہ (الریاحی) سے: ﴿ إِنَّ اللَّهَ وَ مَلْئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى

خالد بن يزيد عن أبي جعفر عن الربيع بن أنس عن أبي العالية: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَ مَلْئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيُّ \* عَلَيْكُ قَالَ: صلاة الله عز وجل عليه: ثناؤه عليه، وصلاة

ففئالل ذرود وسألل 138

النبي الله عليه [الاحزاب:٥٦] انھوں (ابوالعالیہ) نے کہا: اللہ تعالیٰ کا صلوة كهناءآب (مَنَالِقَيْمِ) كي ثناكهنا ہے اور فرشتوں کا صلوۃ کہنا آپ کے لئے دعا مانگناہے۔

اس کی سندضعیف ہے۔

الملائكة عليه: الدعاء.

ابوجعفر الرازي (صدوق حسن الحديث عن غير الربيع بن انس) كي ربيع بن انس بن زیا دالبکری ہے روایت ضعیف ہوتی ہے۔ د يکھئے سنن ابی داود (۱۸۲ بحققی )اور كتاب الثقات لا بن حبان (۲۲۸)

[97] حدثنا نصر بن علی قال: ثنا میمیس نصر بن علی (ابهضمی) نے حدیث محمد بن سواء عن جويبر عن بيان كى، كها: تمين محر بن سواء نے حديث الضحاك قال: صلاة الله: رحمته و بيان كى، انهول نے جو يرسے، أس نے ضحاک (بن مزاحم) سے ، انھوں نے کہا: الله كى صلوة أس كى رحمت باور فرشتون كى صلوق وعايه

صلاة الملائكة: الدعاء.

🚁 تحقیق 🍪 اس کی سندسخت ضعیف ہے۔ د کیمئے جلاءالا فہام (ص ۱۵۸) لبل جویبر بن سعیدالا ز دی المخی نزیل الکوفہ ہخت ضعیف راوی تھا۔ و يكھئے تقریب التہذیب (۹۸۷)

[۹۷] و حدثناه محمد بن أبي بكر: ثنا محمد بن سواء قال: ثنا الدعاء.

اور ہمیں محمد بن انی بکر (المقدمی) نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں محمد بن سواء جويبر عن الضحاك: ﴿ هُوَ الَّذِي فَ عَدِيثِ بِيانِ كَي ، كَهَا: بَمْسِ جويبرنِ يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَ مَلْئِكَتُهُ ﴾ قال: حديث بيان كى، أس نے ضحاك (بن صلاة الله: مغفرته و صلاة الملائكة: مزاحم ) عنه: ﴿ هُ وَ الَّذِي يُصَلِّمَ عَلَيْكُمْ وَ مَلْئِكُتُهُ ﴾ [الاحزاب:٣٣] کہا: اللہ کی صلوۃ اُس کی (طرف سے) مغفرت ہے اور فرشتوں کی صلوۃ دعاہے۔

اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ (دیکھے جلاء الافہام ص ۱۵۸ ، اور صدیث سابق: ۹۹)

## ٦ نبي مَتَا عَيْدُ مِ كَي قبر بردرود]

[٩٨] حدثنا عبد الله بن مسلمة بمين عبرا لله بن مسلمه (القعني) نے عن مالك عن عبد الله بن دينار أنه صديث بيان كى، انهول نے مالك (بن قال: رأیت عبد الله بن عمریقف الس) عبدانهول نے عبداللہ بن وینار، النبى عَلَيْكُ و أبى بكر، وعمر ( طَالِتُكُ ) كونى مَا لِيُكِمْ كى قبر كے ياس رضي الله عنهما.

علی قبر النبی عَلَیْ و یصلّی علی انھوں نے کہا: میں نے عبر اللہ بن عمر کھڑے ہوئے دیکھااوروہ نبی مَنَّالِثَیْنِ ،ابوبکر (الصديق) اور عمر والتُغَبُّناير درود (وسلام) يزهة تقيه

> اس کی سندسی ہے۔ 🕸 اس کی سندسی ہے۔ اسے آمام بیہ قی (۵/۵/۵) نے بھی امام مالک کی سندسے روایت کیا ہے۔

بيروايت موطأ امام ما لك (رواية ليجيٰ بن يجيٰ ار٢١١ح٣٩٨ تحققي ) ميس موجود ہے۔

[99] حدثنا على قال: ثنا سفيان: تمين على (بن المديني) نے مديث بيان حدثني عبد الله بن دينار قال: کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیبینہ) نے رأيت ابن عمر إذا قدم من سفر صديث بيان كي (كها): مجھ عبر الله بن دخل المسجد، فقال: السلام وينارنے مديث بيان كى، كها: مين نے عليك يارسول الله! السلام على (عبدالله) ابن عمر (الله يألف ) كود يكها، جب أبي بكر، السلام على أبي، و آپ سفر سے آتے (تو) مسجد ميں داخل يصلّي ركعتين .

ہوتے پھرفرماتے: السلام علیك يا رسول الله، السلام على أبي بكر، السلام على أبي . اور دور کعتیں پڑھتے۔

اس کی سند کیجے ہے۔ نیز دیکھئے صدیث سابق: ۹۸، آنے والی صدیث: ۱۰۰، اورمصنف ابن الى شيبه (١١١٦ ح٩٢٥)

جب نبی مثلظیّن کی وفات کے بعدسیدنا ابو بکر الصدیق مثلیّن تشریف لائے تو آپ کےجسم مبارک کو ہاتھ لگایا بھرآ یہ کے چہرہ مبارک سے بردہ اُٹھا کر جھک کرآ یہ کا بوسہ لیا اور رونے لگے پھرفر مایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ،اللہ کی شم! اللہ آپ پر دوموتیں جمع نہیں کرے گا،آپ کے لئے بیموت جو کھی ہوئی تھی آ گئی ہے۔ (سیح بخاری:۲۲۵۳،۳۵۲) پھرابو بکر رہائٹی نے لوگوں کے سامنے (خطبہ) فرمایا :تم میں سے جو شخص محمد مَنَا لَیْنَامِ کی عبادت كرتا تھا تو بے شك محمد مَنَا لَيْنَا فِي مِرموت آگئ ہے اور جواللّٰدى عبادت كرتا ہے واللّٰدزندہ ہے وہ مجھی نہیں مرے گا۔ (صیح بخاری:۳۳۵۳) قال: ثنا حماد بن زید عن أیوب کی، کها: ہمیں حماد بن زید نے صدیث عن نافع:

أن ابن عمر كان إذا قدم من سفر سے، انھوں نے نافع (مولى ابن عمر) السلام عليك يا رسول الله! السلام جب سفر عوابس آتة و (نبي مَثَالَيْنَامُ كي) علیك یا أبا بكر!السلام علیك مسجد میں داخل ہوتے پھر قبر کے یاس آكر ياأبتاه!.

[ • • 1] حدثنا سلیمان بن حرب میں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان بیان کی، انھوں نے ابوب (اسختیانی) فرمات: السلام عليك يا رسول الله! السلام عليك يا أبابكر! السلام عليك يا أبتاه!

### اس کی سندسی ہے۔

اسے امام بیہقی (۲۲۵۸) نے سلیمان بن حرب کی سندسے روایت کیا ہے۔ نيز د کيڪئسالقه حديثيں:۹۹،۹۸

[ 1 • 1 ] حدثنی إسحاق بن محمد جمیں اسحاق بن محمد الفروی) نے مدیث قال: ثنا عبد الله بن عمر عن نافع بيان كي ،كها: بمين عبدالله بن عمر (العمرى أن ابن عمر كان إذا قدم من سفو المكبر) نے حدیث بیان كى ، انھول نے صلّی سجدتین فی المسجد،ثم نافع سے: بے شک ابن عمر (طالتین عمر الله عنه علی الله علی ال يأتي النبي عَلَيْكِمْ، فيضع يده اليمين سفري واپس آتے تو مسجد ميں دوركعتيں على قبر النبي عَلَيْ ويستدبر يرص پر ص پر مِن مَالَيْنَامُ (كى قبر) كے ياس القبلة، ثم يسلم على النبي عَلَيْكِم، آتِ تواپنادايال باته نبي مَنَّاتِيْمُ كَ قبرير

شم على أبى بير وعمر ركت اور قبلى طرف پيير كرت پهرني

ففنابل ذرود وسأل

صَلَا لِيْنَا لِمُ يَرِسلام كَهِنْ يَهِمرا بوبكرا ورعمر وَالْغُنُهُاير سلام کہتے تھے۔ رضى الله عنهما.

اس روایت کی سندضعیف ہے۔ اس میں وجہ ضعف پیہ ہے کہاسحاق بن محمد الفروی ضعیف را دی تھا۔ د تکھئے حدیث سابق:۳۵،۳

## [ نبي صَلَى عَلَيْهِم كي قبر برفرشتون كا درود برط صنا]

[۱۰۲] حدثنا معاذبن أسدقال: جمیں معاذبن اسرنے حدیث بان کی، ثنا عبد الله بن المبارك: أخبرنا ابن كها: ممين عبدالله بن المبارك في حديث لهيعة: حدثني خالد بن يزيد (عن بيان کي (کها): ميس (عبرالله) ابن لهيعه سعید) بن أبی هلال عن نبیه بن نخردی (کها): مجھے خالد بن بزیرنے وهب أن كعبًا دخل على عائشة صديث بيان كى انهول نے سعيد بن الى ہلال سے ، انھول نے نبیہ بن وہب سے كعب: ما من فجر يطلع إلا وينزل كهب شك عائش ( والله الله الله على ال سبعون ألفًا من الملائكة حتى (الاحبار) كن، پهررسول الله مَالَاللَّهُم كاذكر يحفوا بالقبر يضربون بأجنحتهم مواتو كعب نے كها: جب بھى فجر طلوع [القبر] و يصلّون على النبى هوتى جوتوسر بزار فرشة نازل موت عَلَيْتُ حتى إذا أمسوا عرجوا وهبط ہیں، حتی کہ وہ قبر کے پاس چلے آتے

فذكروا رسول الله عَلَيْسِهُم، فقال

اصل میں غلطی سے مدبہ بن وہب جھپ گیا ہے۔ تصحیح کے لئے دیکھنے ضل الصلوٰ قاعلی النبی مَنَا تَنْدِيمُ بَحْقيق عبدالحق التر کمانی (ص١٩٦) اضافهازنسخه فضل الصلوة على النبي مَوَّالتَّيْنِ عَلَيْ عَبِدالحِق التركماني (ص١٩٦) سبعون ألفًا حتى يحفوا بالقبر بين اورايخ پر پھڑ پھڑاتے ہيں اور نبی يضربون بأجنحتهم، فيصلون على مَنْ اللَّيْئِم ير درود يراعة بين، حتى كه جب النبى عَلَيْكِ سبعون ألفًا بالليل و شام ہوتی ہے تو (آسان پر) چڑھ جاتے سبعون ألفًا بالنهار حتى إذا انشقت بيراور ستر بزار دوسر (فرشة) الأرض خرج في سبعين ألفًا من اترتے ہيں حتیٰ كة بركے ياس آتے ہيں، الملائكة يزفونه.

اینے پر پھڑ پھڑاتے ہیں پھر نبی متالیقیم پر درود پڑھتے ہیں،ستر ہزار رات کو اورستر ہزار دن کو،حتیٰ کہ جب زمین تھٹے گی تو آپ ہاہرآئیں گے اور ستر ہزار فرشتے آپ کے ساتھ چلیں گے۔

#### کے تحقیق کے اس کی سند میں نظر ہے۔

و يكفئے كتاب الزمدلا بن المبارك (ص٥٥٨ ح٠١١٠، رواه عن ابن لهيعه)

اسے امام لیث بن سعد المصری نے بھی خالد بن پزیدسے روایت کیا ہے۔ و يكفئ سنن الداري (١١/١١ح ٩٠) شعب الايمان للبيهقي (طبعه محققه ٢ر٥٥-٥٦ ح ٣٨٧٣، طبعه اخرى ٣٩٢٦ ١٩٣٨ ح ١٤١٠ وفيها تضحيف في السند) حلية الاولياء لا بي نعيم (٥٧٠ ١٩ وفيها تضحيف في السند) كتاب العظمة لا بي الثينخ (١٠١٨ ١٠ ح ١٥٣/٩٣٧) النهابي في الفتن والملاحم لا بن كثير (بتحقيقي ارسماساح ١٦٥)

نبيين وهب كى كعب الاحبار سے ملاقات يا معاصرت ثابت بيس ہے اور نه سيرہ عاكشه رفي فيا سے اُن کی سی روایت کا ثبوت ملا ہے لہٰذااس سند میں انقطاع کا شبہ ہے۔ حسین سلیم اسد نے کہا: اور اس میں انقطاع بھی ہے کیونکہ نیبیہ بن وهب نے کعب کونہیں يايا ـ والله اعلم (شحقيق مندالداري ار٢٢٨)

فعَنَ إِلَى دُرُودُ وسَلًّا ﴾

فاندہ کی سعید بن ابی ہلال کا مختلط ہونا ثابت نہیں ہے۔ اختلاط کے بارے میں امام احمد کا قول ساجی نے بغیر کسی سند کے قتل کیا ہے لہذا بیقل نا قابلِ ججت ہے۔ یا در ہے کہ سعید بن ابی ہلال سے خالد بن یزید کی روایت صحیحین میں ہے لہذا یہاں اختلاط کا الزام سرے سے مردود ہے۔

# [آيت: ﴿ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴾ كامفهوم]

قال: ثنا سفيان قال: ثنا ابن أبي قال: ثنا سفيان قال: ثنا ابن أبي نجيح عن مجاهد: ﴿ وَ رَفَعْنَا لَكَ فِي رَفَعْنَا لَكَ فِي كُرَكَ ﴾ قال: لا أذكر إلا ذكرت، أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن محمدًا رسول الله.

ہمیں علی بن عبداللہ (المدین) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں سفیان (بن عید ) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں سفیان (بن عید اللہ) ابن ابی نجے نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں انھوں نے مجاہد (بن جررحمہاللہ) سے:
﴿ وَ رَفَعْنَ لَكَ ذِحْرَكَ ﴾ اورہم نے آپ کاذکر بلندکیا۔[الانشراح: ۲]

کہا: جب مجھے یادکیا جاتا ہے تو آپ کو بھی یاد کیا جاتا ہے۔(یعنی موذن وغیرہ کا گوائی دیتا ہوں کہ اللہ گوائی النہیں (اور) گوائی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواکوئی النہیں (اور) گوائی دیتا ہوں

اس کی سندضعیف ہے۔

اسے امام شافعی نے کتاب الرسالہ (ص۱۲ ، فقرہ: ۲۷) میں سفیان بن عیدینہ سے قل کیا ہے۔ حافظ ابن حجر کے نز دیک عبداللہ بن ابی شی طبقہ ٹالٹہ کے مدلس تھے۔ د کیھئے طبقات المدلسین (۷۵۷) اورروایت عن سے ہے لہذاضعیف ہے۔ بعض علماء ابن ابی نجیح کی مجاہد سے روایات کو سیجھتے ہیں لیکن بیمسلک مرجوح ہے۔

معمر (بن راشد) نے کہا: میں گوائی دیتا معمر (بن راشد) نے کہا: میں گوائی دیتا ہوں کہاللہ کے سواکوئی اللہ (معبود برحق) نہیں اور بے شک محمد (مَثَالِثَیْمِ ) اُس کے بندے ہیں، یہ عبودیت (بندگی) ہے۔اور (محمد مَثَالِثَیْمِ ) اس کے رسول ہیں کہ یہ کہے: اس کے بندے اور رسول ہیں کہ یہ رسالت ہے۔)

تعنیق فی قاده کا قول سیح ہے اور مرفوع حدیث مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ہے۔

**ا** عبدالحق التركماني كے نسخ ميں "بالعبودة " ہے۔ و كيھے ص ١٩٨

ففايل دُرود وسُلُل

اس روایت کی سند قیادہ تک صحیح ہے۔ اسے طبری نے تفسیر (۱۵۱۰) میں صحیح سند کے ساتھ محمد بن توریعے روایت کیا ہے۔

### [خطبه وعظ اور درود ہے]

[ 1 • 0] حدثنا عمرو بن مرزوق: ممین عمروبن مرزوق نے حدیث بیان کی ثنا زهير عن أبي إسطق: أنه رآهم (كها): تمين زبير (بن معاويه) ني يستقبلون الامام إذا خطب ولكنهم صديث بيان كي، انهول في ابو اسحاق كانوا لا يسعون أنما هو قصص (عمروبن عبدالله اسبعي) عن: انهول نے وصلاة على النبي عَلَيْكِمْ .

لوگوں کو خطبے کی حالت میں امام کی طرف رُخ کرتے ہوئے دیکھااورلیکن لوگ دوڑ نہیں رہے تھے: بیرتو وعظ ہے اور نبی مَثَالِثَائِمُ يردرود ہے۔

#### اس کی سندضعیف ہے۔

ز ہیر بن معاویہ کی ابواسحاق اسبیعی سے روایات میں نظر ہے۔ امام ابوز رعدالرازی نے کہا: وہ تقہ ہیں لیکن انھوں نے ابواسحاق سے اُن کے اختلاط کے بعد سنا ہے۔

(كتاب الجرح والتعديل ١٩٨٩)

امام احمد بن حنبل نے کہا: زہیر کی ابواسخاق سے روایت میں کمزوری ہے، انھوں نے ابواسحاق سے اُن کے آخری دور میں حدیثیں سی تھیں۔ (کتاب الجرح والتعدیل ۵۸۸۸وسندہ تھے)

یا در ہے کہ سیحین میں زہیر بن معاویہ کی ابواسحاق سے تمام روایات متابعات اور شوامد کی وجہ سے سیجی میں۔

عبدالحق التركماني كے نسخ ميں 'لا يسبتون'' ئے، يعنی وہ اسلاف كوگالياں نہيں ديتے تھے۔ ديکھيئے ص ١٩٨

#### ך نماز میں دعااور درود ⊺

ہمیں محدین انی بکر (المقدمی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن بزید (المقرى) نے حدیث بیان کی ( کہا): مجھے حیوہ (بن شریح) نے حدیث بیان کی ( کہا): مجھے ابو ہائی حمید بن ہائی نے خبر دی کہ ابوعلی عمروبن مالک نے اٹھیں حدیث بیان کی ، انھوں نے رسول اللہ مَنَّالِیْکِمْ کے صحابی فضالہ بن عبید (طاللہ؛ ) کو فرماتے ہوئے سنا: رسول الله مَنَالِقَيْمِ نے ایک شخص کونماز میں دعا کرتے ہوئے سنا،جس نے اللہ کی بزرگ بیان نہیں کی اور نہ نبی مَنَا لِيُنْ يَلِمُ يردرود براها تورسول الله مَنَا لِيَنْ مِنْ اللهُ مَنَا لِيَنْ مِنْ اللهُ مِنْ اللهُ مَنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مَنا اللهُ مَنا اللهُ مَنا اللهُ مَنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مَنا اللهُ مَنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مِنا اللهُ مَنا اللهُ مِنا اللهُ اللهُ مِنا اللهُ بلایا تواسے یا دوسر کے خص سے کہا: جبتم میں ہے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ کی بزرگی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے پھر نبی مَنَالِنَیْئِم پر درود بڑھے پھر جو جا ہے دعاما تگ لے۔

[١٠١] حدثنا محمد بن أبي بكر قال: ثنا عبد الله بن يزيد: حدثني حيوة : أخبرني أبو هاني حميد بن هانئ: أن أبا[على]عمرو بن مالك حدثه أنه سمع فضالة بن عبيد\_ صاحب رسول الله عَلَيْسِيْهِ \_ يقول: سمع رسول الله عَلَيْكُ رجلاً يدعو في صلاته، لم يمجّد الله، ولم يصلّ على النبي عَلَيْكُم، فقال رسول الله عَلَيْكُم : ((عجل هذا )) ثم دعاه فقال له أو لغيره: ((إذا صلى أحدكم فليبدأ بتمجيد الله و الثناء علیہ، ثم یصلّی علی النبی عَلَیْ ، ثم فرمایا: اس نے جلدی کی ہے۔ پھراسے يدعو بعد بما شاء .))

### اس کی سندسن ہے۔

اس امام احمد (۱۸۷۱) ابوداود (۱۴۸۱) اورتر فدی (۳۲۷۷) وغیر ہم نے امام ابوداور (۱۸۸۱) ابوداور (۱۳۸۱) اورتر فدی (۳۲۷۷) وغیر ہم نے امام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزیدالمقری سے اس سندومتن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اسے تر فدی ، ابن خزیمہ (۹۰۷، ۱۷۰۷) ابن حبان (الموارد: ۵۱۰) حاکم (۱۷۳۰،۲۳۷) اور ذہبی نے سے قرار دیا ہے۔ اور ذہبی نے سے قرار دیا ہے۔

# [قنوت میں درود]

قال: ثنا معاذ بن هشام: حدثني أبي عن قتادة عن عبد الله بن الحارث: أن أبا حليمة \_ معاذ \_ كان يصلّي على النبي عَلَيْ في القنوت.

تم الكتاب والحمد لله وحده وصلوته على سيدنا محمد و آله وسلم.

ہمیں محد بن المثنی نے حدیث بیان کی ، کہا:
ہمیں معاذ بن ہشام (بن ابی عبداللہ
الدستوائی) نے حدیث بیان کی (کہا):
مجھے میرے ابا (ہشام بن ابی عبداللہ
الدستوائی) نے حدیث بیان کی،
الدستوائی) نے حدیث بیان کی،
المعوں نے قادہ (بن دعامہ) سے، انھوں
نے [عن کے ساتھ ] عبداللہ بن الحارث
سے: بے شک ابو حلیمہ معاذ (بن الحارث
بن ارقم الانصاری القاری و اللہ نے بنی منا الحیہ فی بن بن الحارث
برقنوت میں درود پڑھتے تھے۔
برقنوت میں درود پڑھتے تھے۔
کتاب کمل ہوگئی۔

والحمدلله وحده وصلوته على

سيدنا محمد و آله وسلم.

تحقیق اس کی سندضعیف ہے۔ اسے حافظ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء (۵۰۲/۱۸ یس اینی سند کے ساتھ فَعَانِ دُرود وسَلُ

اساعیل بن اسحاق القاضی سے روایت کیا ہے۔

نيز د كيم حلية الاولياء (١/١٢) اورجلاء الافهام (ص١٣٣)

قادہ رحمہ اللہ مشہور مدلس تھے، حافظ ابن حجر نے انھیں طبقۂ ثالثہ میں ذکر کیا ہے۔ (طبقات المدلسین ۹۲ رسم) اور بیروایت عن سے ہے لہٰذاضعیف ہے۔

فائده سیدنا ابی بن کعب طالعین اور صحابهٔ کرام طری فنوت وتر کے تقریباً آخر میں نبی مَنَالَیْنِمُ پر درود پر صحیح ابن خزیمه (۱۰۰ ملخصاً وسنده سیح)

ترجمهٔ تم (۲۷/ستمبر۹۰۰۱ء) بیت امیر محمد اخوحافظ شیر محمد، باجوژی، بیاژ بخصیل کلکوث (کو بستان) ضلع دیر بالا و الحمد لله رب العالمین حافظ زبیرعلی زئی محدثین کرام نےضعیف روایات کیوں بیان کیں؟

اگرکوئی کے کہ امام اساعیل بن اسحاق القاضی کی کتاب: فضل الصلوۃ علی النبی مَثَلَیْمِ مِیں بہت کی ضعیف روایات ہیں لہذا سوال ہے ہے کہ محدثین کرام نے کتب صححہ کے علاوہ دوسری کتابول میں ضعیف اور مردود روایات کیول کھی ہیں؟ تو اس کا جواب ہے ہے کہ حافظ ابن حجر نے فرمایا: '' بل أکثر المحدثین فی الأعصار الماضیة من سنة مائتین و هلم جراً اذا ساقوا الحدیث بیاسنادہ اعتقدوا أنهم برؤا من عهدته والله أعلم '' بلکہ من دوسو ججری سے لے کر بعد کے گزشتہ زبانوں میں محدثین حدیث کرساتھ جدید ہے شد

بلکہ من دوسو ہجری سے لے کر بعد کے گزشتہ زمانوں میں محدثین جب سند کے ساتھ حدیث بیان کردیتے تو یہ بچھتے تھے کہ وہ اس کی مسئولیت سے بری ہو چکے ہیں۔واللہ اعلم

( لسان الميز ان ج ۱۳ ص ۷۵ ترجمة سليمان بن احمد بن ايوب الطير انى ، دوسرانسخه ج ۱۳۵۳ ماللالى المصنو عدلسيوطى ج اص ۱۹، دوسرانسخ ۲۵، تذكرة الموضوعات للفتنى ص ۷)

حافظ ابن تیمیہ نے فرمایا: لیکن (ابونعیم الاصبہانی نے) روایات بیان کیں جیسا کہ اُن جیسے محدثین کسی خاص موضوع کے بارے میں تمام روایتیں بیان کر دیتے تھے تا کہ (لوگوں کو) علم ہو جائے۔ اگر چہ ان میں سے بعض کے ساتھ ججت نہیں پکڑی جاتی تھی۔ (منہاج النہج ہے ہے) سخاوی نے کہا: اکثر محدثین خصوصاً طبر انی ، ابونعیم اور ابن مندہ جب سند کے ساتھ حدیث بیان کرتے تو وہ یہ عقیدہ رکھتے یعنی ہجھتے تھے کہ وہ اس کی مسئولیت سے بری ہو چکے ہیں۔

(فخ المغيث شرح الفية الحديث ج اص٢٥٣، الموضوع)

ان تحقیقات سے معلوم ہوا کہ تھے میں جنھیں سند کے ساتھ روایت کر کے محدثین کرام مسندا حمد وغیر ہما میں ضعیف حدیثیں بھی ہیں جنھیں سند کے ساتھ روایت کر کے محدثین کرام بری الذمہ ہو چکے ہیں۔ بیر وایات انھوں نے بطورِ حجت واستدلال نہیں بلکہ بطورِ معرفت و روایت بیان کردی تھیں لہذا اصولِ حدیث اور اساء الرجال کو مدِنظر رکھنے کے بغیر صحیحین کے مداور میں لہذا اصولِ حدیث اور اساء الرجال کو مدِنظر رکھنے کے بغیر صحیحین کے علاوہ دیگر کتبِ حدیث کی روایات سے استدلال یا ججت بکڑنا اور انھیں بطورِ جزم بیان کرنا جائز منہیں ہے۔ و ما علینا إلا البلاغ

#### إطراف الأحاديث والآيات

19,10	آمين
١٨	آمين آمين آمين
١٠٤	ابدؤا بالعبوديةا
١٣	أتاني آت من ربي فقال
10	أتاني جبريل فقال: رغم أنف امرئ
٧	أتاني جبريل ، قال : من صلّى عليك
١	أجل أتاني الآن آتٍ
۲	أجل إنه أتاني ملك
o	أحسنت يا عمر! حين تنحيت
ξ	أحسنت يا عمر! حين و جدتني
١٩	احضروا المنبر
۸۲	إذا دخلت المسجد فقولي : بسم الله
١٠٦	إذا صلّى أحدكم فليبدأ بتمجيدالله
٥٩	
۳۱	
۸١	(إذا قدمتم فطوفوا بالبيت سبعًا)
۸۰	(إذا مررتم بالمساجد فصلوا على النبي صلى الله عليه و سلم)
١ ٤	إذن يغفرلك ذنبك كله
١٣	إذن يكفيك الله
	***************

🖈 يدل ما بين القوسين على أن الحديث ليس با لمرفوع بل: موقوف أو مقطوع التابعي .

فَعَالِلْ دُرود وسُلًا ﴾

	أكثروا علي الصلوة يوم الجمعة
٤٠	أكثروا علي من الصلوة يوم الجمعة
٦٢	(اللهم اجعل صلواتك و بركاتك)
9 7	( اللهم بارك فيه وصلّ عليه)
٥٢	( اللهم تقبل شفاعة محمد الكبري)
٦	( اللهم صلّ على محمد النبي الأمي)
1 · Y	(أن أبا حليمة معاذ كان يصلّي على
٣٧	إن أبحل الناس من ذكرت عنده فلم
1.161	(أن ابن عمر كان إذا قدم من سفر)
77	إن الله حرّم على الأرض أن تأكل
90,70	﴿ إِنْ اللهِ وملائكته يصلون ﴾
	إن البخيل الذي إذا ذكرت عنده لم يصلّ عليّ
٣١	إن البخيل لمن ذكرت عنده فلم يصلّ عليّ
٣٥،٣٣	إن البخيل من ذكرت عنده فلم يصلّ عليّ
19	إن جبريل عرض لي فقال: بعد من
٩ ٤	( إن السنة في صلوة الجنازة ) حديث مرفوع
١٣	إن شئت
01	إن في الحنة محلساً لم يعطه أحد قبل
71	إن لله في الأرض ملائكة سياحين
Y V	( أن ملكاً موكل يوم الجمعة)
·	إن من أفضل أيامكم يوم الحمعة
٤٩	إن الوسيلة درجة عندالله
	( أنا لعمر الله أخبرك)
	$\cdot$

فَعَانِ دُرود وسُلًا عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ

٤٧	إنها أعلى درجة في الجنة
١.٥	( أنه رآهم يستقبلون الإمام إذا خطب)
٧٦	( أما بعد فإن أناساً من الناس قد التمسوا الدنيا)
91	(أول تكبيرة من الصلوة على الجنازة)
٣٨	بحسب امرئ في البحل أن أذكر عنده فلا
٣٢	البحيل من ذكرت عنده فلم يصلّ علي
۲٤	( بلغني و الله أعلم أن ملكًا موكل)
۸۸	ر تبدأ فتكبر تكبيرة تفتح بالصلوة)
۸٦،۸٥	( تقول : صلى الله وملائكته على محمد)
۲٥	
	تقولون: اللهم صلّ على آل محمد
	تقولون: اللهم صلّ على محمد
	الثلثان أكثر
	( ثم تكبر فتركع)
	حياتي خيرلكم
	(رأيت ابن عمر إذا قدم من سفر)
۹۸	(رأيت عبد الله بن عمر يقف)
	رغم أنف رجل ذكرت عنده فلم
	سلوا الله لي الوسيلة
١٤	الشطرا
٤٥	صلّوا على أنبياء الله ورسله
	صلّوا على فإن صلاتكم على زكوة لكم
	صلّوا على وقولوا: اللهم بارك على محمد

ففَايِّلُ دُرُودُ وسُلًا ﴾

	صلّوا في بيوتكم ولا تجعلوا بيوتكم مقابر.
90	( صلوة الله عزو جل ثناء ه عليه)
٩٧	( صلوة الله مغفرته)
٩٦	( صلوة الله ورحمته)
٧٧	صلّى الله عليك وعلى زوجك
1.7	عجل هذا
	قال لي جبريل: رغم أنف عبد
٧٢	قالوا: اللهم صلّ على محمد
	قل: اللهم صلّ على محمد
٦١	(قولوا: اللهم اجعل صلاتك ورحمتك)
٦٤	قولوا: اللهم صلّ على عبدك ورسولك
٧٠،٦٧،٦٣،٥٧،٥٦	قولوا: اللهم صلّ على محمد
٧٨	(كان يدعوا للصغير ويستغفر)
	(كان يستحب للرجل إذا فرغ من تلبيته)
	(كان يكبر على الصفا ثلاثًا)
	(كانوا يستحبون)
٣٩	كفى به شحاً أن يذكر ني قوم فلا يصلون
٩٠	(كنا بالخيف ومعنا عبد الله بن أبي عتبة)
	( لا إله إلا الله وحده)
۲۳	لا تأكل الأرض جسد من كلمه
۲۰	لا تجعلوا قبري عبداً
الله عليه وسلم) ٧٥	( لا تصلوا صلوة على أحد إلا على النبيصلي
	ما جلس قوم مجلساً لم يذكرو االله

فَعَانِ دُرود وسَلًا ﴾

00	(ماقوم يقعدون ثم يقولون ولا يصلّون على)
١٠	مالك
لها) ٤٧	(ما من دعوة لا يصلّي على النبي صلى الله عليه وسلم قب
٦	ما من عبد يصلي علي إلا
1.7	(ما من فحر يطلع إلا وينزل)
٤٤،٤٢	من ذكرت عنده فلم يصل علي خطئ
o ·	من صلّى عليّ أو سأل لي الوسيلة
λ	من صلّى علىّ صلّى الله عليه
11	من صلّى عليّ مرة واحدة كتب الله له
١٢	(من صلّى على النبي صلى الله عليه و سلم كتب)
۹،۳	من صلّى علّي واحدة صلى الله عليه
٥٣	من قال: اللهم صلّ على محمد وأنزله المقعد المقرب
٤٣	من نسي الصلوة على خطئ طريق الجنة
٤٢،٤١	من ينسى الصلوة على خطيً طريق الجنة
٧٨	( النبي صلى الله عليه و سلم قد غفر الله له)
١٠	هذه سجدة سجدتها شكرًا
٩٧	﴿ هو الذي يصلي عليكم وملائكة ﴾
١٠٤،١٠٣	(ورفعنا لك ذكرك)
٤٦	الوسيلة أعلى درجة في الجنة
۸٤،۸۳	يا بنية إذا دخلت المسجد فقولي: بسم الله

## فهرس الرواة

ابراہیم بن انحجاج
ابراتیم بن حمزه
ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف
ابراہیم بن بزیدالخعی
ابن ابی لیل
ابن ابی مریم
ابن انی مجلح
ا بن شرّ تح
ابن عون
ابن الهاد
ابوا في طلحه الانصاري (؟)
ابوالاحوص
ابوالاحوص ابواسحاق اسبعی
ابوالاشعث الصنعاني
ابوا مامه بن همل بن حنیف طالند؛ س
ابوبكربن ابي اويس
ابوبكرين ابي شيبه
ابوبكرابستمي
ابو بلج
الوثابت
بوجعفر الرازى
بوحره (واصل بن عبدالرحمٰن البصري)

معاذالقاري	ا بوحلیمه
∠	
٣٧	
72,77,00,0°9	
كيسان	ابوسعيدالمقبري
ذ کوان	
m_1	
<b>*</b>	
۹۵	
وضاح بن عبدالله	••
سعيد بن علاقه	•
عقبه بن عمرو	
9"	
زیاد بن کلیب	•
۸۸	
يچيٰ بن دينار	
97666	· · · · · · · · · · · · · · · · · · ·
الار د	
۵٩	
<b>mm</b>	
<b>~</b>	•
19	
1+12476696446666666666666666666666666666666	

159	فَعَالِمُ دُرُودُ وَسَلًّا ﴾
<u> </u>	حسين بن على الجعفى
۲۷	حصين بن عبدالرحمٰن
۵۲۲۵	حکم بن عتبیه
۸۸	
I++,A7,21,6446	حماد بن زید
9+,4+,12,14,1	حماوین سلمه
۵۵	حفص بن عمر
I+Y	حيوه بن شريح
I+Y	حميد بن مانی ابو مانی
۸۹ <sub></sub>	خالد بن الحارث
۲۹	خالد بن سلمه
1+1690	***
۵۵	فر کوان ابوصالح • اسان
۹۵	
۳۷ <sub></sub>	
Ir	_
۵۳	رويفع الأنصارى طالتُدُ
M	•
1+0.09	•
۲۳	
۵۳	زياد بن تعيم الحضر مي
ara+	
49	زيد بن خارجه طالعنه
يزيد بن عبدالله بن الشخير	زید بن عبرالله

160	ففَائِل دُرود وسَلًا
۸۱	لريابن البي زائده
محمد بن مسلم	ز هری
۵٩	<del></del>
۹۵	سری بن سیجیا
1+	عد بن ابرا ہیم
19	مد بن اسحاق بن كعب
97714	میدبن انی سعیدالمقبر ی
1+7	
۲+	ی تبرین حید بن ایاس الجربری
19	نيد بن الحكم بن ا بي مريم
۸۵	ئىد بن ذى حدان
٣٦	ئىدىن زىد
IP"	نيد بن سلام العطار
٧١	· · · · · · · · · · · · · · · · · · ·
97.27	يدبن المسيب
9+2012111	يان بن سعيدالثورى
1.4.99.04.44.14	
۵۸	1 1
r9,19	م بن سلیمان الضبی
10,0,0	په بن وردان
۸٠	
Mem de Memer III	مان بن بلال
۵۵،۳۲،۳۳،۳۸،۲۵،۲۳،۲	

ففَائِل دُرود وسَلًا

	c.
۵۵	سليمان بن مهران الأعمش
۲	سليمان مولى الحسن بن على
۳٠	
Λ•	سیف بن عمرانمیمی
۸۴	شريك القاضي
Λοιογιορίη	شعبه بن الحجاج
عامر بن شراحيل	اشعبی
۷۳	شيخ من اهلي
۷٩	
۵۴	_
۵٠	
۳۸	ضحاك بن مخلد
94694	ضحاك بن مزاحم
۵۲	
Ir	طفیل بن ابی بن کعب
۲۸	طلح خالتذ، طلحه رسي عنه
محمر بن الفضل السد وسي ابوالنعمان	عارم
Υ	
Y1.00.Y	1
1•7	-
91	عامرین شراحیل اشعبی
917.21	عبد الاعلى بن عبد الاعلى
mr.m.i	عبدالحرين المراه ليس الوبكر
1 161 161	عبرا ميد من آب اوس، آبو مر

عقبه بن عمر وا بومسعود طالند. پ
عکرمیر ا
العلاء بن عبدالرحمن بن يعقور
علقمه بن فيس الحعى الوشبل
على بن ا في طالب طالبُ عَنْهُ
علی بن حسین بن علی
على بن عبدالله بن جعفرالمديني
عماره بن غزییه
عمر بن الخطاب طالله:
عمر بن عبدالعزيز
عمر بن على المقدمي
عمر بن ہارون البخی
عمروبن الي عمرو
عمرو بن الحارث
عمرو بن دینار
عمرو بن صليم الزرقي
عمروبن عبدالله،ابواسحاق اسبعي
عمروبن ما لك: ابوعلى
عمرو بن مرزوق
عمروبن مسافر
عوام بن حوشب
عوف بن عبدالله
عوف بن ما لك
عوف بن ما لک عیسیٰ بن طهمان ابو بکرانشمی

ففائِل دُرود وسَلاً
عیسیٰ بن میناء
غالب القطان
فاطمه بنت الحسين
فاطمه رضى الله عنها بنت النبي مَأِ
فضاله بن عبيد رضائلنه
قاسم بن محمد بن ابی بکر
قاده بن دعامه
قيس بن الربيع
قيس بن عبدالرحمٰن بن ابي صعصه
کثیرابوالفضل ء م
کثیر بن زید
كعب؟
كعب الاحبار
كعب بن عجر ه شالند؛
كيسان ابوسعيدالمقبري
ليث بن البي سليم
ما لك بن انس المدنى
ما لك بن اوس بن الحدثان
مبارك بن فضاله
محمد بن ابراہیم بن الحارث
محمر بن ابی بکر المقدمی
محمد بن اسحاق (الصاغاني)
محمد بن اسحاق بن پیار

